

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا  
وَمَا يَجْعَلُ الْيُسْرَ إِلَّا مَعَ الْعُسْرِ  
وَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ  
وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ



امام الکلام

کلام الامام

# حدائق بخشش

مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل دیوبند قدس سرہ



مطبع بریلی شریف

رضا دارالاشاعہ





لَنْ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ وَإِنْ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

كَلَامُ الْأَمَامِ . أَمَّا الْكَلَامُ

الْمَنْقُولُ مِنَ الْبُحَارِ الْمُحْكَمَةِ فِي تَرْغِيْبِ الْوَعْدِ  
مِنْ تَرْغِيْبِ الْوَعْدِ

# خَلْقُ الْبَشَرِ

تَمِيْنُهُ لَطِيْفُهُ  
مُصَنَّفُهُ  
مَدِيْنَةُ مُبَارَكَةِ  
قَدْسِ سِرِّهِ

حُضْرَتِ

مَعَهُ  
سِتْ  
مَدِيْنَةُ مُبَارَكَةِ  
قَدْسِ سِرِّهِ



نام کتاب \_\_\_\_\_ حدائق بخشش کا  
 مصنف \_\_\_\_\_ امام احمد رضا فاضل دیوبند  
 بار اول \_\_\_\_\_ ۱۹۸۵ء  
 مطبع \_\_\_\_\_  
 تعداد اشاعت \_\_\_\_\_ ۲۲۰۰  
 قیمت \_\_\_\_\_ ۸ روپے

## ○ ملنے کے پتے ○

مکتبہ المصطفیٰ گنج قدیم سرخی والی مسجد - رام پور دیوبند  
 رضوی کتاب گھر غیبی پیر روڈ غیبی نگر بھیلونڈی ضلع تھانہ بہار  
 نورانی کتب خانہ باری مسجد پوسٹ آزاد نگر جمشید پور بہار  
 مکتبہ اعلیٰ حضرت محلہ سوداگران بریلی شریف ،  
 مکتبہ لطیفہ جامعہ عربیہ رشید نگر ناگپور -



# تعارف امانا احمد رضا

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز  
کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ ہر سنی صحیح العقیدہ شخص خواہ وہ،  
عواہل سے ہو یا خواص سے اپنے اعتبار سے آپ کے تجدیدی و علمی  
کارناموں سے بخوبی واقف ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ سعید اللہ خاں  
قندھار کے قبیلہ بڑیچ کے پٹھان تھے۔ مغلوں کے دور میں ہندوستان  
شریف لائے اور مغرز عہدوں پر فائز رہے۔ ان کے بیٹے،  
سعادت یار خاں حکومت کی جانب سے ایک جنگی مہم سر کرنے روہیل  
کھنڈ گئے۔ فتح یابی کے بعد ان کا یہیں انتقال ہوا اس کے بعد ان  
کے صاحبزادے اعظم خاں نے بریلی آکر سکونت اختیار کر لی  
کاظم علی خاں بدایوں کے تحصیلدار انکے ہی بیٹے تھے۔ اور ان  
کو آٹھ گاؤں جاگیر میں ملے تھے۔ ان کے بیٹے رضا علی خاں -  
(متوفی ۱۲۸۲ھ) تھے۔ یہ اپنے وقت کے قطب دلی کامل  
اور دروہیل کھنڈ کے بزرگ ترین علماء میں تھے۔ اس خاندان  
میں انہی کے زمانے سے دینی حکمرانی کا دور ختم ہوا اور فقر و  
درویشی کا رنگ غالب آیا۔ ان کے صاحبزادے مفتی تقی علی خاں



(متوفی ۱۲۹۱ھ) علوم ظاہری و باطنی و دوزل سے متصف  
جلیل القدر عالم تھے۔

مجدد دین ملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل  
بریلوی قدس سرہ العزیز انہیں کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی  
ولادت بریلی شریف میں ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۲  
جون ۱۸۵۴ء کو ہوئی۔ یعنی انقلاب ۱۸۵۷ء سے ایک سال  
قبل ایک فکری انقلاب کا بے باک نقیب دینا میں تشریف لایا۔  
آپ کا اسم شریف محمد رکھا گیا۔ اور تارہ نخی نام المختار۔  
جد امجد رضا علی خاں علیہ الرحمہ نے آپ کا نام احمد رضا بخویہ فرمایا۔  
آپ نے خود اس آیت کریمہ سے اپنا سنہ ولادت نکالا ہے  
اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ  
یہ ہیں۔ وہ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمایا ہے۔  
اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی ہے۔  
بچپن کے واقعات کو سامنے رکھا جائے تو شیخ سعدی کا،  
یہ شعر یاد آتا ہے۔

بالائے سرش زہوشمند می

می تافت ستارہ بلند می

چار سال کی عمر شریف میں قرآن کریم ناظرہ ختم کیا۔ اور چھ سال



کی عمر میں ربیع الاول شریف کے موقع پر بہت بڑے مجمع کے  
 سامنے مسلسل پونے دو گھنٹے تقریر فرمائی۔ آٹھ سال کی عمر میں،  
 درسی کتاب ہدایۃ النحوی شرح تصنیف فرمائی جو آپ کی سب سے  
 پہلی تصنیف ہے۔ دس سال کی عمر میں درس کی مشہور کتاب  
 مسلم الثبوت پر حاشیہ لکھا۔ اور چودہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل  
 ہو گئے۔ عربی فارسی کی ابتدائی کتب مرزا غلام قادر بیگ سے پڑھیں،  
 شرح چمعینی کے چند اسباق مولانا عبدالعلی رامپوری سے جو علم  
 ہیئت میں مشہور تھے۔ علم جفر و تکیر حضرت سید شاہ  
 ابوالحسن احمد نوری مارہروی سے حاصل کیا۔ اور باقی جمیع،  
 علوم عقلیہ و نقلیہ والد ماجد حضرت علامہ مفتی تقی علی خاں صاحب  
 قدس سرہ العزیز سے حاصل کئے۔ ۱۴ شعبان المعظم کو فراغت  
 حاصل کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس دن میں فارغ ہوا اسی دن مجھ  
 پر نماز فرض ہوئی۔ اسی دن رضاعت کے مسئلہ کا جواب لکھ کر والد  
 ماجد کی خدمت میں پیش کیا جو بالکل صحیح تھا۔ والد صاحب  
 نے اسی دن سے فتویٰ نویسی کا کام آپ کے سپرد فرما دیا۔  
 آپ کی تصانیف تقریباً پچاس فنون میں ہیں جن کی تعداد  
 ایک ہزار کے قریب ہے۔ اور آپ نے علوم و معارف کے  
 وہ دریا بہائے ہیں کہ تلامذہ و معتمدین کا تو کہنا کیا معاصرین



مخالفت بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ آپ قلم کے بادشاہ ہیں۔ انہی چیزوں سے متاثر ہو کر بس پہلے اپنے زمانے کے مشہور عالم حضرت علامہ عبدالقادر صاحب بدایونی نے مجدد مائتہ حاضرہ، کا لقب دیا تھا۔ جو آج بھی خواص اور علماء حق کے درمیان ایک مسلم حقیقت ہے۔ کہ آپ خود دھویں صدی کے بالاتفاق مجدد اعظم ہیں۔  
 ۱۲۳۰ھ میں پہلی مرتبہ حج کیا۔ اور دوسرا حج ۱۲۳۲ھ میں کیا اور اسی مرتبہ الد ولہ الملکیۃ منکرین غم غیب کے زور مکہ مکرمہ میں صرف آٹھ گھنٹہ کے اندر تصنیف فرمائی۔ یہ آفتاب شریعت و مابتاب طریقت ۲۵، صفر المظفر ۱۲۳۲ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو نماز جمعہ کے وقت بریلی شریف میں غروب ہو گیا۔  
 انا للہ وانا الیہ راجعون

جمہل علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت کے ساتھ ساتھ آپ شعر گوئی میں بھی یدِ طولی رکھتے تھے۔ لیکن آپ کی شاعری لغویات و خرافات سے بالکل پاک و صاف ہوتی۔ حمد خدائے تعالیٰ و لغت سرور کو نین اور ادب کرام کی تعریف و توصیف آپ کی شاعری میں پائی جاتی ہے۔ اور عشق رسول آپ کا خاص موضوع تھا۔ عام شاعروں کی طرح دیوی حاکموں کی تعریف میں آپ نے کبھی کوئی شعر نہیں لکھا۔ ایک مرتبہ ناچارہ کے حاکم کی تعریف میں قصیدہ



لکھنے کے لئے کہا گیا۔ تو آپ نے یہ شعر تحریر فرمایا۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا

میں گد اہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ نان نہیں

آپ کے اشعار میں سوز و گداز کیف و جذب۔ فصاحت

و بلاغت۔ جوش بیان اور پاس شریعت غرض کے آپ کے کلام

میں ہر طرح حسن صوری و معنوی بدرجہ رتم و تود ہے احکام

شریعت کا اس قدر لحاظ و پاس آپ کے کلام میں پایا جاتا ہے۔

کہ کوئی شعر قرآن و حدیث کے خلاف ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ خود

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے تو قرآن ہی سے نعت گوئی سیکھی ہے،

ہوں اپنے کلام سے نہایت محفوظ۔ بے جا سے ہے المنة لله محفوظ

قرآن میں کھت کوئی سیکھی ہے۔ یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

آپ کے نعتیہ کلام کو جام کوثر کہا جائے تو یقیناً ہی ہو گا آپ

کا نعتیہ کلام اہل ایمان و محبت کے ساز و مرج کا دلنواز نغمہ معلوم ہوتا

ہے۔ یہ ہی وجہ ہے۔ کہ ذوق سلیم رکھنے والے آپ کا کلام سن کر جھوم

جھوم جاتے ہیں۔ حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ لکھنؤ کے ادیبوں کی شاندار محفل میں اعلیٰ حضرت کا

قصیدہ معراجیہ میں نے اپنے انداز میں بڑھاتا تو سب جھوم نے

لگے۔ میں نے اعلان کیا کہ اردو ادب کے نقطہ نظر سے میں،



ادیبوں کا فیصلہ اس قصیدہ کی زبان کے متعلق چاہتا ہوں۔ تو سب نے کہا کہ اس کی زبان تو کوثر کی دھلی ہوئی زبان ہے۔ اسی قسم کا ایک واقعہ دہلی میں پیش آیا تو شعراء نے جواب دیا کہ ہم سے کچھ نہ پوچھئے آپ عمر بھر پڑھتے رہے اور ہم عمر بھر سنتے رہ گئے۔

خود بھی اعلیٰ حضرت تھیں نعت کے طور پر اپنے ایک شعر میں اس کیوں و سرور کو بیان فرماتے ہیں۔

یہ ہی کہتی ہے بیل باغ خباں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں  
نہیں بند میں و اصف شاہ بدی مجھے شوخی طبع رضا کی قسم،  
آپ کے فن نعت کوئی اور شاعرانہ کمال کا اعتراف بڑے،  
بڑے علماء اور اساتذہ فن نے کیا ہے۔ کسی محفل میں آپ کی نعت  
وہ کمال حسن حضور ہے۔ کہ گان نقص جہاں نہیں،  
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں  
سنکر ابوالاثر حفیظ جالندھری نے اظہار خیال کیا تھا کہ یہ  
تو کوئی استاذ الاساتذہ معلوم ہوئے ہیں۔ شاعری اسی کا نام ہے۔  
اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا۔

ملک سخن کی شاہی۔ تم کو رضا مسلم  
جس سمت آگے ہو سکے بٹھا دیے ہیں  
آپ کا یہ مقطع شاعرانہ نعلی نہیں۔ بلکہ حقیقت واقعہ کا عکاس



ہے کیوں کہ آپ نے ہزلیات و لغویات سے بہت دور رہ کر  
فن سخن کے تمام اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ غزل۔ مثنوی۔  
مستزاد۔ قطعات اور رباعیات وغیرہ جس میدان کی طرف  
آگئے ہیں۔ سکے بٹھا دیئے ہیں۔

یہ مسلم حقیقت ہے کہ شاعری کے جملہ اصناف میں نعت گوئی  
بہت ہی مشکل فن ہے اس کے لئے جذبہ اخلاص و محبت اور گہری  
تقیدت کے ساتھ ساتھ اعتدال و توازن اور حدود شناسی کی بھی  
شدید ضرورت ہے۔ نعت رسول کی پہلی شرط قلب کا عشق رسول  
سے معمور ہونا ہے۔ رہ گئی فصاحت و بلاغت تلاوت و ملاحضت  
وغیرہ تو یہ بعد کی چیز ہے اس نظریے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا  
کا دیوان حدائق بخشش جواب کے ہاتھوں میں ہے  
بڑھتے جاتے سطر سطر سے عشق و عقیدت کا چھوٹنا ہو  
انشار نظر آئے گا۔

کروں تیرے نام یہ جاں فدا نہ بس جاں دو جہاں فدا،  
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروں جہاں نہیں  
جان بے عشق مصطفیٰ پر غروں کرے خدا  
جس کو ہو دو دکھ انا ز دو دکھ طے لے کیوں  
ذیل میں شعرو سخن کے چند مشہور اصناف اور اعلیٰ حضرت کے



لام کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

**نزل** اس نظم کو کہتے ہیں جن میں حسن و عشق اخلاق و تصوف وغیرہ مختلف مضامین ہوں۔ اور ہر شعر الگ مضمون ہو۔ جیسے امام احمد رضا کی یہ نعتیہ غزل۔

یاد میں جس کی نہیں پوش تن و جاں ہم کو

پھر دکھا دے وہ زخاں مہر فرزداں ہم کو

اے رضا وصف صبا پاک سنانے کیلئے،

نزدیقے ہیں ہمیں مرغ غزل خواں ہم کو

پوری غزل اسی حدائق بخشش صبا پر ملاحظہ فرمائیں،

یہ سیدہ اس نظم کو کہتے ہیں جو کسی کی تعریف و تحسین میں لکھی گئی ہو اور اس کی شکل غزل سے ملتی جلتی ہو۔ اور ہر مطلع سے ہم قافیہ ہو۔

صبح طیب میں ہوئی بٹنا ہے۔ بالانور کا۔

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا۔

اے رضایہ احمد نوری کا فیض نور ہے

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا۔

۶۷ اشعار کا پورا قصیدہ حدائق بخشش صبا پر ملاحظہ ہو،



مثنوی وہ نظم ہے جس میں ہر شعر کے دونوں مصرعوں میں قاف  
آئے اور ہر شعر کا قافیہ پہلے شعر کے علاوہ کوئی اور  
ہو، بارگاہِ حمدیت میں عرض کرتے ہیں۔

اے خدا اے مہرباں مولا اے من ،  
اے انیس خلوت شبہائے من  
اے کریم کار ساز بے نیاز ،

وائکم الاحسان شہ بندہ نواز  
۱۹۳ اشعار کی مکمل مثنوی ص ۱۱۴ پر

رباعی اس نظم کو کہتے ہیں جس میں صرف چار مصرع ہوں ،  
پہلا - دوسرا - اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہو۔

اللہ کی سرتابہ قدم شان ہیں یہ -  
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے ، اے ہیں

ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ ،

مستزاد - غزل - رباعی یا اور کسی نظم کے ساتھ ایک ایک  
موزوں فقرہ ملحق کر دیں۔ تو اسے مستزاد کہتے

ہیں جیسے دی ربیع جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا، ہیں -

بھیک مانگنے کو تیرا آستان بتایا۔



کچھ حمد ہے خدا یا ص ۱۹۱ پر پوری نظم ملاحظہ ہو  
صنعت اتصال ترمیمی : ایسے چار مفرغوں کا مجموعہ جس  
جو مصرعہ کا ابتدائی کلمہ ہے۔ جیسے

جات بالاتر زوہم جالہا،

جالہا خود بہت بہر یا لہا  
پالہا چہ بود کہ سہ بازیرات

یات ہم کے چوں فرو آئی ز جات

صنعت طباق تضاد : کلام میں ایسے دو لفظ لانا جن کے  
خواہ دو لفظوں اسم ہوں یا فعل یا حرف جیسے۔  
دل عبت خوف سے پتہ سا مارا جاتا ہے۔

پلہ پلکا سہی کھاری ہے بھر دوسہ تیرا ، -  
وہ کمال حسن حضور ہے کہ کمال نقص جہاں نہیں۔

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں  
، نامہ سے رضا کے اب مٹ جاؤ میرے کام

دیکھو میرے پلہ یہ وہ اچھے میاں آیا -  
پہلے شعر میں پلکا اور بھلائی۔ دوسرے شعر میں کمال و نقص اور تیرے



شعر میں برے و اچھے ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

تجنیس کلام میں ایسے دو لفظ لانا جو بولنے یا  
صنعت یہ ہیں : بکھنے میں مشابہ ہوں اور معنی میں نفی  
اس کی کئی صورتیں ہیں۔

تجنیس مثال کلام میں ایسے دو لفظ لانا جو بولنے میں  
مثابہ ہوں مگر معنی میں مختلف اور اس  
کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ دونوں یا تو اسم  
ہوں یا دو لفظوں فعل یا دو لفظوں حرف جیسے۔

جو کد ادا بکھولے جاتا ہے توڑ نور کا

نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

رسل و ملک یہ درویش ہو کوئی جانے انکے شمار کو

مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفع روز شمار ہے

قرآن بدلی رسولوں کی ہوتی رہی۔

چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی۔

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا۔

مہر سنت ماہ الماعت لے لے بدلا نور کا

پہلے شعر میں پہلا "توڑا" ٹکڑے کے معنی میں اور دوسرا

نہ کے معنی میں ہے۔ دوسرے شعر میں پہلا "شمار" گنت



کے معنی میں اور دوسرا قیامت کے دن کے بارے میں ہے تیرے  
 شعر میں پہلا لفظ "بدلیا" ایک دوسرے کے بعد آنا کے معنی  
 میں اور دوسرا بادل کے معنی میں ہے۔ چوتھے شعر میں پہلا  
 بدلا، تغیر و تبدل کے معنی میں اور دوسرا انتقام کے معنی میں  
 ہے۔ اور سب میں تخیس مائل ہے۔ آخری شعر میں صنعت  
 تضاد بھی ہے کہ بدعت سنت کی اور ظلمت طلعت کی ضد میں،  
 تخیس مستوی : دو لفظوں میں مشابہت کے ساتھ  
 یہ ضرور کا ہے کہ اگر ایک فعل ہو دوسرا،  
 اسم اور ایک اسم ہو تو دوسرا حرف وغیرہ

عدتے میں تیرے باغ تو کیلائے میں بن پھول  
 اس غنچہ دل کو بھی تو ایسا ہو کہ بن پھول  
 مومن ہے جو ان کی عزت یہ میرے دل سے  
 تعظیم بھی کرتا ہے بخدی تو میرے دل سے  
 پہلے شعر میں پہلا "بن" جنگل کے معنی میں اور یہ اسم  
 ہے۔ اور دوسرا ہو جا کے معنی میں اور یہ فعل ہے۔  
 دوسرے شعر میں پہلا "میرے" فعل ہے۔ اور دوسرا اسم  
 ہے جو دل کی ایک صفت کا نام ہے۔  
 صنعت التمیص :- کوئی ایسی نظم جس کے ہر شعر میں دو



میاں زیادہ زبانی استعمال کی گئی ہوں۔ جیسے اعلیٰ حضرت کی۔  
مشہور لغت پاک جس کا مطلع یہ ہے۔

لعمریات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شدید اجانا  
جگ راج کوتاج تو سے سر سو ہے بھگوتشہ دوسرا جانا  
وہ جو مطلع یا حسن مطلع کے بعد کم از کم  
قصیدہ مرصع :- ۱۲۸ اشعار پر اس طرح مشتمل ہو کہ  
ہر شعر کے پہلے مصرعہ کے آخر میں مکمل حرف یہی -  
آب التزیت ایک حرف آتا جائے۔ جیسے -  
کعبہ کے بد رالد جی تم یہ کرو روں درود۔

طیب کے سمش الفنی تم یہ کرو روں درود  
پورا قصیدہ منسلک پر ملاحظہ ہو۔  
یہ ہے کہ پہلے متعدد اشیاء کا ذکر  
بغیر مندرجہ مرتب :- اجمالاً یا تفصیلاً کیا جائے پھر ان  
سے ہر ہر شے کے لئے ایک مناسب بات بغیر تعین کے  
دی جائے۔ جیسے

خوار و بیمار و خطاوار و گنہگار ہوں میں  
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا  
ہذاں وہی زلف رخ شہ کے فدائی ہوں در عین عین شہ ختم پھول



پہلے شعر میں خوار کیلئے نافع بیمار کیلئے نافع خطا دار و گنہگار کے لئے شافع مناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ دوسرے شعر میں کہا گیا ہے کہ در عدل و ندان مبارک پر قربان لعل بمن لب نازک پر قربان مشک خستن زلف غبریں پر بچا و را اور پھول رخ زیبا پر اور یہ ایک دوسرے کیلئے مناسب الفاظ ہیں۔

**تسبیحات** کسی کا ذکر بہت سی صفتوں کے ساتھ کرنا  
**بے بیابان** خواہ وہ صفات مدح ہوں یا ذم۔ جیسے  
 مدح میں۔ اصالت کل! امانت کل! سیادت کل! امارت کل  
 حکومت کل! لایت کل۔ خدا کے یہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول شتم تمام امم غلام کر م تمہارے  
 وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں رہے  
 اس زمین کے تمام اشعار میں تسبیح الصفات کی صنعت رواں دواں  
 ہے اور الفاظ کی شان و شوکت کرو فر اور زور کلام و بیان کا کو بیکی  
 نادر گلدستہ ہے اور اس میں قادر الکلامی کی نشان آن بان کے ساتھ  
 جلوہ گر ہے۔ اور صرف اسی لغت پاک پر منحصر نہیں پورا لغت دیوان  
 آپ پڑھتے چلے جائے اسی طرح کی اور دوسری صفتیں ہر لغت  
 میں جلوہ مکن نظر آسکی یہ تو صرف چند نمونے تھے جو میں نے آپ  
 کی خدمت میں چند مقامات سے جمع کر کے پیش کر دیئے اگر کوئی



ذوق سلیم رکھنے والا اور صاحب شعر و سخن اپنی دقت نظر اور باریک بینی سے نگاہ ڈالے تو ایک ذخیرہ تیار ہو سکتا ہے۔ اور اگر مخالف بھی منصف مزاجی سے دیکھے تو بغیر تعریف کے نہیں رہ سکتا جیسا کہ متعدد مواقع پر رونما ہوا جن کو اس مختصر مضمون میں بیان نہیں کیا جاسکتا بس یہ کہہ کر مضمون کو ختم کر رہا ہوں۔

رقعہ لطیف ابھی ناتمام ہے ÷ جو کچھ بیاں ہوا ہے وہ انعام تھا

محمد حنیف خاں رضوی بریلوی صدر المدرسین  
مدرسہ اہلسنت مفتاح العلوم جامع مسجد راسنکر  
ضلع بنی مال - یوپی -  
مورخہ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ بروز یکشنبہ

ملنے کے پتے

رضوی منزل - درگاہ شریفہ جمیرہ - اجتمہان  
نوری اکیڈمی مقام وپوسٹ چلکیر ضلع بلیا - یوپی -  
رضا اکیڈمی ۳۱ علی عمر اسٹریٹ بھئی علی



# ذریعہ قادریہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَآلِهِ وَآلِهِ وَحُزْبِهِ أَجْمَعِينَ

وصل اقل در نعت اکرم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

واہ کیا خود و کرم ہے شہر بطما تیرا	نہیں ستا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ بحر قطرہ تیرا	تارے کھلتے ہیں سجا کے وہ ہے ذرہ تیرا
فیض ہے یا شہر تسنیم نرالا تیرا	آپہریا سوں کے تجس میں بحر دیا تیرا
اغیا پلتے ہیں درے و مہرے بارہا تیرا	اصغیا پلتے ہیں سرے و مہرے رتا تیرا
فرش والے تری شوکت کا علو کیا بجا نہیں	خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
آسماں خوان، زمین خوان، زمانہ مہمان	صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوا ملک کے حبیب	یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا



تیرے قدموں میں جو ہیں تیرے کا مذکیا دیکھیں کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلو تیرا  
 بحر سائل کا ہوں سائل و کنوئیں کا پیاسا خود بجھا جائے کھجا مرا بھینٹا تیرا  
 چور عالم سے چھپا کرتے ہیں یاں اسکے خلاف تیرے دھن میں چھپے چور انوکھا تیرا  
 انکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تانے ہوں جانیں میرے پے سورج وہ دل آرا ہے اُجالا تیرا  
 دل بیت خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے پہلکا سہی بھاری ہے بھر دسا تیرا  
 ایک میں کیا رہے عصیاں کی حقیقت کتنی مجھ سے سولا کہ کو کافی ہے اشارا تیرا  
 مفت پالا تھا کسی کام کی عادت نہ پڑی اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکتا تیرا  
 تیرے ٹکڑوں سے پٹے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا  
 غول و بیمار خطا دار گنہ گار ہوں میں رافع و نافع و شافع لقب آتا تیرا  
 میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے محو اثبات کے دفن سر پہ کڑوا تیرا  
 تو جو چاہے تو ابھی ملے دیکے دھلیں کہ خدا دل نہیں کرتا کسی میلا تیرا  
 کس کا منہ تیکے کہاں جاتے کس سے کہیے تیرے ہی قدموں پہ بٹ جاتے یہ پالا تیرا  
 تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں دیا تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا  
 موت منتا ہیں ستم تلخ ہے زہرا بہ ناب کون لادے مجھے تلوؤں کا حال تیرا  
 دور کیا جائے بدکار پہ کیسی گزے تیرے ہی در پہ مرے بکیں و تنہا تیرا  
 تیرے صدقہ مجھے ایک بند بہت ہی تیری جسدن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا  
 حرم و حبیہ و بغداد جد مر کیے نگاہ جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا  
 تیری سوا میں لاتا ہے رضا اسکو ضیع ابھرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا



# وصل دوم در منقبت آقائے اکرم

## حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ کیا مرتبہ اسے غوث ہے	بالا تیرا	اوپے ادبوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
مر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا	اولیا تھے ہیں آنکھیں وہ ہے تلو تیرا	
کیا بے حس یہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا	خیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا	
تو حسنی حسنی کیوں نہ محی الدس ہو	اے خضر بلخ بحسین ہے چشمہ تیرا	
قیس دیک کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا	
مصطفیٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا	جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا	
ابن زہرا کو مبارک ہو عروبن قدرت	قادری پائیں تصدق مے دولھا تیرا	
کیوں نہ قائم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے	کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا	
نبوکی مینہ علوی فصل بتولی گلشن	حسنی پھول حسینی ہے مہکتا تیرا	
نبوی ظل علوی برج بتولی منزل	حسنی چاند حسینی ہے جلال تیرا	
نبوی خور علوی کوہ بتولی معدن	حسنی لعل حسینی ہے تجلّا تیرا	



عرو برقعہ دقری سہل دھن دست و بین  
 حسن نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں  
 عرض احوال کی پیاسوں میں کہاں تباہ مگر  
 موت نزدیک گناہوں کی تبیں میل کے خوں  
 آب آمد وہ کہے اور میں تیمم برخاست  
 جان تو جاتے ہی جائیگی قیامت یہ ہی  
 تجھ سے دہسے لگا دہسے سے بڑھ کر نسبت  
 اس نشانی کے جو لگ میں نہیں ملے جاتے  
 میری قسمت کی قسم کھا میں لگان بغداد  
 تیری عزت کے شارے مے عزت والے  
 بد سے ہی بچو رہی مجھ سے ناکاں وہی  
 مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں میں  
 میں رضایوں نہ بلک تو نہیں جیتے تو نہ ہو  
 فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع

نون سے چل پہنچا میں دھو سے میرا  
 آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا  
 آنکھیں لے ابر کرم تکتی ہیں رستا تیرا  
 آبرس جا کہ نہاد دھو لے یہ پیاسا میرا  
 مشقت خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا  
 کہ یہاں مرنے پہ ٹھیرا ہے نظار تیرا  
 میری گردن میں بھی ہے دور کا دورا تیرا  
 حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا  
 ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا  
 آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردا تیرا  
 اے وہ کیسا ہی ہی ہے تو کر میا تیرا  
 کہ وہی نا وہ رضا بندہ رسوا تیرا  
 شہ حبیب بردا ہے مہلا تیرا  
 چل لکھا لائیں سنا خواؤں میں چہرا تیرا

[illegible]



# وصل سوم

## در حسن مفاخرت از سرکار قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا  
 سو بچ اگلوں کے چکتے تھے چمک کر دو بے افق تو رہے ہر ہمیشہ تیرا  
 مرغ سب بولے ہیں دل کی چپ ہتے ہیں ہاں میل ایک نواخ رہے گا تیرا  
 جو دل قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے سب لاپ رکھتے ہیں دلیں مرے آقا تیرا  
 بقسم کہتے ہیں شاہان صوفیہ و حرم کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمت تیرا  
 تجھ سے اور دہر کے اقطاب نسبت کیسی قطب خود کوئی ہے خادم ترا چیل تیرا

ترجمہ: آپ فرمود حضرت تھامس مشرق غوث تموی الاوین دشمن ابدا افق اصل و تغرب ہر تر  
 آپ کو سید عالم العرین ابو الوفا نقل مولید ناری منہ تعالیٰ عنہ گفت کہ دیند بیصیح و دیکت الا  
 دیکت فلانہ بیصیح اللہ یومہ فیما ہر غزوی باگ کہند و خاموش شود ہر غزوی شاہ کا تاقیت در باگست  
 ترجمہ: شاد حضرت خضر میر حسنہ و اسما امہ تھامس و لیا کہنا و سکون لا و هو متلا ب معہ الی  
 جو ما فیما کہ کہ یعنی حضرت ابو محمد عثمان مرینی و ابو محمد عبد الحق حریک کہ ہر دو از یوب نے سو میل  
 حضور سیدنا یوسف قدس سرہ تعالیٰ عنہ و عنہم نے نشان بے غریب کہ ہر اقطاب دیا سیدنا رضی اللہ عنہ و  
 صدی مقرر تہ دانش و این دو شعر زیر آں اشار است کہ حضور سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کہند  
 کہ ذکر تانی الجیر المعظم و اللہ تعالیٰ اعلم



بجہاں کرتے ہیں کچے کا طواف  
میں جو ہوتے ہیں کچے پہ نثار  
کس کے اوگائے تیرے  
ماہ براتی ہے یہ سدا گلزار  
تقی میں زقص خوشی جوش پہ ہے  
کچک غنیمت ہزاروں کی چبک  
میں ہوتی ہے سلامی تری  
کو نہیں فصل بہاری سے نیاز  
چاند کی منزل میں تراہلے نو  
ہر میں کرتے نہیں تیرے خدام  
و بخارا و عراق و جمیسر  
ہیں۔ ہاں پر بھی کیا تو نہیں  
دوسرا با بغافت اور ہمیں  
کچہ کرتا ہے طواف در والا تیرا  
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کچہ تیرا  
معرفت پھول سی۔ کس کا کھلایا تیرا  
لائی ہے فصل من گوندہ کے سہرا تیرا  
بلبلں جھولتی ہیں گاتی ہیں سہرا تیرا  
باغ کے سازوں میں بختا ہے ترانا تیرا  
شاخیں جھک جھک کے بالائی ہیں مجرا تیرا  
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا  
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اجالا تیرا  
بانگ کس نہر سے رستا نہیں دریا تیرا  
کون سی کشت برسا نہیں جہالا تیرا  
یہ تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا  
خنگ ہو کر جوا ترے کو ہونیا تیرا

میرا و بہاء الحق و طہین نقیذ قدی سوا المعزیہ بخانقاہ  
کے شیخ الشیوخ ہرودیک قدی سوا از اولیائے عراق است سینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
ریانت انحرال مشہورین بالعراق  
میرا و بہاء الحق و طہین نقیذ قدی سوا المعزیہ بخانقاہ



گدیں جھکتیں منہ چمکے دل ٹوٹ گئے کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا  
 تلمح فرق مرنا کس کے قدم کو کہنے سر جے باج دیں وہ پاؤں بے کس کا  
 ٹھکڑے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں خضر کے جوش سے پوچھے کوئی رتبہ  
 آدمی اپنے ہی احوال پہ کرتا ہے قیاس نشے والوں نے بھدا سکر نکالا تیرے  
 وہ تو چھوٹا ہی کیا چاہیں کہ ہیں زیرِ حیفی اور ہر ادب سے ادبچا ہے ستار تیرے  
 دل اعدا کو مٹائیں نیک کی دھن سے تنہا

اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

وَصَلِّ چھارم

در مناجحت اعداء واستعانت از آقا خدا تعالیٰ عنہ

الاماں قہر ہے اے طوٹ دے تیکہ تیرا سر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرے  
 مادلوں سے کہیں رکتی ہے کڑکتی بجلی ڈھالیں چھٹ جاتی ہیں اٹھتا ہو جوتا تیرا  
 مگس کا دیکھ کے منہ اور پھرجاتا ہے چار آئینہ کے بل کا نہیں نیرزا تیرا  
 کوہ سرکھ ہو تو اک دامن مد پر کالے ہاتھ پڑتا ہی نہیں بھول کے اوجھا تیرا  
 اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے چاہتے ہیں کہ گٹا دیں کہیں پایہ تیرا  
 عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑا لی لیتے یہ گٹائیں اسے منظور بڑھاتا تیرا

لے بقول کا نہ مال الدھر رحمت ذہانہم الی قولہ تعالیٰ یوم یکشف عن سق  
 مع انه لم یکن الا جلوة العبد لا تجل بالمعبد کما نسجد اهل البیت تحین یرون  
 نور رجا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند تحولہ من بیت الی بیت زہا منہم

اور نہ مذکور کا ہے سایہ تجھ پر بول باا ہے تر ذکر ہے اونچ تیرا  
 گلے ملے ہیں ملے جائیں گے امداد تیرے نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چہرہ جانیرا  
 اوگھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے جب بلعائے تجھے لہ تعالیٰ تیرا  
 سم قاتل ہے خدا کی قسم ن کا انکار منکر فضل حضور آہ یہ کھسا تیرا  
 میرے سیان کے خیمے سے تجھے باک نہیں چیر کر دیکھے کوئی آہ کلیہا تیرا  
 ابھی زہر آستہ تھے دھیس میں یہ زہر پھر سے بل بے او منکر ہے پاک یہ زہر تیرا  
 باز ا شہب کی غلامی سے یہ لکھیں پھر نی دیکھ اڑ جائے کا میسان کا طوطا تیرا  
 شاخدر بیٹھ کے جزا ہٹنے کی فکر میں ہے کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرہ تیرا  
 حق سے بدبو کے زمانہ کا جلا بننا ہے اے میں خوب گھتا ہوں معصا تیرا  
 گلے دہرے دیکھے تو بھست ہی بھی بعد بند بدن اے رو بہ دنیا تیرا  
 غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ بندہ مجبور ہے غلط پہ ہے قبضہ تیرا  
 حکم نافذ ہے تراخامہ تر اس سیف تری دم میں جو چاہے کرے دور ہر شام تیرا  
 جس کو مکار دے آتا ہو تو اٹا پھرتے جس کو چمکا ملے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا  
 کنبیاں دل کی خدا نے تجھے دیں لسی کر کہ یہ سینہ ہو محبت کا فریضہ ترا  
 دل پہ کندہ ہو تر نام کہ وہ ذہر جسم لٹے ہی پاؤں پھر سے دیکھ کے طغرا تیرا  
 نزع میں گوشت میزان پہ سر مل پہ کہیں نہ چھٹے ہاتھ سے دامن نعل تیرا  
 دھوپ مٹھری کی وہ جانو قیامت ہے مگر ظہن ہوں کہ سے نہ چہ پتا تیرا  
 بھیت اس سر کی سوتہ ہو بہتال مریمیت اگر نکتہ دارم بدوں پہ ہے سایا تیرا  
 اے خدا چھیت غم از ہل جہاں دشمن تست کردہ ام مامن خود قبلہ عا جائتے را



ہم خاک ہیں اور خاک ہی مادہ ہے ہمارا | خاک تو وہ آدم جہاں سے  
 اللہ ہیں خاک کرے اپنی طلب میں | یہ خاک تو سزاوار سے تمنا ہے  
 جس خاک پر رکھتے تھے قدم سید عالم | اس خاک پہ قرباں دل شہید ہے  
 غم جو گئی پشت فلک اس طعن زمیں سے | کن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے  
 اُس نے لقب خاک شہنشاہ سے پایا | جو حیدر کرار کو مولے ہے  
 اے مدینو خاک کو تم خاک نہ کہے | اس خاک میں مدفون شہ بے لعل ہے  
 ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کونین | معور اس خاک سے قبلہ ہے  
 ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی  
 آباد رفا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

غم جو گئے بے شمار آقا  
 بگڑا ہاتھ کھیل مسیرا  
 منہ سار پہ آکے ناؤ لٹوٹی  
 لٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری  
 ہلکا ہے اگر بسا راہ  
 مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے  
 میں دور ہوں تم تو ہو کے پاس  
 مجھ سا کوئی غم زدہ نہ ہوگا  
 گرداب میں بڑ گئی ہر کشتی  
 ہندو تیرے نثار آقا  
 آقا آقا سنوار آقا  
 دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا  
 اللہ یہ بوجھ اُتار آقا  
 بھاری ہے ترا و قار آقا  
 تم کو تو ہے اختیار آقا  
 سن لو میری پکار آقا  
 تم سا نہیں غمسا آقا  
 ڈوبا، ڈوبا، اُتار آقا

تم و مکہ کرم کو ناز تم سے      میں وہ کہ بدی کو عار آتا  
 پھر منہ دہڑے کسی خزاں کا      مجھے دے ایسی بہار آتا  
 جس کی مرضی خدا نہ ٹالے      میرا ہے وہ نامدار آتا  
 ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ      میرا ہے وہ کامگار آتا  
 سویا کئے نابکار بندے      رویا کئے زار زار آتا  
 کیا بھول ہوا کئے مہنتے کہلائیں      دنیا کے یہ تاجدار آتا  
 انکے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں      ایسے ایسے ہزار آتا  
 بے ابر کرم کے میرے وجہ سے      لا قبلہ البعار آتا

اتنی رحمت رخصتا پہ کر لو  
 لَا يَفْزَعُ الْبُؤْسَ رَأْفَتُ

منور قلب کا مل ہے حق کی شان عزت کا نظر تا جو اس کثرت میں کہ انداز وحدت کا  
 یہی ہے اصل عالم مادی کا و عباد خلقت کا ایساں دست میں برپا ہے عجب ہنگام کثرت کا  
 لہذا بھی منتظر تخیل میں نیکوں کی دعوت کا اندازن خیر سے لئے کن کے گھر ضیافت کا  
 لہذا محفوظ دل روشن خنک آنکھیں جگر ٹھنڈا تھالی اللہ ماہ طیبہ عالم تیری طلعت کا  
 اندر کی گلی کے جو شرس حسن نے گلشن میں جلائی اچکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغ رسالت کا  
 لہذا تیرا نہیں سہرا نہ مزہ "اے تیرا جگہ اس کے پس داتے"



بڑھایا سلسلہ رحمت کا دور زلف لایا میں | تسلسل کئے کو سوں ہو گیا عصیاں کی قنوت کا  
 صف تمام اٹھے غالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں گنگا | چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا  
 سکھایا ہے کس گستاخ نے آئینہ کو بابر | نظارہ روئے جاناں کا پہاڑ کر کس تیرت کا  
 ادھر امت کی حسرت پر ادھر خالق کی رحمت پر | نرالہ طور ہو گا گردش چشم شفاعت کا  
 بڑھیں بس درجہ ہو ہیں کثرت اتصال واں کی | کن وہ مل گیا اس نہر سے دریائے وحدت کا  
 خم زلف نبی سا جہ سے محراب دوا بر دیں | کہ یارب تو ہی والی ہر سیہ کا زبان ملت کا  
 مدد لے جو سطرش گریہ بہاؤ سے کوہ اور صحرا | نظر جائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا  
 مکے کھوئی ہجراں میں ساتوں پرے کھو ابی | تصور خوب ہاندھا کھوں نے امت تربت کا  
 یقین ہے دقت جلوہ لغو طیس پائے نگ پائے | طے جوش صفا سے جسم سے پاہوس حضرت کا  
 یہاں چھڑکا نمک دنِ مریحہ کا نور باتہ یا | دل خمی نمک پرورد ہے کس کی طاعت کا  
 ابی منتظر ہوں وہ خرام ناز نسرت میں | بچا رکھ ہو فرش آنکھوں نے کھواب بھارت کا  
 نبوآں کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو | مگر ستہ ذرائع دہ ہے اپنی خیریت کا  
 زبان فارسی کس درد سے ان کو سناتی ہے | ترپنا دشت حبیب میں جگر انکا رفقت کا  
 سرخانے انکے لہل کے یہ یتیمانی کا ماتم ہے | شہ کوثر ترخم نشہ جاتا ہے زیارت کا  
 جنہیں مرتد میں تاخراستی کبیر پکارو گے | ہمیں بھی یاد کرو ان میں صدہ اپنی رحمت کا  
 وہ چمکیں بھیاں یارب تجلیہائے جاناں سے | کہ چشم حور کا سرمہ ہو دل خستہ قریبیت کا  
 رقتائے خستہ جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرا | کبھی تو باتہ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا

اے غمِ دل کا کام ہو ہی جائے گا  
 جان دے دو وعدہ دیدار پہ  
 شاد ہے فردوس یعنی ایک دن  
 یاد رہ جائیں گی یہ بنے باکیاں  
 بے نشانوں کا نشان مٹتا نہیں  
 یادِ میسوزِ حق ہے آہِ کر  
 یک دن آواز بدلیں گے یہ ساز  
 سامو دامنِ حق کا ستارہ ہو  
 یادِ برد کر کے تر پوچھو  
 منسلوک کی گلی میں جا پڑو  
 گریوں ہی رحمت کی تاویس ہیں  
 بادِ خوارِی کا ساں بندھنے دو  
 غمِ تران کو بھول کر پناہ یوں  
 مٹ کر گریوں ہی رہا قرعِ حیات  
 مائلو کی نظرِ سیہ بھی ہے  
 اب تو کافی ہے شفاِ رحمتِ مغفور



اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے  
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

لَمَّا يَأْتِ تَطْيِيرُكَ فِي تَكْبِيرِ مَثَلِ تَوْنِ شَدِيدِ جَانَا  
جگ راج کو تاج تو ہے سر سو ہے تجھ کو شہِ دہرا جانا  
الْبَحْرُ عِلَاقًا وَالْمَوْجُ لَهْفٌ مِنْ بَعْدِ كَسِ وَطُونَانِ هَوَشِ رِبَا  
منہ حار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری تیرا پار لگا جانا  
يَا شَمْسُ نَظَرَتْ إِلَى بَنِي حِرٍّ بِطَيْبِ رَسِي عَرْضِ بَكْنِي  
تو ری جوت کی بھل بھل جگ میں چپی مری شب نے نہ دن ہونا جانا  
فَكَتَبْتُ فِي الْوَجْهِ الْأَجْمَلِ خَطَ الْهَلَاكِ مَرَّةً زَلْفَ اِبْرَاهِيلَ  
تو ہے چندک چند پر دو کنڈال رحمت کی بھرن برسا جانا  
أَنَا فِي عَطَشٍ وَتَحَاثُّ أَمْعَاةٍ كَيْسَرَةٍ پَاکِ اے ابرکرم  
برسن ہلے رم جم رم جم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

۱۔ ترجمہ: حضور کا نظیر کسی کو نظر نہ آیا ۲۔ اے ترجمہ: منہ را دینچا ہوا اور مجھ میں طینا نہ رہی  
۳۔ اے اے اکتاب تو نے میری بات دیکھی اس میں مشابہ ہے کہ میری بات اکتاب کے منہ پر لکھی ہوئی  
۴۔ ترجمہ: حضور کے لئے سب سے زیادہ بھرپور چیز میں ایک چودہویں دن کا چاند ہے ۵۔  
۶۔ ترجمہ: میں پیاس میں ہوں اور میری خلوت سب سے زیادہ کامل مقام ہے ۱۲

یَا مَلِیْکَہُ زَیْدِی اَجَلُی رَمِی بِرَحْمَتِ تَشَدِّدِکَ

مورا حیرالوجے دک دک طبع سے ابھی نہ سنا جانا

وَاَمَّا السُّوْنِیَاتُ فَهَبْتَ اَنْ عہد حضور بارگاہت

جب یاد آوت موہے کر نہ پرت و دوا و مدینہ کا جانا

اَقْلَبْتُ سَعِیَّ وَ اَلْمَرْشِیَّ دَل زار چناں ہاں زیر چنوں

پت اپنی پیت میں کاسے کہوں مرا کون بہتیرے سوا جانا

اَلْکَرَمُ بِذَالِکَ فَزِدْ حَزَنًا یَا کَ شعلہ دگر بزن عشقا

مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان کی پیائے جہلا جانا

بس خامہ خام نوائے رضا نہ یہ طرز میری نہ یہ رنگ مرا

ارشاد اجا نا طلق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

نہ آسمان کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا حضور پاک مدینہ خمیدہ ہونا تھا

اگر گلوں کو خزل نارسیدہ ہونا تھا کنا خار مدینہ دمیدہ ہونا تھا

حضور اے خلاف ادب تھی بیتابی مری امید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

۱۔ ترمیم۔ اے میرے مالک نے قیام کست نہ کیا کر۔ ۲۔ ترمیم۔ آہ اموس وہ چند فیل گھڑیں کر؟ درگیش ۱۲

۳۔ ترمیم۔ اے دل زخمی ہے وہ پیشانیوں نگہ رنگ کی ہیں۔

۴۔ ترمیم۔ اعلیٰ تیرے قریب اپنی سوزش زیادہ کر۔ ۱۳



نظارہ خاک مدینہ کا ادھر سری آگے نہ اس قدر بھی تفر شوخ دیدہ ہونا تھا  
 کنار خاک مدینہ میں رخنیں ملتیں دل خرم تھے انک چکیدہ ہونا تھا  
 پہناہ دامن دشتِ حرم میں بھی آتا نہ صبر دل کو غزال رمیدہ ہونا تھا  
 یہ کیسے کھلتا کہ ان کے سوا شمع نہیں جہشتِ اردوں کے آگے تیرہ ہونا تھا  
 طالع کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو سلام ابروئے خرم میں غمیدہ ہونا تھا  
 لَمَلَتْ جَمْعٌ تھا وعدہ ازل نہ منکروں کا جہت بدعتیدہ ہونا تھا  
 نسیم کیوں نہ نسیم ان کی طیبہ سے لگی کہ صبح گل کو گریباں دریہ ہونا تھا  
 پھٹتا رنگ جنوں عشقِ خرم میں برگی سے رنگ بہار کو نشتر رسیدہ ہونا تھا  
 بھاتا عرش پہ خاک مزارِ پاک کونان کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا  
 گزرتے جان سے ایک شور یا صیغے کے خم فغاں کو نالہ حلق بریدہ ہونا تھا  
 مرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر کوئی تو شہد شفاعت چشیدہ ہونا تھا  
 جوشگدہ چہیں سائوں میں تھا بٹنا تو میری جان شرار جمیدہ ہونا تھا  
 تری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دم ہوں کہ خاکساروں کیوں کب کشیدہ ہونا تھا

رہنا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب

تو پیارے قیدِ خودی سے ربیدہ ہونا تھا

لے ترجمہ: میں بے ملک حذرِ جسم کو ہر دم گاہ

شور و دوس کر چھ تک میں رواں آیا | ساقی میں تیرے مستے نے رمضان آیا  
 اس گل کے سوا ہر محول باگوش گراں آیا | دیکھے ہی گئی اے بل جب وقتِ نعل آیا  
 جب بامِ جھلی پر وہ نیسہ جاں آیا | سر تھا جو گرا جھک کر دل تھا جو تپاں آیا  
 جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا | بت تک کے ہر یک کا منہ کتا ہوں کہاں آیا  
 طیب کے سوا سب بدخ یا مال فنا ہوں گے | دیکھو گے چمن والو جب عہدِ حسناں آیا  
 سراور وہ سنگ در آنکھ اور وہ بزمِ نور | ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا  
 کچھ نصرت کے طبعے کا عالم ہی نرالا ہے | سکتے میں پڑی ہے قتل پیکر میں گناں آیا  
 جلتی تھی زمیں کیسی تھی دھوپ کڑی کیسی | وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا  
 طیب سے ہم آتے ہیں کیسے تو جاناں والے | کیا دیکھ کے مینا ہے جو داں سے یہاں آیا  
 بے طوق الم سے اب آزاد ہوئے قمری | چٹھی سے بخشش کی وہ سرد رواں آیا  
 مامہ سے رضا کے اب مٹھا دبر سے کامو | دیکھو مرے پتہ پر وہ اپنے میاں آیا  
 بدکار صفا خوش ہو بہ کام بھلے ہوئے | وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

### معروف سنہ ۱۲۹۱ء بعدِ بیسی زیارتِ طہر با اہل

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا | تباہے کو چہ سے زحمت کیا نہال کیا  
 نہ رونے گل ابھی دیکھا نہ ہوتے گل سو نغمی | اقصائے دل کے قفس میں شکت بال کیا



وہ دل کب خوش رہاں تھے جس میں مل ڈاکہ تھاں کہ گو شہیداں کو پامال کیا  
 یہ رائے کیا تھی وہاں سے پٹنے کے لئے نفس سگرالٹی چھری سے ہمیں حسدال کیا  
 یہ کب کی بھڑے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم پھر ڈاکے سنگ بد پاک ہر دہال کیا  
 چمن سے پھینک دیا آشیانہ بلیں اباڑا خاد بے کس بڑا کمال کیا  
 ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بکھڑا تھا یہ کیا سہالی کہ دوران سے وہ جمال کیا  
 حضوران کے خیال وطن طماننا تھا ہم آپ مٹ گئے اچھا شرع خیال کیا  
 نہ گھر کا رکھنا نہ اس در کا ہانے تاکاں ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا  
 جو دل نے نہ کے چلایا تھا سنتوں کا چراغ ستم کہ عرض رہو مسرمر زوال کیا  
 مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختہال کیا  
 تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب بتا تو اس ستم آزار نے کیا ہنہال کیا  
 ابھی ابھی تو چمن میں سترے چھپتے ناگاہ یہ درد کیسا اٹھا جس نے جی نہ ڈھال کیا

الہی سن لے رضا جیتے جی کہ موٹے نے

سگان کو چپے میں چہرہ مرا بجال کیا

بندہ ملنے کو مرید حضرت قاد گیا معہ باطن میں گئے جلوۂ ظاہر گیب  
 تیری مرضی پاگی سورج پھر اٹھے تیرا تدم تیری انگلی اٹھ گئی نہ کا کلبا چر گیب  
 بڑھ چلی تیری ضیاء میر عالم سے گناہ کھل گیا کیسو تو رحمت کا بادل گر گیب

بندہ گئی تیری ہوا سارو میں خاک ڈنے کی | بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گئی  
 تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیسرا پار تھا | تیرے صدقے نبی اللہ کا جسرا نر گئی  
 تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجھے کو | مجھ کا تیری ہیبت تھی کہ بریت قدر تو کر گئی  
 مومن ان کا کیا ہو | اللہ اس کا ہو گیا | کافران سے کیا پھر سہ ہی سے پھر گئی  
 وہ کہ اس در کا ہوا خلق خدا اس کی بولی | وہ کہ اس دے سے پھر اللہ سے پھر گئی  
 مجھ کو دیوانہ بتاتے ہو میں وہ بیشمار ہوں | پاؤں جب ملوث حرم میں ملک کے پھر گئی  
 رتہ معصین آفت میں ہوں کسی کروں | میرے دوا میں لائے ہو میں پھر گئی  
 میں نے باغوں کے سہ سہ کیسی لکڑیاں تھیں | جن سے اتنے کافروں کا دفنا نہ پھر گئی  
 کیوں جناب ابوہریرہ تھا وہ کیا جام شہر | جس سے ترسنا نہیں کو وہ سے نہ پھر گئی  
 واسطہ بیات کا ایسا ہو کہ جو سستی رہے | یوں نہ دوا میں نے شاہد دو نام بہت  
 شش پہ بھروسہ نہیں وہ مومن صالح بد | آتش سے ماقم ٹھے وہ حبیب نہ پھر گئی  
 اللہ اللہ یہ مومن خاص جدیت | رضا آجندہ ملنے کو قریب محبت قادر گئی  
 ٹھوکریں کھاتے پھر دو گئے ان کے دیر پڑے  
 قافلہ تو اسے بنا اول یاب خر گئی

منہیں بانٹا جس محبت وہ ذیشان گئی | ساتھ ہی منہی محبت کا قلمدان گئی  
 نے خبر ملے کہ غیروں کی طرف دھیان گیا | میرے بولی مرے آقا ترے شہر بان گیا



آہ وہ انگہ کہ ناکام کشتا ہی رہی آہے وہ دل جو ترے دے پر امان گیا  
 دل ہے وہ دل جو تری یلوسے معور رہا | سب سے وہ سر جو تے قدموں پہ قربان گیا  
 انھیں بلانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام | بٹا الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا  
 اور تم بدمرے آقا کی عنایت نہ سہی | بخدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا  
 آگے ان کی پناہ آج مدد مانگنا سے | پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا  
 ان کے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر | بیٹھیں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا  
 جان و دل بخش دے سب تو دینے پہنچے  
 تم نہیں چلتے رہنا سارا تو سامان گیا

سب مرآت سحر گرد بیابان عرب | غازیہ رمے قمر و دچراغ ان عرب  
 اللہ اللہ بہار چمنستان عرب | پاک میں بوٹ خزل سے گل و ریکان عرب  
 جوشش ابر سے خون گل فردوس گرے | چھڑے رگ کو اگر خار بیابان عرب  
 تشنہ نہر جناں بر عسری و عجمی | لب ہر نہر جناں تشنہ نیسا عرب  
 طوق غم آپ ہلائے پر لہری سے گرے | اگر آزاد کرے سرخسرا مان عرب  
 ہر میسراں میں چھپا ہو تو محل میں چکے | دے ایک بوند شب لے میں جو باران عرب  
 عرش سے مژدہ بلقیس شفاعت لایا | طائر سدرہ نشیں مرغ سلیمان عرب  
 حسی یوسف پیش مصر میں انگشت زناں | سر کھاتے ہیں ترے نام یہ مردان عرب  
 نے سحر و دہن معروں میں یک یک خودیے قابل سے جو کفیدہ تفصیل حضور انور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 بقولہ





اے کس دقت کی پھانسِ الم کی دل میں | کہ بہت دور ہے خارِ مضیہ بنِ عرب  
فصل گلِ لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار | پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستانِ عرب  
صدتے ہونے کو پٹے آتے ہیں لاکھوں گلزار | کچھ عجب رنگ سے بھو ہا ہر گلستانِ عرب  
خند لہجی پہ جھکڑتے ہیں کٹے مرتے ہیں | گلِ دہلی کو لڑاتا ہے گلستانِ عرب  
صدتے رفت کے کہاں بچوں کیا خج کا کام | خود بے دامن کش بلبل گلِ خندانِ عرب  
شادی حشرے صد میں تھیں گے قیدی | عرشِ بردھوم سے ہر دعوت بہانِ عرب  
چرچے جتنے ہیں یہ کھلائے جتے پھولوں میں | کیوں یہ دن دیکھتے پاتے جو بیابانِ عرب  
تیرے بے دام کے بندے ہیں ریشمانِ عجم | اترے بے دام کے بندے ہیں ہزارانِ عرب  
بختِ خلدائیں وہاں کسبِ سعادت کو رضا

چار دن برسے جہاں ابر بہارِ انِ عرب

جو جنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست | خلد کا نام نہ لے بلبلِ شہیدِ الی دوست  
تھک کے بیٹھے تو درِ دل پہ تمنائی دوست | کون سے گھر کا اجلا نہیں زیبائی دوست  
عرصہ حشر کا موقف محمود کجا | سازِ بنگاموں سے رکھتی نہیں یکتائی دوست  
مہرِ کس منہ سے جلوداری جاناں کرتا | سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائی دوست  
مرغیالوں کو یہاں ملتی ہے عمرِ جاوید | زندہ چھوڑے گی کسی کو نہ مسیحائی دوست  
ان کو کتنا کیا اور خلقِ بنائی | لے لے انجن کے تماشاکریں تنہائی دوست

کعبہ و عرش میں کبریا ہے ناکامی کا | آہ کس بزم میں ہے جلوہ یکتائی دوست  
 حسن بے پردہ کے پردے نے مشارکھا ہے | ڈھنڈھنے جائیں کہاں جلوہ ہجویائی دوست  
 شوقِ راز کے زور کے پاؤں اٹھاتے نہ اٹھے | کیسی مشکل میں ہیں اللہ تمنائی دوست  
 شرم سے جھکتی ہے محراب کرم میں حضور | سجدہ کرداتی ہے کجہ سے جہیں سائی دوست  
 تات و تار کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا | سارے رازوں کی دارا ہوئی دارائی دوست  
 غور پر کوئی کوئی چرم پہ یہ عرش سے پار | سارے بلاؤں پہ بالامی بالائی دوست  
 متحد قہم سے صد کو بھی یاد امن میں | امیش جاوید مبارک تجھے شہدائی دوست  
 رنج اعدا کا رشتا چارہ ہی کیا ہے کہ انہیں  
 آپ گستاخ رکھے علم و شکیبائی دوست

طوبے میں جو سب ادبچی نازک سیدھی نکل شاخ  
 لاکھوں نعت نبیٰ لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ  
 مولیٰ کلین بہمت زہرا سبطیں اس کی کلیاں پھول  
 صدیق و فاروق و عثمان حیدر بہ ایک اس کی شاخ  
 شاخ قامت شہر میں زلف و چشم و رخسار و لب میں  
 سنبل و زکس گل چمکڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

یہاں شہدائی و ماکان بعد بہمدات مسعودات و ماکان پر اب ذکر ہے حاجت کے لئے  
 رحمتِ عالم میں تمہیں نصیب فرماتا ہے



اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے  
 جس سے نخل دل میں ہو پیدا پیارے تیری دلا کی شاخ  
 یاد رخ میں آئیں کر کے بن میں رو یا آنی بہار  
 جھو میں نسیمیں نیساں برسا کلیان گل مہلکی شاخ  
 ظاہر و باطن اول و آخر زیب شروع و زین اصول  
 باغ رسالت میں ہے توی گل غنچہ جسٹ پتی شاخ  
 آل احمد خد بیدی یا سید حمزہ کن مددی  
 وقت خزان عمر رسا ہو برک پہلی سے نہ عاری شاخ

نہی عزت و اعتکاف محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جوش حق زیر پائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 مکان عرش ان کو نصیب فرما ان کا ملک دہان سرانے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 خدا کی رضا پاپتے ہا میں دو عالم خدا پاپا بتا برضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 عجب نہ اگر جسم فرماے جو پر خدائے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 محمد برائے جناب ابی جناب ابی رسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نبی محمد محبوب کی سیریا سے جنائے محمد قبائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ہمارے ہمارے ہیں دوسرا ابی ہمارے وہ رضا کر خد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 در ترازو ب ردا ہو نیرن زبان یہی محمد خد محمد کے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عصائے کلیم اژدہا سے غضب تھا | گروں کا سہارا تھا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت | یہ ابن خدا وہ خدا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
محمد کا دم خاص ہمسرا خدا ہے | سوئے محمد برائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے | جو تھیں میں موتقات محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جہو میں اجابت خواہی میں رحمت | بڑھی کس تزک سے دعا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اجابت نے جب کرگئے سے لگایا | بڑھی تازے سے دعا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اجابت کا سہرا عنایت کا جوا | ادھن بنے نکلے دعا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
خدا پل سے اب وعد کرتے گزریئے  
زیر پرستہ صفت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اے شافع الم شہ ذی جامہ غم | بلندے خبر مری بلندے خبر  
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑ نہ نا خدا | میں ڈو باتو کہاں ہمکے شادے خبر  
منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نا بلدا | اے خضرے خبر مری اے مادے خبر  
پہنچے پہنچے دے تو منزل مگر شہنا | ان کی جو تھک کے بیٹھے سرزد ہے خبر  
جنگل دیندوں کا ہے مہربان شہنا | مجھے ہے میں چار رحمت سے ہر خواہے خبر  
منزل نئی عذریہ جدا لوٹ نا شناس | تو ما ہے کوہ غم میں پر کاو ہے خبر  
وہ سختیاں سوال کی دو صورتیں مہیب | اے غزدوں کے حال سے آگاہ ہے خبر



مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں | اسکا سب سے کسی میں تری راہ لے خبر  
 اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے | میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر  
 پھر غارِ راہ برہنہ پاتشہ آب دور | مولیٰ پڑی ہے آفت جانکاہ لے خبر  
 باہر زبانیں بیاس سے ہیں آفتاب گرم | کوڑکے شاہ کشرہ اللہ لے خبر  
 مانا کہ سخت مجرم دنا کا رہے رضا  
 تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

### در منقبت حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبد القادر | سیرِ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبد القادر  
 مفتی شرع بھی ہے قاضی ملت بھی ہے | علمِ امرار سے ماہر بھی ہے عبد القادر  
 منبع فیض بھی ہے مجمع افضال بھی ہے | بہر عرفان کا منور بھی ہے عبد القادر  
 قطب ابدال بھی ہے محور ارشاد بھی ہے | مرکز دائرۂ سر بھی ہے عبد القادر  
 سلک عرفان کی ضیا ہے ہی در مختار | فخرِ اشباہ و نظائر بھی ہے عبد القادر  
 اس کے فرمان میں سب خارج حکم شارع | منظرِ نابی و آمر بھی ہے عبد القادر  
 ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے | کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر  
 رشکِ بلبل ہے رضالہ صد داغ بھی ہے  
 آب کا دامن و ذاکر بھی ہے عبد القادر

گزری جس راہ سے وہ شہید والا ہو کر رہ گئی ساری زمیں منبر سارا ہو کر  
 مرغ انور کی تجلی جو تفرنے دیکھی رہ گیا بوسہ وہ نقش کف پا ہو کر  
 دلتے محرونی قیمت کو پر زب کی برس رہ گیا ہمسرہ زوار مدینہ ہو کر  
 چمن طیبہ ہے کہ وہ باغ کو مرغ سدرہ برسوں چپکے میں جہاں بلبل شیدا ہو کر  
 صحر دشت مدینہ ہا ملے آیا خیال رشب گلشن جو بنا غنچہ دل دا ہو کر  
 گزشتہ کہتے ہیں زیادتی کو ہم ہیں وعدہ چشم سے بخشائیں گے گویا ہو کر  
 پائے شہ پر گرے ۔ تپش مہرے جب دل بے تاب اڑے حشر میں پارا ہو کر  
 ۔ ۔ امید رضا کو تری رحمت سے شہا  
 نہ ہو زنداتی دوزخ ترا بندہ ہو کر

نار دوزخ کو چین کر دے بہار عارض ظلمت حشر کو دن کر دے بہار عارض  
 میں تو کیا چیز ہوں خود صاحب قرآن کو شہا لاکھ مصحف سے پسند آتی بہار عارض  
 جیسے قرآن ہے وہ داس گل محبوبی کا یوں ہی قرآن کا وظیفہ ہے وقار عارض  
 گرچہ قرآن ہے نہ قرآن کی برابر لیکن کچھ تو ہے جس میں ہے وہ مرغ نگار عارض  
 ملو کیا عرش جے دیکھے وہ جلوہ گرم آپ عارض ہو مگر آئینہ در عارض  
 طرز عالم ہے وہ قرآن ادھر دیکھیں ادھر مصحف پاک ہو حیران بہار عارض  
 ترجمہ ہی صفت کا وہ خود آئینہ ذات کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقار عارض



بلوہ فرمائیں سُخِ دل کی سیاہی مٹاتے | صبح ہو جائے الہی شب تارِ عارض  
 نامِ حق پر کسے محبوب دل و جاں قرباں | حق کرے عرش سے تافرخِ شادِ عارض  
 شکوہ زلف سے بچا چہرے بالوں میں شعاع | معجزہ ہے طلبِ زلف و دستِ عارض  
 حق نے نکتہ ہے کرمِ گدایاں ہو قبول | پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں شادِ عارض  
 اہ بے ماگی دل کہ رضا سے محتاج  
 لے کر اک جان چلا بہرِ شادِ عارض

تمھارے ذمے کے پر تو ستارہ ہوتے فلک | تمھارے فعل کی ناقص مثل ضیائے فلک  
 اگرچہ چھلے ستاروں سے پڑ گئے لاکھوں | مگر مہربانی طلب میں تھکے نہ پاسے فلک  
 سرِ فلک نہ کبھی تا بہ آستان پہنچا | کہ تبدیلے بلندی تھی انتہائے فلک  
 یہ مٹے انکی روش بہرِ ہوا خود ان کی روش | کہ نقشِ پاسبے نہیں پر نہ مٹو پاسے فلک  
 غاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر | چلی نسیم ہوئے بند دیدہ پاسے فلک  
 نہ بیاں اٹھیں کیسے اہلِ بقیع کچھ نیستہ | چلا یہ نرم نہ نکلی صدائے پاسے فلک  
 یہ ان کے جلوہ نے کیسے گرمیاں شبِ سرخی | کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ و طلسم فلک  
 مے غنی سے جو ابر سے بھر دیا دامن | گیا جو کاسہ مرے لیے شبِ درائے فلک  
 رہا جو قانع یک نابینا مستِ دن بھر | علی حضور سے کانِ گہر جزائے فلک  
 تجملِ شبِ سرخی ابھی سمٹ نہ چکا | کہ جب سے ایسی ہی کوئل میں مہربانے فلک

خطاب حق بھی ہے وہ باب خلق میں آجیت اگر لوہرے دم محمد ہے مدائے فلک  
یہ اہل میت کی مٹی سے چال سیکس ہے ارواں ہے بعد دوست آسائے فلک  
رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں  
لقب زمیں فلک کا ہوا سوائے فلک

کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پر مثال گل | پامال جلوہ گفت یا ہے جسٹال گل  
جنت ہے ان کے جلوہ سے جو یائے رنگ بولے گل ہلے گل سے جو گل کو سوال گل  
ان کے قدم سے شمعہ خالی ہوئی جہاں | والد میرے گل سے ہے جاہ و جلال گل  
ستاہوں عشق شاہ میں دل ہو گا خوشاں | یارب یہ خردہ سج ہو مبارک ہو فال گل  
بلبل حرم کو چل غم فانی سے فائدہ | کشت کیگی بائے وہ غنچہ وہ لال گل  
غمگیں ہے شوق غارۂ خاک بہ مدینہ میں | شہنہ سے وصل کے گئے گرد لال گل  
بلبل یہ کیا کہیں کہاں فصل گل کہاں | امید رکھ کہ عام ہے جو دو نوال گل  
بلبل گمراہ ہے ابرو دا مژدہ ہو کہ اب | گرتی ہے آشیانہ پہ برق جمال گل  
یارب ہر اہل ہر ہے دا رخ جگر کا باغ | ہر مہ بہ بہار ہو ہر سال گل  
رنگ مژدہ سے کہے گل یاد شاہ میں | کھینچا ہے جہتہ کانٹوں پہ عطر جمال گل  
میں یاد شاہ میں روں غنادل کریں ہجوم | ہر اشک لالہ قام پہ ہو جمال گل

نہ حدیث میں جنت کو ملے گا وہ نہیں ملے گا جس نے جہاد کیا۔



میں مگر چہرے لب لگوں میں رخصیاں | ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں بال گل  
 نعت حضور میں مست رہے ہر عندیہ | شاخوں کے جھونکے سے ویاں و جد و حال گل  
 بلبل گل مدینہ ہمیشہ بہار ہے | دودن کی ہے بہار فنا ہے ناں گل  
 شہین ادھر نشا رخنی و علی ادھر | غنچے جیسوں کا یمن و شمال گل  
 چاہے خدا تو پائیں گے عشق نبی میں خلد | نکلی ہے نامہ دل پر خوں میں فال گل  
 کراس کی یاد جس سے ملے چین عندیہ | دیکھا نہیں کہ خار الم ہے خیل گل  
 دیکھا تھا خوابِ خار حرم عندیہ نے | کھٹکا کیا ہے آنکھ میں شب بہر خیال گل  
 ان دو کا صدقہ جنگو کہا میرے پھول میں  
 کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثال گل

سر تا قدم ہے تن سلطانِ زمین پھول | لب پھول : بن پھول ذوق پھول بدن پھول  
 صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول | اس غنچہ دل کو بھی تو ایسا جو کہ بن پھول  
 تنکا بھی ہمارے تو بلائے نہیں بلتا | تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محسن پھول  
 دل نہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ | ملے نہ کسی عطر نہ پھر جاوے دہن پھول  
 دل بستہ دھوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت | کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دین پھول  
 شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دم صبح | شرمایاں بہاری کے جڑاؤ میں کون پھول  
 فندانِ دل و ذہن درخِ شہ کے فندانِ | ابیں دہرِ عدل میں مشکِ ختم پھول  
 مل نہ تھامو میرے ہم





ترا مستند ناز ہے عرش بریں ترا محرم لذہ ہے مدح امیں

تو ہی سرور و برود و جہاں ہے ثبہا ترا حل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالق ارض و سماء رسول ہیں تیرے میں بند ترا

مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہر غلہ کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف عطا ہر تجھی پر بھروسہ تجھی سے ہوا

مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عز و عطا کی قسم

مے گرچہ گناہ میں حد سے سوا گناہ سے امیہ ہے تجھ سے مذہب

تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبل باغ جہاں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں

نہیں بند میں داصف شاہد ہی مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

پاٹ وہ کچھ مہار یہ کچھ ذرا ہم | یا الہی کیونکر اتریں پار ہم  
کس بلا کی سے ہیں شرار ہم | دن ڈھلا ہوتے نہیں بشار ہم

قال اللہ تعالیٰ لا قسم بهذا البلد وانت من بهذا البلد مجھے اس شہر کی قسم ہے اسنے کہ اے  
محبوب تو یہی شہر چن کر ہے۔ غرض کہ یہ تھو و قیرہ یدرب ان ہوز قوم دیومنونہ مجھے رسول کے  
اس کہنے کی قسم ہے کہ اسے میرے یہ لوگ بیان نہیں لائے "قال اللہ تعالیٰ لعلک انہم لا یسکونہم یومئذ  
لہ لہ تیرہ جات کہ قسم یہاں کرنے میں انہی سے ہمارے ہیں۔"

تم کرم سے مشتری برعیب کے  
 دشمنوں کی آنکھ میں بھی بھول تم  
 لغزش پا کا سہارا ایک تم  
 صدقہ اپنے بازوؤں کا المہ  
 دم قدم کی خیرے جان مسیح  
 اپنی رحمت کی طرف کھیں حضور  
 اپنے بھانوں کا صدقہ ایک بوند  
 اپنے کوچے سے نکالے تو نندو  
 ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا لے کریم  
 چاندنی چٹکی ہے انکے نور کی  
 ہمت ضعف کی گدے پر ہے  
 باعطا تم شاہ تم مختار تم  
 تم نے تو انکھوں کو جانیں بھیریں  
 اپنی ستاری کا یارب واسطہ  
 اتنی عرض آخری کہو کوئی  
 مدد بھی دیکھا ہے کسی کے منو کا  
 میں شمار ایسا مسلمان کیے

جس نامقبول ہر بازار ہم  
 دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم  
 گزرتے انکھوں ناخوار ہم  
 کیسے توڑیں یہ بیت پندار ہم  
 در پہ لائے ہیں دل ہمار ہم  
 جانتے ہیں جیسے میں بدکار ہم  
 مہرے بیاسے دھرم سرکار ہم  
 میں مدد بھیکے خدائی خوار ہم  
 میں سخی کے مال میں مقدار ہم  
 آؤ دیکھیں سیر ملور دنا رہم  
 بے تکلف سایہ دیوار ہم  
 بے نوابم زار ہم ناچار ہم  
 ایسا کتنا رکھتے ہیں آزار ہم  
 جوں نہ رسوا ہر مرد بار ہم  
 ناؤ ٹوٹی پڑے منجھدار ہم  
 دیکھ لو عصیاں نہیں بیار ہم  
 توڑ دلیں نفس کا زنا رہم



حق بخش

کب سے پھیلنے میں دھن تنخ عشق  
 سینے کھلے سب کی آنکھ میں  
 ناتوانی کا بھلا جو بن گئے  
 دیکھ کر تے تہ حاضر لائے میں  
 قسمت نور و حر کی حرص ہے  
 چشم پوشی و کرم شان شمس  
 فصل گل بنو مباحی شب  
 میکہ چھتا ہے فٹہ ساقیا  
 سالی نسیم جیتکا باد ہائیں  
 ناز نہیں کہتے میں آپس میں ملک  
 لطف از عود زکلی یار بنصیب

اب تو پائیں زخم دھن دار ہم  
 بھول ہو کر ہی گئے کیا غار ہم  
 نقش پائے طلبان یار ہم  
 اے سگان کوچہ ولہ ار ہم  
 چلتے ہیں دلیس گبرا غار ہم  
 کار مابے باکی و اصرار ہم  
 پھوڑیں کس دل سے درخوار ہم  
 انکی سانہ سے زبوں بشیا رہم  
 اے یہیستی نہ بول بشیا رہم  
 میں غلامان شبہ ابرا رہم  
 ہوں شبید جلوہ رفتار ہم

انکے آگے دعوی ہستی رضا

کیا بکے جاتا ہے یہ برابر ہم

عارض شمس و قمر سے بھی میں انور ایڑیاں | عرش کی آنکھوں کے تلے میں وہ خوشتر ایڑیاں  
 جا بجا پر تو فلک میں آسمان پر ایڑیاں | دن کو میں خورشید شب کو ماہ و خستہ تر ایڑیاں  
 نجم لردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے درجہ بیاڑیاں | عرش پر چہر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر بیڑیاں

دب کے زیر پاؤں گنہائے سما نے کی سی | بن گیا جلوہ کعب پا کا بھر کر اڑیاں  
انکا منگتا پاؤں سے ٹھکرائے وہ دنیا کا تاج | جن کی خاطر مر گئے منعم و گرد کر اڑیاں  
دو قدم دو پنجہ خورد و ستامے دس بدل | ان کے تلوے پنجے تاخن پائے اطر اڑیاں  
بائے اس پتھر سے اس سینہ کی قیمت پھوٹے | بے تکلف جس کے دلیس یوں کریں گھر اڑیاں  
تاج روح القدس کے موتی جسے سجھا کریں | رکھتی ہیں دامن وہ پاکیزہ گوہر اڑیاں  
ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جا مارا | رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر اڑیاں  
چرخہ چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی | اگر چلی ہیں بدر کو کمال ہر اڑیاں

اے رضا طوفان محشر کہ تلام سے نذر

شاد ہو میں کشتی امت کو نگر اڑیاں

عشق مولیٰ میں ہوں خوں بار کنار دامن | یا خد جلد کہیں آئے بہار دامن  
بر چلی آنکھ بھی اشکوں کی طرح دامن پر | کہ نہیں تار نظر جز دوسرے تار دامن  
لشک برساؤں چلے کوچہ جاناں سے نسیم | یا خد اجلد کہیں نکلے بخت دامن  
دل شدوں کا یہ ہوا دامن اطر ہے مجھ | بیدل آباد ہوا نام دیار دامن  
شک سازت شر و زلفشاں سے حضور | اللہ اللہ عجب جیب و تمت دامن  
تجھ سے اے محل میں ستم دیدہ دشت دریاں | خلش دل کی کہوں یا غنم خار دامن  
عمر انگن بے بدل لب شہ جیب نہیں | مہر عارض کی شعا میں ہیں دامن



اشک کہتے ہیں یہ خیدائی کی آنکھیں دھوکا لے ادب گرد نظر ہو نہ غبار دامن  
 لے رضا آہ وہ بلبل کہ نظر میں جس کی  
 جلوہ حبیب گل آئے نہ بہار دامن

ریشم قمر ہوں رنگ رخ آفتاب ہوں ذرہ ترا جو لے شہ گردوں جناب ہوں  
 دُورِ بخت ہوں گوہر پاک خوشاب ہوں یعنی تراب رہ گزر بو تراب ہوں  
 راکھ ہوں تو ابر کی چشم پر آب ہوں دل ہوں تو برق کا دل پر اضطراب ہوں  
 عوین جگر ہوں طائر بے آشیلیں شہا رنگ پریمہ رخ گل کا جواب ہوں  
 بے اہل دبے ثبات ہوں بحس کرم مد بدوردہ کنارِ سراب و حجاب ہوں  
 عبرت فرا ہے شرم گز سے مرا موت گویا لب خموش لحد کا جواب ہوں  
 کیوں نالہ سوز سے کروں کیوں خون دل بیوں سچ کیا ہوں نہ میں جام شراب ہوں  
 دل بستہ بے قرار جگر چاک اشکِ پناہ فوج ہوں گل ہوں برق تپاں ہوں سحاب ہوں  
 دعوئی ہے سب تیری شفاعت پہ بیشتر دفتر میں مامیوں کے شہا انتخاب ہوں  
 مولانا دہائی نظروں سے گر کر حبلِ غلام اشکِ شہرِ رسیدہ چشم کباب ہوں  
 مٹجائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں درد میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں  
 صدقے ہوں اس پہ نار سے دیگا جو مخلص بلبل نہیں کہ آتش گل پر کیا ہوں  
 قالبِ جہی کئے ہمہ آغوش بے بدل لے شہ سوارِ طیبہ میں تیری رکاب ہوں

کیا کیا میں تجھ سے ناز ترے تھر کو کر میں | کعبہ کی جان عرش بریں کا جواب میں  
 خاں بجے سقرے اشکوں سے تانہ میں | اب جھٹ چکیہ چشم کباب ہوں  
 میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا | پر لطف جب بے کبدی راگردہ بندہ ہوں  
 حسرت میں خاک بوسی طیسہ کی لے رشتا  
 چسکا جو چشم ہر سے وہ خون تاب ہوں

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کر یوں  
 کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کر یوں  
 تھردنی کے راز میں عقلیں تو لم ہیں جیسی ہیں  
 روح قدس سے پوچھتے تم نے بھی کچھ سنا کر یوں  
 میں نے کہا کہ جسدہ ہل میں کس طرح گئیں  
 صبح نے نور مبسوس مٹ کے دکھا دیا کر یوں  
 ہاے رے ذوق بے خودی دل جو سننے لگا  
 چمک کے ملک میں پھول کی گرنے کی صبا کر یوں  
 دل کو بے نور داغ عشق پھر میں فدا و نیم کر  
 مانا ہے سن کے شوق ماہ آنکھوں سے اب دکھا کر یوں  
 دل کو بے فکر کس طایفہ دے جلاتے ہیں حضور  
 اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اے بتا کر یوں



باغ میں شکر وصل تھا، بحر میں لائے ہائے گل

کام ہے ان کے ذکر سے خیر دہ یوں ہوا کیوں  
جو کہے شعرو پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے  
لا اُسے پیشِ جلوۂ رمز مسہرِ رضا کیوں

پھر کے گلِ گلِ تباہ ٹھوکریں، سب کی کھائے کیوں  
دل کو جو عقل دے، خدا تیری گل سے جلے کیوں  
خصیتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں

سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں  
بار نہ تھے جیب کو پالتے ہی غریب کو  
روئیں جوابِ نصیب کو چین کہہ گوائے کیوں  
یاد حضور کی قسم غفلت پیش ہے ستم  
خوب ہیں تہید غم میں ہم کوئی ہیں چھڑائے کیوں  
دیکھ کے حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی

چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنے جائے کیوں  
جان ہے عشقِ مصطفیٰ روزِ فزوں کرے خدا

جس کو خورد کا مزہ ناز دوا ٹھائے کیوں  
 ہم تو ہیں آپ دلفگار غم میں مہنسی ہے ناگوار  
 چھڑکے گل کو نو بہار خون میں روائے کیوں  
 یا تو یوں ہی ترپ کے جائیں یا وہی دم سے چھڑیں  
 منت غیر کیوں ٹھائیں کوئی نرس جتائے کیوں  
 ان کے جلال کا اثر دل سے نکائے ہے قمر  
 جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغ جگر مٹائے کیوں  
 خوش رہے گل پہندلیب خار حرم بے نصیب  
 میری بدامنی ذکر پر پھول کے خار اٹھائے کیوں  
 گردِ ملاں اُتر دھلے دل کی کلی گر کھلے  
 برق سے آنکھ کیوں جلے منہ پہ مسکرائے کیوں  
 جان سفر نصیب کو کس نے کہا نئے سے سو  
 کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے ہوت آئے کیوں  
 اب تو نہ روک لے غنی عادت سگ بزدلگی  
 میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلا  
 راہِ نی میں کیا کسی منہ پر پیاض دیدہ  
 چادر نخل ہے سنبھلی



سنگِ درِ حضور سے ہلو خدائے مبرکے  
جانسہے سر کو جاچکے دل کو قرارائے کیوں

ہے تو رقتا نرا ستم جرم پہ گر لجا نہیں ہم  
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

یادِ وطن رستم کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں  
بیٹھے بٹھائے بد نصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں  
دل میں تو چوٹ تھی دہی پائے غضب ابھر گئی  
پلو چھو تو آہِ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں  
چھوڑ کے اس حرم کو آپ بید میں ٹھکوں کے آسرو  
پھر کہو سر پہ دھر کے ہاتھ لٹکائی سب کا لڑکیوں  
باغِ عرب کا سروِ ناز دیکھ لیا ہے دہن آج  
قری جانِ غمزدہ گونج کے پیچھے لائی کیوں  
ناہم مدینہ سے دیا چلنے کی تیرم خد  
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیس ہوا بتائی کیوں  
کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری تنکھ میں  
دُکس مست ناز نے مجھ سے نظر چرائی کیوں

تو نے تو کر دیا طیب آتش سسینہ کا علاج  
 آج کے دود آہ میں بوئے کباب آئی کیوں  
 فکر معاش بد بلا ہول معاد جہاں گزا  
 لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں  
 ہونہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوا  
 در نہ مری طرف خوشی دیکھ کے سکرانی کیوں  
 حور جہاں ستم کیا طیب نظر میں پھر گیا  
 چھیڑ کے پردہ حجاز دیس کی چیسز گالی کیوں  
 غفلت شیخ و شاب پر مہنتے ہیں طفل شیر خوار  
 کہنے کو گد گدی عبت آنے کی بہانی کیوں  
 مرض کردن حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے  
 بیٹنی سر کو آرزو دشت حرم سے آئی کیوں  
 حسرت ناک کا سانحہ سنتے ہی دل بگڑ گیا  
 ایسے مریض کو رضا مرگ جواں سنائی کیوں

اہل مہرط روح میں کو خیر کر میں جلتی ہے امت نبوی منشرش پر کریں  
 ان قلم ہائے حشر سے کبد و خد کریں نازوں کے پائے آنے میں واسطے گند کریں



بد میں تو آپ کے میں بھلے میں تو آپ کے  
 سہ مار چم کیمنوں کے اطار پر نہ جائیں  
 کی حرم کے خار کشیدہ میں اس لئے  
 بان پہ جال پڑ گئے لاشہ دقت ہے  
 منزل کو ہی نشان تبسم کرم کرے  
 تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں  
 گلک رقص ہے خنجر غونخوار برق بار  
 اعدا سے کبد و خیر منائیں نہ شر کریں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں | تیرے دن لے بہار پھرتے ہیں  
 جو ترے دوسے یار پھرتے ہیں | دد بدر یوں ہی نوار پھرتے ہیں  
 وہ کل عیش تو کئے جم سنے | آج وہ بے دستار پھرتے ہیں  
 ن کے ایما سے دونوں باگوں پر | خیل لیل و نہار پھرتے ہیں  
 چراغ مزار پر فتدسی | کیسے پروانہ دار پھرتے ہیں  
 اس گلی کا گداہوں میں جس میں | مانگے تاجدار پھرتے ہیں  
 جان میں جان کیا نظر آئے | کیوں عدو گرد غار پھرتے ہیں  
 پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں | دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں  
 لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر | لاکھوں گرد مزار پھرتے ہیں

و دیاں برے میں ہر کارے پہ برسہا دیتے سوار بھرتے ہیں  
 رکھتے جیسے ہیں خانہ زاد میں ہم مریلے کہ حسب دار بھرتے ہیں  
 ہلے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں پاؤں جاتے ہیں چار بھرتے ہیں  
 باتیں سنے نہ جا مسافر سن مارا ہے راد مار بھرتے ہیں  
 جاگ سنسان میں ہے رات آتی رگ برسہا شکار بھرتے ہیں  
 نفس کوئی چال ہے ظالم جیسے غامض جو اربھرتے ہیں  
 کوئی کیوں پوچھتے یہ بات رضا  
 تجھ سے کتنے ہزار پھرنے میں

ان کی جہکے دل سے غم کھل دیتے ہیں جس راہ چل گئے ہیں کوپے بسادہ بے ہیں  
 جب آگنی میں جوش رقت پاؤں کی آنکھیں بھٹتے بھادیتے ہیں رونے منسائیے میں  
 اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا تم نے بوجھتے پرتے دے جلائیے ہیں  
 ان کے شاروئی کیسے ہی بچ نہیں ہو جب یاد آئے ہیں سب غم بھل دیتے ہیں  
 ہم سے فقیر بھی اب بھیہی لو آتے تھے اب تو غنی کے در پرست جھلایے ہیں  
 اگر میں ہوتے جس دم بیٹے پتہ سیوں کے ہونے کی سدنی پرپسم تو ہکا دیتے ہیں  
 آئے دو یا ڈو دواب تو متباری جانب لشتی تہیں پہ چوڑی لکڑا لٹا دیتے ہیں  
 دو لبائے اتنا کہہ دیا ہے سوری دلو مشکل میں ہیں براں پھر خار بائیے ہیں



اشد کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا | درود کے مصطفیٰؐ سے دریا بہا دیتے ہیں  
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا | دریا بہا دیتے ہیں در بے بہا دیتے ہیں  
ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم  
جس سمت آگے ہو سکتے بٹھا دیتے ہیں

بے لب میٹھی سے جاں بخش نرالی ہاتھ میں  
بینواؤں کی نگاہ میں کہاں تحریر دست  
کیا لیکروں میں یہاں خط سرد آسماں  
جو دشاہ کو تراپنے پیاسوں کا جو یا ہی آپ  
ابر نیساں نومنون کو تیغ عسریاں کفر پر  
مانک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں  
سایہ انگن سر پہ جو پرچم الہی جہوم کر  
ہر خط کعبے یہاں لے دست خفائے کلیم  
وہ گراں سنگی قدس وہ ارزائی جو  
دستگیر ہر دو عالم کو دیا سبطین کو  
آہ وہ عالم کو نکھیں بنداد لب پر درند  
جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں دہا

سگر مزے پاتے ہیں شیریں متغلی ہاتھ میں  
رہ گئیں جو پلکے جو دلا یزالی ہاتھ میں  
راہ یوں اس راز کھننے کی نکالی ہاتھ میں  
کیا عجب اگر جو آپ کے بیالی ہاتھ میں  
جمع ہیں شان جمالی و جلالی ہاتھ میں  
دجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں  
جب دارالحمد لے امت کا والی ہاتھ میں  
موجزن دریا کے نور بے مثال ہاتھ میں  
نوعیہ بدلا کے سنگ دلاں ہاتھ میں  
اے میں قربان جان جان بگشت کیالی ہاتھ میں  
وقف سنگ درجیس روضہ کی جانی ہاتھ میں  
ہیں لکیریں نقش تفسیر جمالی ہاتھ میں

کاش ہو جاؤں لب کوثر میں یوں وارفتہ ہوش | لے کر ہنس جان کرم کا ذیل عالی باتھ میں  
 آنکھ موجلوہ دیدار دل پہ جوش و جد | لب پہ فلک زنجش ساق پیالی باتھ میں  
 حشر میں کیا کیا لرزے وارنگی کے لوں رنّا  
 لوٹ جاؤں دیک کے وہ داناں عالی باتھ میں

راہ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رد محرم نہیں معطلے آئے مسند ارشاد پر کچھ ہم نہیں  
 ہوں مسلمان گرجہ ناقص ہی سہی سے کالمو مابیت پانی کی آخر مدت ہم میں کم نہیں  
 غنچے مادحتی کے جو پھلے ذائقے باغ میں بلبل سدرہ تک لکے ہوئے بھی دھوم نہیں  
 اہمیں زہم زہم ہے کہ تم تم ہمیں جو تجھ پر کہ بیش کثرت کوثر میں رہ نہ کی طرح کم کم نہیں  
 پنجہ مہر عرب ہے جس سے دریا بہ گئے چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی ہم نہیں  
 ایسا آدمی کس لئے منت کش استاذ ہو کیا کھایت ہو کوثر و ثروت الاکثر ہم نہیں  
 اذس مہر حشر پڑ جائے پیاسو تو سہی اس گل خنداں کا رو ناگریہ فہم نہیں  
 مرا نہیں کے دم قدم سے بلخ عالم کی بہار وہ سنتے عالم نہ تارودہ نہوں عالم نہیں

سایہ دیوار خاک در ہو یارب اور رنّا

محو ہش دہیم قیصر شوق تخت عجم نہیں

سنو دکال حبی حضور ہے کہ گن نقص جہاں نہیں  
 - بھی پھول خار سے دور ہے ہی شمع ہے کہ دھواں نہیں  
 دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں  
 کہو کیل ہے وہ جو بیاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں  
 میں شاعر تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں  
 وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہو جس کا بیاں نہیں  
 بخدا خدا کدھی ہے در نہیں اور کوئی مفر مفر  
 جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو بیاں نہیں تو وہاں نہیں  
 کرے مصطفیٰ کی باتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جراتیں  
 کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی اے ہاں نہیں اے ہاں نہیں  
 ترے آگے یوں ہیں بے لطف صفا عرب کے بڑے بڑے  
 کوئی جلنے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں  
 وہ شرف کہ قطع میں نسبتیں وہ کرم کہ سب کے قریب میں  
 کوئی کہہ دو یاں و امید سے وہ کہیں نہیں بڑ کہیں نہیں

لغز ہرام کے معنی سرور زبان ہیں تو تم جب یہ چشموں سے آبا حضرت: جو وہ وہ سید: میں میں  
 نے یوں سے کہ پڑی ریشہ میں دل کر تک نہ ہو سے رکھ دو رکھ کر دین: رحمہم غفر وہ: میں وہ  
 میں وہ کہ کہوں ہوگی: حیرت میں: ہے کہ وہ نزدیک تو سمندر ہو جائے:

نہ ہم زبان عربی میں نیز کوثر سے مشتاق ہے: نہ مقرر سے سور میں کہتے:



یہ نہیں کہ غلہ نہ ہو نہ کوئی کی بھی ہے آبرو  
 مگر اسے مدینہ کی آرزو ہے چاہے تو وہ سماں نہیں  
 جو نہیں کے نوبت سے سب حیاں جو نہیں کے جوہ میں سب  
 بنے صبح تا شب ہر سے سے پیش ہر یہ جاں نہیں

وہی نوح و علی ظل رہے نہیں کے سب، نہیں کا سب  
 نہیں ان کی ملک میں آسمان، زمین نہیں کہ ماں نہیں  
 وہی لامکاں کے کیس ہوئے سر و شخت نشیں ہوئے  
 وہی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا کا مکاں نہیں

سر و شخت پر ہے تری گزر دل فرشتہ پر ہے تری نظر  
 ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ حیاں ہیں

کردن تیرے نام پہ جاں فدا نہ پس یک جاں دو جاں فدا  
 دو جاں سے بھی نہیں جی جبر کردن کیا کردن دو جاں نہیں

تو نہ تو نادروں سے کوئی مثل ہو تو مثال دے  
 نہیں نقل کے پودوں میں ڈالیاں کہ تین میں سر جاں نہیں  
 نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو کوئی نہ کہی ہوا  
 کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کردن دن اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا  
 میں کہ ہوں اپنی کریم کامردین پارہ نلی نہیں

رخِ دلِ جِرا مہرِ سہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں  
 مگر میں یہ قدرت کہاں دُعب میں عبدیت کہاں  
 حق یہ کہ میں عبدِ الہ اور عالمِ اسکاں کے شاہ  
 بل نے گل ان کو کہا قمری نے سرِ دجا نغزا  
 خورشید تھا کس زور پہ کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر  
 ڈرتا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا دُعبِ جزا  
 کوئی جو نمازاں دُعب پر یا حسنِ توبہ ہے پیر  
 دن ہو میں کھونا تجھے شبِ صبح تک سونبے تجھے  
 نقدِ خدا کھایا کیا و سرمانِ حقِ مالِ کیا  
 شبِ زلفیا شکِ ختایہ بھی نہیں وہ بھی نہ  
 حیراں ہوں یہ بھی ہر خطایہ بھی نہیں وہ بھی نہ  
 برنخ میں وہ مہرِ خدایہ بھی نہیں وہ بھی نہ  
 حیرت سے جھٹلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہ  
 بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہ  
 دی ان کی جستِ صدایہ بھی نہیں وہ بھی نہ  
 یاں ہر قسطِ تیری عطایہ بھی نہیں وہ بھی نہ  
 نغمہ نبی خوفِ خدایہ بھی نہیں وہ بھی نہ  
 انکر کرم ترس سزایہ بھی نہیں وہ بھی نہ

ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا

حق یہ کہ دُعب ہر ترایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وصفِ بیخِ ان کا کیا کرتے ہیں شرحِ دُعبس دُعبس کرتے ہیں

ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محسود کہا کرتے ہیں  
 مادِ شوق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رحمت دیکھو

مصطفیٰؐ بلے قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں  
 توبہ خورشید رسالت پاسے چھپ گئے تیری ضیا میں تلے

انبسیا اور میں سب رہا کرتا تھا سے ہی نور کیا کرتے ہیں  
 اے بلا یغروی کفار رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار  
 کہ گواہی ہو گراس کو دے کار بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں  
 اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم  
 سنگ کہتے ہیں ادب سے تسلیم پیر سجدے میں گرا کرتے ہیں  
 رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا پر جا  
 مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی طرح دشنا کرتے ہیں  
 انگلیاں پائیں دھوپ ری جن سے دریاے کرم ہیں ہماری  
 جوش پڑاتی ہے جب غم خواری تیرے سیراب ہوا کرتے ہیں  
 ہاں میں کرتی ہیں چڑیاں فریاد بیست چاہتی ہی ہر لڑی داد  
 اسی در پہ شتران ناشاد گلہ رنج و غنا کرتے ہیں  
 آستین رحمت علم اٹھ کر پاؤں پہ دامن باندھے  
 گریہ والوں کو کوہِ دوزخ سے صاف اٹکھینچا کرتے ہیں  
 جب رہا کرتے ہیں طیب سے ادمر کھکھلا پڑتی ہیں طلیاں یکسر  
 پھول جامہ سے نکل کر باہر رخ زرخیں کی شنا کرتے ہیں  
 تو ہے وہ بادشہ کون دکان کر ملک ہفت فلک کے ہر آن  
 تیرے مولیٰ سے شہ عرش الیاں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں



جس کے جلوے سے اصد ہے تاباں معدنِ لب ہے اس کا دیا  
 ہم بھی اس چاند پہ ہو کر دستِ رباں دل سنگیں کی جلا کرتے ہیں  
 کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجِ وردی کمری دم کی بے حساب جلوہ گری  
 ملک و جن و بشرِ پرری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں  
 ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملت نہیں کوئی یاد  
 ہر طرف سے وہ پرارِ ماں بھر کر ان کے دامن میں چھپاتے ہیں  
 لب پہ آجاتا ہے جب نام جنابِ منہ میں گھل جاتا ہو شہدِ نایاب  
 وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتیاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں  
 لب پہ کس منہ سے غمِ الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جسکے میں  
 ہم تو ان کے کعبِ پیارِ مستِ جانیں ان کے در پر جھوٹا کرتے ہیں  
 اپنے دل کا ہے انھیں سے آرم سوئے ہیں اپنے بھیس کو سب کام  
 لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلامِ چارۂ دردِ درمنا کرتے ہیں

# در منقبت سیدنا ابوالحسن احمد نوری قدس سرہ الشریف کہ وقت مسند نشینی حضرت ممدوح در ۱۲۹۸ ھ عرض کردہ شد

برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسن	سدا مائے پوراحت بہ ابوالحسن
دارستہ پائے بستہ دامن ابوالحسن	آزاد نارسے ہے غلام ابوالحسن
خط سب میں نورالہی کی تابشیں	کہ صبح نور بار ہے شام ابوالحسن
ساتی سناٹے شیشہ بغداد کی ٹپک	مہکتی توتے گل سے مدلم ابوالحسن
بوئے کباب سوتہ آتی ہے کشتہ	خجہ ۵۰۰ - شیشہ سے جام ابوالحسن
گلگوں سحر کو ہے سہر سوز دل ستارہ	۱۰۰۰ - شیشہ سے جام ابوالحسن
کرتی نشیں ہے نقشہ اوکاٹہ من سے	۱۰۰۰ - شیشہ سے جام ابوالحسن
جس نخل پاک میں چسپاں ہے زبان	اک شاخ نیک سے درختہ زبان
مستوں کو اسے کریم چائے غمار سے	تادور حشر دودھ جام ابوالحسن
ان کے بھلے لاکھوں غریبوں کا بھلا	یہ ب زمانہ باد بکام ابوالحسن
میلانکا ہے نشان میساک دید ہے	مرے بطار اسے عوام ابوالحسن
مر رشتہ مہرہ میں پراتک کھانیں	کس چرٹ پر ہے ماہ نام ابوالحسن
تنا پتر ملا ہے کر یہ چرٹ چنبہ کی	بے ہفت پائے زینہ بام ابوالحسن

ذہ کو ہر قطرہ کو دیا کرے ابھی | گرجش زن جو بخشش نامہ ہو لہیں  
 یکل کا صدقہ وارث اقبال منداپے | سجادہ شیوخ کرام ابو لہیں  
 انعام میں بہار جنان تہنیت لکھیں | پیوے پھلے تو نخل مرہم ابو لہیں  
 لکھم بھی دیکھ لیں خنزروں کی بیا | سو گئے گل مراد مشام ابو لہیں  
 آفت میرے تھوے میاں کا ہوا ہوا | اس اپنے تھوے سے ہے نام ابو لہیں  
 یارب وہ چاند جو فلک عز و جلال پر | برس میں ہو گام بگام ابو لہیں  
 آؤ تمہیں ہلال سپہ خروت دکھیں | گردن جھکائیں برسہم ابو لہیں  
 قدرت خدا کی ہے کفالم کتاں اٹھی | بحر فنا سے موج دوام ابو لہیں  
 یارب ہمیں بھی چاشنی اس اپنی یاد کی | جس سے ہر شکر لب دکام ابو لہیں

ہاں طالح رخصا تری اللہ سے یادری

اے بندہ جد و دکرام ابو لہیں

زائر و پاس ادب رکھو ہوس جانے دو | آنکھیں اندھی ہوئی ہیں انکو ترس جانے دو  
 سوکھی جاتی ہے امید غریبہ کی کھیتی | بوندیاں نکلے رحمت کی برس جانے دو  
 پلٹی آتی ہے ابھی وجد میں جان شیریں | نغمہ تم کا ذرا کالوں میں رس جانے دو  
 ہم بھی چلتے ہیں ذرا قافلے والے ٹھہرو | گھڑیاں تو ششہ امید کی رہاںے دو  
 دید گل اور بھی کرتی ہے قیامت تل پر | ہمصیرو ہمیں پھر سوئے نفس جلتے دو



نقش دل بھی تو بھرا کا و ادب ڈاں نالو | کون کہتا ہے کہ تم ضبط نفس جانے دو  
 بوں تج زار کے درپے ہوئے دیکے شعلو | خلیوہ خانہ بر اندازی خس جانے دو  
 اے رضا آہ کہ یوں سہل کٹیں عزم کے سال  
 دو گھڑی کی بھی عبادت تو برس جانے دو

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو | حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو  
 کی جوبابوں سے تھے روضہ کی جارب کشی | شب کے شبنم نے تبرک کو میں دھارے گیسو  
 بزم سیہ کاروں پہ یارب تیش محشر میں | سایہ انگن ہوں تھے پیار کے پیارے گیسو  
 تیجے حرد میں میں دیکھو تو ذرا یال براق | سنبل غورد کے ستر بان اڑائے گیسو  
 آفرج غم امت میں پریشاں ہو کر | تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو  
 گوش ملک سنتے تھے فریاد اب آئے تادوش | کہ نہیں خانہ بدوشوں کے جبارے گیسو  
 سرکھے دھانوں پہ ہلے بھی کرم ہو جائے | چھائے رحمت کی گٹھ ہنک جہلے گیسو  
 کہتے جاں کو پنہا یا بے قلاف مشکیں | اڑ کے آئے میں جو ابد پہ تہا رہے گیسو  
 سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں | مجدد شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو  
 مشکبو کہو یہ کس پھول کا جھلا ان سے | حور یو غنبر سارا ہوئے سارے گیسو  
 دیکھو دآں میں شب قدر ہے مطلق لجر | یعنی نزدیک میں عارض کے دو بیارے گیسو  
 یعنی خوشبو سے بہک جاتی ہیں گلیاں و شہ | کیسے چوہوں میں بسائے میں تھارے گیسو

خانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا بود مہر  
 سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ میر بیارے گیسو  
 شانہ ہے بے پنجہ قدرت تھے بالوں کے لئے  
 کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوائے گیسو  
 احد پاک کی چوٹی سے الجھے شب بھر  
 صبح ہونے دو شب عید نے ہائے گیسو  
 مژدہ ہو قبلہ سے گھٹکھٹکھٹائیں  
 ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے ہائے گیسو  
 تار شیرازہ مجموعہ کوئین ہیں یہ  
 حال کھل جائے جو اکدم ہوں کنائے گیسو  
 تیل کی بوندیں پسکتی نہیں بالوں سے ونا  
 صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

زمانہ جگ کا ہے جلوہ دیسے شاہ گل کو  
 اپنی طاقت پرواز دے پر ہائے بیل کو  
 بہاریں آئیں جوین پر گھر ہے ابر رحمت کا  
 لب متناق بھیگیں دے اجازت ساقیال کو  
 طے لے دے مشکیں مہر والی دم میں آئے  
 ٹپک سن کر تم بیسی کہوں مستی ہر قلقل کو  
 پھل جاؤں سوال مدعا پر تمام کردہن  
 بکھنے کا بہانہ پاؤں قصد بے تامل کو  
 دھڑکتی خفتہ جاگ ہنگام اجابت ہو  
 بٹایا صبح رخ سے شام نے شہائے کاکل کو  
 زبانِ فلسفی سے امن و خرق و التیام سرا  
 دو شنبہ مصطفیٰ کا جمعہ آدم سے بہتر  
 زبانی میں نام ان کا دل صد چاک بکا  
 دھڑکتی رحمت کے سبب جرات ہو چکا  
 پناہ دور رحمت ہائے یکساخت تسلسل کو  
 دھڑکتی رحمت کے سبب جرات ہو چکا  
 سکھاتا کیا لگا حیثیت خوئے تامل کو  
 نہ رکھ بہر خدا شرمندہ عرض بے تامل کو  
 اجابت شانہ کرتے آئی گیسوئے توسل کو

رضایہ سبزہ گردوں میں کوتل میں کے مرکب کے  
کوئی کیا لکھ سکے اس کی سواری کے قتل کو

یاد میں جس کی نہیں ہو خوش تن و جاں ہم کو  
دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں  
جس تبسم نے گلستان پہ گرائی بجلی  
کاش آویزہ قندیل مدینہ ہو وہ دل  
دشمن بن ہوئی رفتا کا پامال ہوا  
شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک  
محوت ہے سمع خسراختی سنگ طیبہ کا  
خاک ہو جائیں در پاک چہرست مٹ جائے  
خاموشائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں  
تنگ آئے میں دو عالم تری میتابی سے  
پاؤں عزبان ہوئے راد مدینہ نہ ملی  
میبہ ہرزخم جگر سے یہ نکلتی ہو صدا  
میر طہش سے اسیران چین کو کب کام  
جبکہ آسمان میں سماں ہو مدینہ کی بیت

پھر دکھائے وہ خٹائے ہر فروزاں ہم کو  
کیا ہی خود رفتہ کیا جلوۂ جاناں ہم کو  
پھر دکھائے وہ ادائے گل خنداں ہم کو  
جس کی سوزش تے کیا رشک چراغاں ہم کو  
دو قدم چل کے دکھا سر و خراپاں ہم کو  
ہاں جلائے شہد آتش پنہاں ہم کو  
ورنہ کیا یاد نہیں مالہ افغاں ہم کو  
یا الہی نہ پھر ابے سر و ساماں ہم کو  
دشت دل نہ پھر ابے سر و ساماں ہم کو  
چین لینے دے تپ سینہ سوزاں ہم کو  
اے جنوں اب تو ملے رخصت زنداں ہم کو  
اے طبع عربی کر دے منسکداں ہم کو  
نہ دے کھیف چین بلبل بستاں ہم کو  
نظارے میں خنداں دیدہ گلستاں ہم کو



گلاب پاک سے اتر رشتا ملت ہو جائے یوں نہ بے چین رکھے جو شستر عصیاں ہلکا  
 نیر خشرنے اک اک لگا رکھی ہے تیز ہے دھوپ ملے سایہ داماں ہلکا  
 رحم فرمائیے یا شاہ کہ اب تاب نہیں تاب کے خون رلائے غم ہجسریں ہلکا  
 چاک دلاں میں نہ تھک جائیوے دشت جولا پمڑے کرتاب ہے ابھی جیب و گریباں ہلکا  
 ہمدہ اس جہرۃ الور سے اٹھا کر ایک بار اپنا آئینہ بتلائے مہر تاباں ہلکا  
 اے رضا دھبہ رخ پاک سنلے کے لئے  
 نذر دیتے ہیں تین مرغ غزل خواں ہلکو

عزل کہ دربارہ عزم سفر اہل مدینہ منورہ از مکہ معظمہ  
 بعد حج بمحرم ۱۲۹۴ ھ سرحدی کردہ شد

حاجو آؤ فتنہ شاہ کا روم نہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو  
 رکن شامی سے مٹی دشت شام غربت اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو  
 آپ زمزم تو پیا خوب بجائیں بیکسیر آؤ جو دشت کوثر کا بھی دریا دیکھو  
 زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹا ابر رحمت کا یہاں زندہ برسناد دیکھو  
 دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابوں کا ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تر پنا دیکھو

خنجر پروانہ پھرا کرتے تھے جس فتح کے گرد  
 محبوب آنکھوں سے لگا یا ہے غلاف کعبہ  
 اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو  
 قصہ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو  
 داں مطہروں کا جگر غوت سے پانی پلایا  
 اولیں خانہ حق کی توحید یائیں دیکھیں  
 زمینیت کعبہ مرہ تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ  
 ایسے طور کا تھا کہ یہاں میں فروغ  
 مہر مادر کا مزہ دیتی ہے خوشِ حطیم  
 عرضِ حاجت میں رہا کعبہ کفیل الہام ج  
 دھوپ کا ظمت دل بوسہ سنگ اسود  
 کھلی رفعت کعبہ پہ نظر پروازیں  
 بے نیازی سے وہاں کابیتی پانی طاعت  
 جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لئے  
 قزم سے نوگے لگ کے نکلے راں  
 خوب مسے میں بامید صفا دڑ لئے  
 رقص سہل کی بیاریں تو متی میں دیکھیں  
 دل خروشا بہ فشایں کا بھی تر پنا دیکھ

غم سے سی تو رہنا کعبہ سے آتی ہے صدا  
 مری آنکھوں سے مے پیار کا روضہ دیکھو

بلے آمدورہ گزر کو خبر نہ ہو  
 کا شمارے جو سے غم روزگار کا  
 سر یاد امتی جو کسے حال زار میں  
 کہتی تھی یہ براق سے اسکی بسکدی  
 فرماتے ہیں یہ دونوں میں سردار دجہا  
 ایسا لگا دے ان کی دلا میں خدا ہمیں  
 اول حرم کو روکنے والوں سے چپکے آج  
 طہر حرم میں یہ کہیں رشتہ بیان ہوں  
 اے غار طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے  
 اے شوق دل یہ سجدہ گرا نکر وہ نہیں  
 ان کے سوار رضا کوئی حامی نہیں جہاں  
 گزرا کرے پس رہ پدر کو خبر نہ ہو

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو  
 یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو  
 یا الہی گوہ و تیرہ کی جب آئے سخت دات  
 یا الہی جب پٹے محشر میں خود لڑو گیر  
 جب پٹے مشکل شہ مشکل کش کا ساتھ ہو  
 شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو  
 ایسے پیارے مز کی صبح جانسزا کا ساتھ ہو  
 امن دینے والے پیک پیشوا کا ساتھ ہو



یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے  
 یا الہی سرد مہرن پر جو جب محو شد شتر  
 یا الہی گرمی محشر سے جب بٹر کیں بن  
 یا الہی تار اعمال جب کھٹنے لگیں  
 یا الہی جب ہمیں آنکھیں حساب جرم میں  
 یا الہی جب حساب خنہ بیجا لائے  
 یا الہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں  
 یا الہی جب چلوں تار یک راہ پل صراط  
 یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے  
 یا الہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں  
 یا الہی جب رضا خواب گراں سے سر طائے  
 دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

کیا ہی ذوق افزا شناعت بہتاری دامدہ  
 خاتمہ قدت کا جس دست کاری واہ واہ  
 اشک شب بھر منتظار غنومت میں ہیں  
 انکلیاں ہر فن پر نقشہ میں پیاسے جھوٹے  
 قرض لیتی ہے گنہ پر مہر کاری واہ واہ  
 کیا ہی تصویر اپنے پیاسے کی سنواری واہ واہ  
 میں خدا چاند لہ یوں اختر شماری واہ واہ  
 اندیاں پنجاب رحمت کی مہر کاری واہ واہ

لود کی خیرات لینے دوڑتے ہیں ہبہ و ماہ  
 نیم جلوے کی دتاب آئے قمر ساں تو ہی  
 نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم پر  
 بھرموں کو ڈھونڈتی پھرتی جو رحمت کی نگاہ  
 عرض بنگی ہے شفاعت غنوں کی سرکار میں  
 کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج  
 خود بت پرست میں اور آئینہ عکس خاص کا  
 اس طرف ردضہ کا نور اس سمت منبر کی بنجار  
 صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے  
 پیارہ دل بھی نہ نکلا دل سے تجھے میں رضا  
 اُن سگان کو سے اتنی جان بیاری واہ واہ

ر دلق بزم جہاں میں عاشقان سوختہ  
 جس کو قمر میں ہر سمجھا ہے جہاں اے منمو  
 ماد من یہ نیز محشر کی گرمی تاب کے  
 برق انگشت نبی جلی تھی اس پر ایک بار  
 کبہ ربی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ  
 لے کے خوان مجھ سے ہے ایک نان سوختہ  
 آتش عصیاں میں خود جلتی ہی جان سوختہ  
 آج تک جو سینہ مر میں نشان سوختہ  
 بیش ذرات مزار بید لابی سوختہ  
 ہر عالم تاب جھکتا ہے پئے تسلیم روز

کوچہ گیسو جاناں سے چلے ٹھنڈی نسیم  
 بہر حق اے بہر رحمت اک نگاہ لطف بار  
 روکش خورشید محشر ہو تمہارے فیض سے  
 آتش تر دامنی نے دل کئے کیا کیا کباب  
 آتش گلہائے طیبہ پر جلانے کئے  
 لطف برقی جلوۂ معراج لایا جد میں  
 اے رخصتا مضمون سوز دل کی رفعت کیا  
 اس زمین سوختہ کو آسمان سوختہ

سب سے اولیٰ داعی بہار انبی  
 اپنے مولیٰ کا پیارا بہار انبی  
 بزم آحشر کا شمع فخر زان ہوا  
 جسکو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس  
 بچہ گئیں جس کے آگے سب ہی شعلیں  
 جن کے تلواروں کا دھوون ہوا بحیات  
 عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں  
 خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل

سب کا بالاد وال ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نورا دل کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 بروہ سلطان والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ضمیر وہ لیکر آیا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 بروہ جان مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سچو حق جیسے ہمارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 در رسولوں کے ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم  
 ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو  
 جس کی دولوند ہیں کوثر و سلسبیل  
 جیسے سب کا خدا ایک ہے دیے ہی  
 ترلوں بدلی رسولوں کی موتی بھی  
 کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے  
 کیا خبر کتنے تائے کھلے چھپ گئے  
 ملک کونین میں انبیاء تاجدار  
 لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے  
 ساسے اچھوں میں اچھا بگئے جسے  
 ساسے اونچوں میں اونچا بگئے جسے  
 انبیاء سے کردوں عرض کیوں مانگو  
 جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے  
 سب چمک والے اجلوں میں چمکا کئے  
 جس نے مردہ دلوں کو دی عسیر ابد

وہ طبع دل آرا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نمکین حسن والا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ہر وہ رحمت کلاویہ ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 انکا انکا تمہارا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 چاند بدلی کا لنگا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 دینے والا ہر سچا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 تاجداروں کا آقا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ہر مکاں کا اجالا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ہر اس اچھے کو چھا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ہر اس اونچے سے اونچا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کیا بنی ہے تمہارا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 اندھے خیشوں میں چمکا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 بہرہ جان سیما ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مزدوں کو رضا مراد دیکھے کہ ہے  
 بیکسوں کا سہارا ہمارا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے | بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے  
 اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف | ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے  
 یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں | کون ان جرموں پر سزا نہ کرے  
 سب لمبیوں نے دیدیا ہو جواب | آہ عجبے اگر دوا نہ کرے  
 دل کہاں لے چلا حرم سے بکھے | اے تیرا برا خدا نہ کرے  
 عذر امید عفو اگر نہ سنیں | روسیہ اور کیا بہانہ کرے  
 دلیں روشن ہے شمع عشق صفا | کاش جوش ہوس ہوا نہ کرے  
 حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے | منکر آج ان سے اتجا نہ کرے  
 ضعف مانا مگر یہ ظالم دل | ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے  
 جب تری خوب ہے سب کا جی رکھنا | وہی اچھا جو دل برا نہ کرے  
 دل سے اک ذوق کا طالب ہیں | کون کہتا ہے اتقا نہ کرے  
 لے رضا سب چلے دینے کو  
 میں نہ جاؤں اے خدا نہ کرے

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پرے دل سے | تعلیم بھی کرتا ہے نجدی تو مے دل سے  
 واللہ سن لیں گے فریاد کہہ سنجیں گے | اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے  
 پھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے نہ کیسی | بد چھو کوئی یہ صدر ارمان بھبے دل سے

کیا اسکو گرائے دہر جس بد تو نظر رکھے | خاک اسکو اٹھائے خسرو تیرے گرے دل سے  
 بہکا ہے کہاں معنوں نے ڈالی بنوں کی خاک | دم بھرنے کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے  
 سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل | کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے  
 آتمہ درد الایوں ذوق طواف آنا | دل جان صدقے ہو سرگرد پھرے دل سے  
 اے ابر کرم و سر یاد فریاد جلا ڈالا | اس ہوش عم کو ہے ضد میہ بے دل سے  
 دریائے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک | اتریں گے کہاں محکم اے عفو تے دل سے  
 کیا جانیں ہم غم میں دل ڈوب گیا کیسا | کس تیرے کو گئے ارماں اب تک نہ تے دل سے  
 کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے  
 بلکہ رخصت دل سے ہاں دل سے اے دل

اللہ اللہ کے بتی سے | فریاد ہے نفس کی بدی سے  
 دن بھر کھیلوں میں خاک اڑائی | لاج آئی نعلوں کی سنہری سے  
 شب بھر سونے ہی سے غرض تھی | تاروں نے ہزار دانت پیسے  
 ایمان پر موت بہتر اول نفس | تیری ناپاک زمینگی سے  
 او ظہد نہائے زہر در جام | گم جاؤں کہہ تری بدی سے  
 گہرے پیارے پرانے دل سوز | گزند میں تیری دوستی سے  
 تجھے جو اٹھائے میں نے نصیب | لیجئے نہ ملے کبھی کسی سے



اُن سے خود کام ہے مروت  
 تو نے ہی کیا خدا سے نام  
 کیسے آقا کا حکم مالا  
 آئی نہ تھی جب بدی میں تجھ کو  
 حد کے ظالم ستم کے کفر  
 ہم خاک میں مل چکے ہیں کب کے  
 ہے ظالم میں بنا ہوں تجھ سے  
 جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت  
 اللہ کے سامنے وہ گن گتے  
 رہزیں نے لوٹ لی کسائی  
 اللہ کنوٹ میں خود گرا ہوں  
 ہیں پشت پناہ غوث اعظم  
 کیوں ڈرتے ہو تم رضا کسی سے

پڑتا ہے کام آدمی سے  
 تو نے ہی کیا نجل نبی سے  
 ہم مرے تیری خود سری سے  
 ہم جانتے ہیں تجھے جہی سے  
 پتھر سترائیں تیرے جی سے  
 نکلا نہ خبار تیرے جی سے  
 اللہ بچائے اس گھڑی سے  
 چالیں چلتے اس اجنبی سے  
 یاروں میں کیسے متفق سے  
 فریاد ہے خضر ہاشمی سے  
 اپنی نالائش کروں تجھی سے

شہر و علیہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین  
 اَلْیَوْمَ الدِّینِ

یا اللہ رسم فرما مصطفیٰ کے واسطے یا رسول اللہ کہ مجھے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے | کر ملائیں روٹھید کر بلا کے واسطے  
 سید سجاد کے صدقہ میں ساجد کھجے | علم حق ہے باقر علم ہدی کے واسطے  
 صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام | بے غصب رانی ہو کلام اور سنا کے واسطے  
 بہر معرفت دوسری معرفت ہے بخود سری | جنت حق میں گن جنت با صفا کے واسطے  
 بہر پستی شیری دنیا کے کتوں سے بچا | ایک رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے  
 بوالغریہ کا صدقہ کر غم کو فرج دے حسن و سعد | بوالحسن اور بوسعیہ سعد زکاء کے واسطے  
 قادری کو قلداری رکھ قادریوں میں اٹھا | قدم عبد القادر قدرت نما کے واسطے  
 اخوانیہ نعم رزق سے دے رزق حسن | بندہ رزاق تاج الامانیہ کے واسطے  
 انصاری صالح کا صدقہ صالح و منور رکھ | دے عیلت دے می جاں نسا کے واسطے  
 طور عثمان و علو و حمد و حسن و دین | دے علی موکی حسن احمد بیبا کے واسطے  
 بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر | بھیک دے داتا بھکائی بادشاہ کے واسطے  
 خانہ دل کو ضیاء دے پائیاں کو جمال | شہ ضیاء مولیٰ جمال الہیاء کے واسطے  
 دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے | خواں فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے  
 دین و دنیا کے مجھے برکات و برکات سے | عشق حق دے عشق عشق انتہا کے واسطے

۱۔ جیو مرتبہ معرفت در بندہ کا درغزبہ درتہ درتہ حد کران شایع کر کے واسطے ایسے مولانا بہ  
 ۲۔ پیکر حضرت سید محمد ہے در غور و در جست و خیز کرت سید محمد کی اور جتنے بہت نام پیکر  
 ۳۔ حضرت سید محمد ہے در غور و در جست و خیز کرت سید محمد کی اور جتنے بہت نام پیکر  
 ۴۔ در جہان عشق حضرت سید محمد ہے در غور و در جست و خیز کرت سید محمد کی اور جتنے بہت نام پیکر

حُب اہل بیت آل محمد کے ہے | کر شہید حشر میں <sup>میں</sup> پیغمبر کے واسطے  
 دل کو اچھاتی کو ستر اجان کو پرتو رکھ | پیچہ یارے غمیں پر <sup>پر</sup> برائے واسطے  
 دیجاں میں خادم آل رسول اللہ کر | حضرت آل رسول مقتدی کے واسطے  
 مدد ان عیاں کا ہے چہ میں عسز ظلم مل  
 حضور و مسلمان عافیت احمد رضا کے واسطے

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی  
 قبو میں لہرائیں گے تا حشر جسے نور کے  
 کافروں پر تیغ والا سے گری برق غضب  
 لاذریت انفرش جس کو جو مل ان سے بلا  
 و جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا  
 سورج والے پلوں پلے چاند اشارے پہنچک  
 تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب بڑی دعو  
 ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں ہے  
 نبی اس نے تجھ کو ہمت دی کہ اس عالم میں سے  
 ہم بھکاری دہ کریم ان کا خدا ان سے نروں

دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی  
 جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی  
 ابرا آسا چھاگنی ہیبت <sup>میں</sup> رسول اللہ کی  
 مٹی ہے کہ میں میں نعمت رسول اللہ کی  
 ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی  
 اسے نجدی دیکھے قدرت رسول اللہ کی  
 ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی  
 پھر کہے مردک کہ ہوں مت رسول اللہ کی  
 کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی  
 اور تاکنا نہیں عادت رسول اللہ کی

۵۴ جہان میں ۱۴۱۵ ہجری ۱۹۹۷ء مازہ لا علیہم ایل ملا سکرانوں پر لکھا ہے



اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور  
خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا  
ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوجا قید و بند  
یا ب اک ساعت میں جلا میں یہ کار نیکے جرم  
بے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور  
سرد گلزار قدم قامت رسول اللہ کی

اے رضا خود صاحب قرآن ہر مداح حضور  
تجھے کب ممکن ہے پھر رحمت رسول اللہ کی  
صلی اللہ علیہ وسلم

قافلے نے سوتے طیبہ کمر آرائی کی  
لہج رکھ لی طمع عفو کے سودائی کی  
فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر چار  
شش جہت مقابل شب و ذرا کی کمال  
پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام  
چاند اشلے کا ہلا حکم کا باندھا سورج  
مشکل آسان الہی مری تنہائی کی  
اے میں قربان مرے آقا بڑی آقائی کی  
بس قسم کھائیے اتنی تری دانائی کی  
دھوم دائجم میں ہو آپ کی بینائی کی  
اُس بکوبھی ملی ہے تری شنوائی کی  
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

تنگ ٹھہری ہے درخشاں کے لئے دست برد  
بس جگہ دل میں ہے اُس عبودہ ہر پائی کی

پیش حق مرثہ شاعت کا سنتے جائیں گے  
 دل نکل جانے کی بجائے آہ کن آنکھوں سرودہ  
 کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح  
 گل کھلے گا آج یہ ان کی نسیم فیض سے  
 ہاں چلو حسرت زدہ سنتے ہیں وہ دن آج ہی  
 آج عید شفا ہے گر خدا چاہے کہ وہ  
 کچھ خبر بھی نہ فقیر آج وہ دن ہے کہ وہ  
 خاک افتادہ بس اُتے آئے ہی کی دیکھے  
 وسعتیں دی میں خدائے دامن محبوب کو  
 لودہ آنے مسکوتے ہم بیروں کی طرف  
 آنکھ کھولو غمزدہ دیکھو وہ گریباں آئے ہیں  
 سونتے جانوں پہ وہ پرورشِ رحمت آئے ہیں  
 آفتاب ان کا ہی چمکے گا بے دیکھ پرانے  
 پائے کو باں پل سے گزریں گے تری آواز پر  
 رو رہیں لیجئے اپنے اتقانوں کی خبر  
 شیکٹ میں کے ہم یہ انش مولیٰ کی عزت

آپ روتے جاؤ گے ہم کو سناتے جائیں گے  
 ہم سے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائیں گے  
 آج دامن کی ہوا دے کر جاتے جائیں گے  
 خون روتے آئیں گے ہم مسکوتے جائیں گے  
 مٹی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے  
 برائے بیوسہ کا عالم دکھاتے جائیں گے  
 نعمت خوب نے صحت میں لاتے جائیں گے  
 خود وہ گر کر سجدہ میں کھوٹاتے جائیں گے  
 جرم کھتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے  
 خرم حسیاں پہ اب بھلی گراتے جائیں گے  
 لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے  
 اب کوئی سے گلی دل کی کھلتے جائیں گے  
 صرصرِ شہد سے جمللاتے جائیں گے  
 ریتِ سہل کی صف پہ درجہ ہاتھ جائیں گے  
 نفسِ شیطاں سید بسک باتے جائیں گے  
 مثلِ فرسِ نجد کے قطعے گیتے جائیں گے

خاک ہو جائیں مدد مل کر مگر ہم تو رہنا  
دم میں جب تک دم ہے ذکر انکاشات عجیبے

چمک تجھ سے بولتے ہیں سب پائے والے	مراد دل بھی چمکاتے چمکانے والے
برستانیں دیکھ کر ابر حمت	بدوں پر بھی برسا کر سارے والے
دریغ کے غلے خدا تجھ کو رکھے	غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
تو زندہ ہو لاش تو زندہ ہے لاش	میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو	کرستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا	اے سر کا موقع ہے لو جانے والے
چل لٹھ جیہ فرسا ہوساتی کے در پر	دیو دے میرے متانے والے
تراکھا میں تیرے غلاموں کے الجھیں	ہیں منکر عجب کھلنے غرائے والے
رہ گیا یوں ہی ان کا چہر چاہے گا	پٹے خاک ہو جائیں مل جانے والے
ابہائی شفاعت کی ساعت ابائی	فدا ہیں لے میرے گھبرانے والے

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا

کہاں تم نے دیکھے ہیں چند نے والے

آنکھیں رو رو کے سو جانے والے اجانے والے نہیں آنے والے



کوئی دن میں یہ سرا اور چڑھے  
 ذبح ہوتے ہیں وطن سے بچھڑے  
 لمبے بدو سال بڑی ہوتی ہے  
 سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں  
 انھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام  
 پھر دھڑل مہینے کی طرف  
 نفس میں خاک ہوا تو دھڑل  
 جیتے کیا دیکھ کے ہیں اے حرد  
 نیم جلوے میں دو عالم گھزار  
 حسن تیرا نہ دیکھا نہ سنا  
 دیکھا دھوم ان کی بہ مٹا رہا  
 لب سیراب کا صدستہ یاق  
 ساتھ لے لو مجھے میں تو رہا  
 ہو گیا دھندل سے محبت  
 خلق تو کیا کر میں خالق کو میر  
 کشتہ دشت حرم جنت کی  
 کیوں رہا آج کل سوزی ہے  
 اے او چھاؤنی چھانے والے  
 دس کیوں گاتے ہیں گاتے والے  
 دس کا جنگلا ستانے والے  
 وہ سلامت ہیں بتانے والے  
 او دریا کے جانے والے  
 اے جل جہوٹے بہانے والے  
 ہے مری جان کے کھانے والے  
 طیبہ سے غلہ میں آنے والے  
 واہ ونگ جمانے والے  
 کہتے ہیں گلے زلمنے والے  
 سٹ گئے آپ مٹانے والے  
 اے ملی دل کی بجا سنے والے  
 واہ میں بڑھتے کھاتے والے  
 اے رخصت کی سننے والے  
 چھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے  
 اٹھڑکیاں اپنے سر پہنے والے  
 اٹھڑے دھوم پکانے والے

کیا چکے ہیں چکے دلے      بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے  
 جگہ اٹھی مری گور کی خاک      تیرے ستر بان چکے دلے  
 جہ بے دارغ کے صدقے جاؤں      یوں دکتے ہیں دکنے والے  
 عرش تک پہنچا ہوا تاب مری      کیا جھٹکتے ہیں جھٹکنے والے  
 گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں      نخل طوبے پہ چکے دلے  
 عاصیو تمام لودامن ان کا      وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے  
 ابر رحمت کے سلامی رہنا      پھلتے ہیں بودے لگنے والے  
 ایسے یہ جلوہ گہ جاتاں ہے      کچھ ادب بھی ہے پھڑکنے والے  
 شیوان سے مرد مانگے جاؤ      پڑے بکتے رہیں بکنے والے  
 شمع یاد رخ جاتاں نہ بجے      خاک ہو جائیں بھڑکنے والے  
 موت کہتی ہے کہ جلوہ ہر قریب      ان ذرا سولیں جٹکنے والے  
 کوئی ان تیز روؤں سے کہدو      کس کے ہو کر رہیں ٹھکنے والے  
 دل سلگنا ہی بھلا جڑے ضبط      بچھ بھی جاتے ہیں دکنے والے  
 ہم بھی کھلانے سے غافل تم کہیں      کیا ہنسنا غنچے چکے دلے  
 نخل سے چٹکے یہ کیا حال ہوا      آہ اوپتے کھڑکنے والے  
 جب گیس منہ سوتے میخانہ تھا      بوٹ میں میں یہ بکنے والے  
 دیکھ اوزم دل آپے کو سنبھال      پھوٹ بہتے ہیں ٹپکنے والے

مے کہاں اور کہاں میں زاہد ہوں چھکتے ہیں چھلکنے والے  
 کتب دریائے کرم میں ہیں رضا  
 پانچ فوارے چھلکنے والے

راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے	پاؤں نگاہ ہے کیا ہونا ہے
خشک ہے خون کہ دشمن عالم	سخت خونخوار ہے کیا ہونا ہے
ہم بد روی کرنا جس سے	دوست بننا ہے کیا ہونا ہے
تن کی اب کون خبر ہے ہے	دل کا آزار ہے کیا ہونا ہے
میٹھے شربت دے میا جب بھی	صند ہے انکار ہے کیا ہونا ہے
دل کہ تیمار بیمار کرتا	آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے
پر کئے تیگ قفس اور بیل	نو گرفتار ہے کیا ہونا ہے
چھلکے لوگوں سے جس کے گنا	دو خبردار ہے کیا ہونا ہے
اے دو مجسم ہے پروا دیکھ	سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
تیرے بیمار کو میرے جیسے	غش لگاتا ہے کیا ہونا ہے
نفس پر نور کا وہ نور اور دل	زیر ہے تار ہے کیا ہونا ہے
کام تماں کے کئے اور ہمیں	شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے
بائے سے میند مسافر تیسری	کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے



دور جانا ہے رہا دن تھوڑا  
 گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں  
 جان بلکان ہوئی جاتی ہے  
 پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ  
 راہ تو تیغ پر اند تلوؤں کو  
 روشنی کی ہمیں عادت اور گھر  
 بیچ میں آگ کا دیا حائل  
 اس کڑی دھوپ کو کیونکر جھیلیں  
 ہائے بگڑی تو کبان آکر ناؤ  
 کل تو دیدار کا دن اور یہاں  
 منہ دکھانے کا نہیں اور سحر  
 ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ  
 لے وہ حاکم کے سپاہی آئے  
 واں نہیں بات بتلنے کی مجال  
 ساتھ والوں نے ہمیں چھوڑ دیا  
 غری دید ہے آؤ بل لیں  
 دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا

راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے  
 مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے  
 بار سا بار ہے کیا ہونا ہے  
 زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے  
 گلہ خار ہے کیا ہونا ہے  
 تیرہ دتار ہے کیا ہونا ہے  
 قصد اس پاس ہے کیا ہونا ہے  
 شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے  
 عین منہدار ہے کیا ہونا ہے  
 آنکھ بے کار ہے کیا ہونا ہے  
 عام دربار ہے کیا ہونا ہے  
 وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے  
 صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے  
 چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے  
 بے کسی یار ہے کیا ہونا ہے  
 رنج بیکار ہے کیا ہونا ہے  
 اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے

جانے والوں پہ یہ وفا کیا  
 نرنگی میں دھیان نہ ٹھکتے کہیں  
 ہنسنا چار ہے کیا ہونا ہے  
 یہ جھٹ پیار ہے کیا ہونا ہے  
 اس کا خم ہے کہ ہر اک کی موت  
 لے گا ہر ہے کیا ہونا ہے  
 باتیں کہہ اور بھی تم سے کرتے  
 پرکھیں دار ہے کیا ہونا ہے

یوں وفا کرتے ہو، ہنستے اٹھو

جب وہ غفار ہے کیا بند ہے

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ باہر کیا ہے  
 انگ میں اتنی مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا  
 ہند کر دی گئے نام نہ ترش ہوائے نفس  
 ہم میں انکے ہیں تیرے ہونے پر تیرے  
 انکی امت میں بنایا نہیں رحمت میں  
 صدقہ پائے کی حیا کا رخسار ہے سدا  
 زاہد ان کا میں گنگا ڈاہیر سے شافع  
 بے بی جو جو جھے پریشانی میں کہو  
 کاش فرار مری میں کے یہ فرارند حضور  
 کون کون سا ہے کس پہ بول رہا ہے  
 بھرف دینا حیرت نہ دلتا کیا ہے  
 نہ یہاں نا ہے نہ ٹھکتے ہیں کیا ہے  
 زہرہ یوں میں سنکرتے بیٹھا ہے  
 اس سے بڑا کترین موت ڈرا ہے کیا ہے  
 یوں نہ فرما کہ ترجمہ میں ہے کیا ہے  
 بخش ہے پوچھے جانے کو ہونا کیا ہے  
 اتنی نسبت ہے کیا کہنے بجا کیا ہے  
 دستوں کی ہوں سوخت تمنا کیا ہے  
 ہاں کوئی دیکھو کہ شو ہے ہونا کیا ہے  
 کس صحبت میں گزرتا ہے ہونا کیا ہے

کس سے کہتا ہے کہ شد خبر لیجئے مری  
 اس کی چینی سے ہر خاطر اقدس پہ ملال  
 یوں ملانک کریں معروض کہ ایک مجرم ہر  
 سامنا قبر کا ہے دفتر اعمال میں پیش  
 آپ کے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہ رسل  
 ب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں  
 سن کے یہ عرض مری بھر کر ہوش میں آئے  
 کس کو تم مورد آفات کیا چاہتے ہو  
 ان کی آواز پہ کراٹھوں میں بیاختہ شور  
 لودہ آیا برا حامی مرا غم خوار ام  
 پھر مجھے دامن اقدس میں پھیپھیں سرد  
 بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا  
 چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم میں ہم  
 یہ سماں دیکھ کے محشر میں اٹھے شور کہ واہ  
 صدقہ اس جہ کے اس سایہ دامن پہ شاہ  
 کیوں ہر بیتاب یہ بے چینی کا دنا کیا ہے  
 بے کسی کسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے  
 اس سے پرستش ہر بتاوتے کیا کیا ہے  
 ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے  
 بندہ بے کس ہے شہارجم میں قہ کیا ہے  
 آپ آجائیں تو کیا خون ہے کھٹکا کیا ہے  
 یوں ملانک کو ہوا رشاد ٹھہرنا کیا ہے  
 ہم بھی تو آکے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے  
 اور تڑپ کر رہے کہوں اب مجھے پروا کیا ہے  
 آگنی جاں تن بے جاں میں یہ اتا کیا ہے  
 اور فرمائیں مٹو اس پہ تقاضا کیا ہے  
 کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تہا کیا ہے  
 حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہو کیا ہے  
 چشم بد دور ہو کیا شان ہے تیر کیا ہے  
 اپنے بندے کو مصیبت سے بچا کیا ہے

اے رنسا جان حنا دل ترے نعلوں کے شار

بیل باغ مدینہ ترا کہنا کیا ہے



سر کہوں کہ ملک مولیٰ کہوں تجھے | باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے  
 حرام نصیب ہوں تجھے لیکہ کہوں | جان مراد و کان تمت کہوں تجھے  
 گلزار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں | درمان درد بلبل شید کہوں تجھے  
 صبح وطن پہ شام عزیمیاں کو دوں شرف | بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے  
 اللہ سے میرے جسم منور کی تابشیں | اے جان جان میں جان تجل کہوں تجھے  
 بے دماغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں | بے خار گلبن چین آرا کہوں تجھے  
 مجرم ہوں اپنے عفو کا سلاں کروں شہ | یعنی ضیع رنہ جزا کا کہوں تجھے  
 اس مردہ دل کو مردہ حیات بکا دوں | تاب و توان جان مسحا کہوں تجھے  
 تم سے تو وصف عیب تنابی سے میں بری | حیراں ہوں میر شاہ میں کیا کہوں تجھے  
 کہہ لیگی سب کچھ ان کے شانخواں کی منشی | چپ رہا ہی کیلے میں کیا کہوں تجھے  
 لیکن رضائے ختم سخن اس پہ کر دیا  
 خالق کا بندہ خالق کا آقا کہوں تجھے

مردہ باولے عاصیو شافع شہ ابراہیم | تہنیت اے مجرموزات خدا عفار ہے  
 عرش سا فرش زمیں ہے فرش پاعرش میں | کیا نرالی طرز کی نام خدا رفتار ہے  
 چاند شفق ہو پٹر پولیس جانور سجدہ کریں | بارک اللہ مرج عالم یہی سرکار ہے  
 جنگو سوئے آسمان پھیلا کے جل تھل بھر دیئے | صد دانہ چھل کا یار ہم کو بھلی کام ہے

لب زلال چشمہ کن میں گندھے وقت خمیر  
گوئے گوئے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے  
تیرے ہی دامن پہ صرعا صی کی پڑتی ہر نظر  
جوش طوقاں بحرے پایاں ہونا ساز گار  
حمستہ للغایم تیری دہانی دب گیا  
حیرت میں آمنہ دار و نور و صفت گل  
گو نج گو نج اٹھے میں لغات ضا سے بوستان  
کیوں نہ کس پھول کی مدحت میں دامنا ہے

عرش کی عقل دنگ ہر چرخ میں آسان ہے  
بزم نملے زلف میں میری عروس فکر کو  
عرش پہ چاک مرغ عقل تھک کے گرا غش آگیا  
عرض پہ تازہ چھیر چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام  
اکتے رخ کی روشنی عین ہے دد حیاں کی  
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جنہوں تو کچھ نہ ہو  
گود میں عالم شباب حال شباب کچھ نہ پوچھ

جان مراد اب کہ ہر دے حرامکان ہے  
ساری بہار بہشت غلبہ جو ماسا عہد و کجا  
اور بھی منزلوں پے پہلا ہی آستان ہے  
کان جدھر لگائے تیری ہی آستان ہے  
انس کا انس سی سے ہی جانکی ہی جان ہے  
جان میں وہ جہان کی جان ہی تو جہان ہے  
گلبن باغ نور کی اور ہی کچھ اٹھان ہے

تجھ سلیاہ کار کون ان ساقینح ہے کہاں | بھروہ تجھی کو مھول جائیں دل یہ ترا گلن ہے  
 پیش نظرہ نو بہار سجے کلال ہے بقرار | روکنے سر کو روکنے پاں یہی امتحان ہے  
 خلائ نہاد ستارے لنگے غرام کا وہ باز | سدھ سے تاز میں جسے نرم سی اک امان ہے  
 بار جلال اٹھایا گرچہ کلجہ شوق ہوا | ایوں تو یہ ماہ سبز رنگ نظروں میں حاصل ہے

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو ہے عبد مصطفیٰ  
 تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

اٹھا دو پردہ دیکھا دو چہرہ کہ نور باری جناب میں ہے  
 زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہربان سے نقاب میں ہے  
 جلی جلی بوسے اس کی پیدا ہے سوزش عشق چشم و :  
 کباب آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے  
 انھیں کی بومایہ سخن ہی انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے  
 انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں نہیں کی رنگت کباب میں ہے  
 تری جلو میں ہے ماہ طیبہ بلال ہر مرگ زندگی کا  
 حیات جاں کار کباب میں ہے مات اعدا کا ڈاب میں ہے  
 سیاملباسان زار دنیا و سبز پوشان عسدر شاعرا  
 مبارک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض انکی جناب میں ہے



وہ گل میں لہلہائے نازک اٹکے جھڑتے میں پھول جن سے  
 گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں  
 جلی ہے سوز جگر سے جاں تک ہر طالب جلوہ مبارک  
 دکھا دو وہ لکڑی ب حیواں کا لطف حق کے خطاب میں ہے  
 کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یادور  
 بتا دو اگر مے پیمیر کہ سخت مشکل جواب میں ہے  
 خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکدیوں کے دفتر  
 بچا لو اگر خفیج محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے  
 کریم ایسا بلا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور پھرے خزانے  
 بتاؤ مفسد کو بھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے  
 گنہ کی تار بچیاں یہ چھائیں امنٹ کے کالی گھٹائیں آئیں  
 خدا کے غور شدہ ہر سرما کہ ذہن لکھ اضطراب میں ہے  
 کریم اپنے کرم کا صدقہ لیتے ہیں قدر کو نہ شرما  
 تو اور مناسب سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

اندھیری رات برقم کی گھٹ عیبائی کافی ہے  
 نہو مایوس آتی جو صد گور غریباں سے  
 اترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو موسکے کرتے  
 اسے یہ بھڑوں کا بن پرودہ شہر سی سرور  
 اندھیرا گھر اکیلی جہان دم گھٹا دل اکتاتا  
 زمیں چلتی کھیل اہ بھاری بوتہ کھالید بڑا  
 نہ چوہون پر ڈھلتے پتھری منزل ہولی کھالی

رضا منزل تو جیسی دودھ ک میں کیا بھی بوت

قم اس کوڑے ہو یہ تو کہو یاں باقہ خالی ہے

گنہگاروں کو باقی کرنا یہ خوش حالی ہے  
 قضا حق ہے مگر اس شوق کا شہرانی ہے  
 تراقہ مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے  
 تمہاری شرم سے شان جہاں چھٹیکتی ہے  
 نہ خود کہ جو کہتے یہ یہ ڈھونڈے کیا پایا  
 میں اک محتاج ہے دقت گد تیرے گد کا  
 تری بخشش پسندی مذہبانی تو بخور دی ہے

مبارک ہوشیاری کیلئے احمد سادالی جو  
 جو انکی راہ میں جائے وہ جہان اللہ والی ہے  
 تے ہوتے رہتے بنے بنا رحمت کی ڈالی ہے  
 تم کردان بدن آسمان ذوالجالی ہے  
 اسے جیسے کہ جاتا ہے حیب ہی تک باقہ خالی ہے  
 تری سرکار ولس ہے تراد بار عالی ہے  
 عموم بینا ہی جرم شان لہ بالی ہے

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر جس کے طبل میں | تو مرد سی اس گلشن خوبی کی ڈالی ہے  
 رضا قسمت ہی کھل سچو گیلان کے خطاب ہے  
 کہ تو ادنیٰ سگ درگاہ خدام معالی ہے

سونا جنگل رات اندھری چھائی بدلی کان ہے  
 آنکھ سے کابل صاف چرائیں یاں وہ چوہا کے می  
 یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہی ماری رکھے گا  
 سونا پاس ہی سونا ہی سونا زہر ہے اٹھ پیار  
 آنکھیں منا جنملا پڑنا لکھوں جہاں انگریزانی  
 جگنو چکے بتا کر کے مجھ تنہا کا دل دھڑکے  
 بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے  
 پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا بھرا دینے  
 ساتھی کہنے کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب دے  
 پھر پھر کر ہر جانب آنکھوں کوئی اس پاس نہیں  
 تم تو جانو عرب کے ہو یا تم تبیم کے سوچ ہو  
 دنیا کہ تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حراذ  
 شہد دکھائے زہر پائے قاتل ڈائن شوہر کش  
 سونوالو جاگتے سیو چورس کی رکھ ڈالی ہے  
 تیری گٹھری تاں سیو دہنے نیند نکالی ہے  
 پائے سالہ دم میں نہ ناست کیسی متوالی ہے  
 تو کہتا ہی بیٹھی نیند ہی تیری مت ہی نرالی ہے  
 نام پراٹھنے کے رہتا ہی ٹھنا بھی کچھ گالی ہے  
 ڈر جھا کوئی یوں یا اگب بے تالی ہے  
 بن میں گٹھاں بھیا ملک موڑ تکیسی کالی کالی ہے  
 سینہ نے پھسل کر دی بڑا درمترک کھائی ناں ہے  
 پھر جنملا کر مردے شکوں چلے مولیٰ والی ہے  
 ہاں اک ٹوٹی آس نے بائے جسے فاقہ پالی ہے  
 دیکھو مجھ بکس پر سب سے کیسی آفت ڈالی ہے  
 صوٹ دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے  
 اس مردار پر کیا پلچا یا دنیا دیکھی بھالی ہے



وہ تو نہایت سستا سود پہنچا ہے میری خدمت کا | ہم مفلس کیا مٹی چکا میں | پناہ تو ہی خلا ہے  
 موفی تیرے غم و کرم ہوں سب گواہ مغللی کے  
 ورنہ رقت سے چور پہ تیری ڈگری تا اقبال ہے

نہی سرور ہر دہسوں و دلی ہے | نبی راز دار مع اللہ لی ہے  
 وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا | رزق و رحیم و عظیم و علی ہے  
 ہے بیتاب جس کے سے عرش اعظم | وہ اس و ہر دہانوں کی گلی ہے  
 نکیرین کرت میں تعظیم میری | فز بوجہ تجھ پر عزت ملی ہے  
 تمام ہے کستی پہ طوفانِ غم کا | یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے  
 نہ کیونکہ بہوں یا حسیں | اسی نام سے برصیبت ملی ہے  
 صبا ہے مجھے صرصر دشت طیبہ | اسی سے کلی میرے دل کی صلی ہے  
 ترے چاروں بدم میں کیاں یکدل | ابو بکر فاروق عثمان علی ہے  
 خدا نے کیا تجھ کو کاہ سب سے | دو سہم میں ہو کچھ نعمتی و بلی ہے  
 کردن عرش کیا تجھ سے اے عالم نسر | کہ تجھ پر مری حالت دل کھلی ہے  
 تناب فرمائیے روزِ محشر | یہ تیری رہائی کی جیٹھی ملی ہے

در

جو مقصد نیارت کا برائے پھر تو | نہ کچھ قصد کیجئے یہ قصد ملی ہے  
ترے در کا دریاں ہی جبریل عظیم | ترا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے  
شفاعت کرے حشر میں جو قضا کی  
سو اتیرے کس کو یہ قدرت ملی ہو

و عرشِ اقصیٰ نہ اتنی ذاب میں یہ سہانی ہے | و لطف اذن یا احمد نصیب کن تیری ہے  
نصیب دوستان گرنے پر موت آتی ہے | خدایوں ہی کسے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے  
اسی درد پر تڑپتے ہیں پھلتے ہیں بلکتے ہیں | ٹھہراتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے  
ہر اک دیوار و در پر مہر کی بجوبیں سالی | نگاہِ مسجدِ قدس میں کب سونے کا پان ہے  
تمہیں منکشا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اسکی | زبان بے زبان ترجمان خستہ جانی ہے  
کھلے کیا راز محبوبِ محبوب مستانِ غفلت پر | شرابِ تقدیرِ الحق زیب جامِ من رانی ہے  
نہ موسیٰ علیہ صلوٰۃ و سلم نے فرمایا تھا اذن یا احمد نصیب کن تیری ہے اپنے رب کے پاس  
باذنِ گاہِ وہ مجھے راہ دکھائے گا

۱۱ حدیث میں رب عزوجل نے ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سب معراج لیا اذن یا احمد اذن  
یا محمد اذن یا خیر البریۃ پس آئے محمدؐ پاس آئے محمدؐ پاس آئے تمام جہاں سے بہتر  
محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہِ طور پر خواہش کی دیدارِ الہی کا حکم ہوا ان متوفی تم ہرگز مجھے نہ دیکھو گے یعنی  
دنیا میں دیدارِ الہی کی بات کسی کو نہیں یہ تباہ کن بات سید لایا کیسے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
۱۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رانی فقد رانی حق جسے دیدار ہوا اسے دیدار حق ہو

جہاں کی خاک روئی نے چمن آرا کیا تجھ کو  
 خہا کیا ذات تیری حق نہا جو فرومجاں میں  
 کہاں سر کو شک جان جن میں کی نقا خشی  
 خیرا بنی ثیاب لب پیکر دل میں گستاخی  
 یہ کمر ساتھ انکے شانہ و سواک کا رینا  
 اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو  
 درو دیں صورت بال محیط ماہ طیبہ میں  
 تعالیٰ اللہ استغاثتے در کے گداؤں کا  
 وہ سرگرم شفاعت میں عرق انشاں جو پیشانی  
 صبا ہم نے بھی ان کلموں کو کچھ دن خاک چھائی کر  
 کہ تجھ سے کوئی دل ہم نہ تیرا کوئی نشانی ہے  
 ارم کے عاجز رنگ پریدہ کی نشانی ہے  
 سلام اسلام محمد کو کہ تسلیم زبانی ہے  
 بتاتا ہے کہ دل ریشوں پر زائد ہر زانی ہے  
 یہی دربار عالی کنز آمال دامانی ہے  
 برستا امت مامی پہ اب رحمت کا پانی ہے  
 کہ ان کو ہر فرد شوکت صاحب قرانی ہے  
 کرم کو عطر صندل کی زمیں رحمت کی محالی ہے

یہ سر جو اور وہ خاک در وہ خاک نہ او پیر  
 رضا وہ بھی گر چاہیں تو بٹ لیں یہ ٹھنڈی ہے

۱۔ مرثیہ میں فرمایا آفرینا نے میں کہ لوگ ہوں گے ذیاب فی ثیاب کہنے  
 پہنے بھیڑیے میں انڈا صحت در بھیڑیے کی ہیرت یہ دایوں کے موی ہیں ۵



سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے  
 پہلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے  
 سب نے صفت محشر میں لٹکا رہا یا ہم کو  
 یوں تو سب انھیں کا ہے پردہ کی اگر پوچھو  
 زائر گئے بھی کب کے دن ڈھلتے پہر پیلے  
 بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا  
 گرتے ہوؤں کو مژدہ بکد میں گرے مولا  
 اے دل یہ ملک کیا جلتا ہے تو جل بھی اٹھ  
 مجرم کو نہ شرماؤ اجاب کفن ڈھک دو  
 اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھال جائیں  
 اے عشق تے صدقے جلتے چمٹے سنتے  
 حرص و ہوس بد سے دل تو بھی ستم کرے  
 ہم دل جلتے ہیں کیسے ہٹ قتنوں کے پرکارے  
 ہلیہ نہ ہی افضل کہ جی بڑا زائد

گران کی رسائی ہے موجب تو بن آتی ہے  
 کیا بات تری مجرم کیا بات بن آتی ہے  
 اے بلیسوں کے آفتاب تیر دہائی ہے  
 یٹے جوتے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے  
 اٹھ میرے اکیلے چل کیا دیر لگائی ہے  
 سرکار کرم تجھ میں عیبی کی سائی ہے  
 رو رو کے شفاعت کی تہیہ ٹھانی ہے  
 دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رانی ہے  
 منہ دیکھ کے کیا ہو گا پردے میں بھلائی ہے  
 جمنے تو کئی سب کھیلوں میں گنوائی ہے  
 جواگ بجاوے کی وہ گگ لگائی ہے  
 تو ہی نہیں یگانہ دنیا ہی پرانی ہے  
 کیوں پھونڈیں اک نے کیا آگ لگائی ہے  
 ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ ضاواللہ  
صرف ان کی رسائی جو صرف ان کی رسائی ہے

حرزِ جاں ذکر شفاعت کہئے	نار سے بچنے کی صورت کہئے
ان کے نقش پا پر غیرت کہئے	آنکھ سے چپ کر زیارت کہئے
ان کے حسنِ بلاحت پر نثار	شیرِ جاں کی جلالت کہئے
ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جائے	ناتوانو کچھ تو بہت کہئے
پھیر دیجئے پنجرہ دیو لعین	مصطفیٰ کے بلِ طاقت کہئے
ڈوب کر یلاد لب شاداب میں	آب کوثر کی سیاحت کہئے
یادِ قیامت کرتے اُٹھے قبر سے	جانِ محسوس پر قیامت کہئے
ان کے در پر بیٹھے بس کر فقیر	بے نیاز و فخرِ قیامت کہئے
جس کا حسنِ <sup>مہر</sup> کو بھی بھا گیا	ایسے پیات سے محبت کہئے
مٹی باقی جس کی کرتا ہے شنا	مرتے دم تک سدا محبت کہئے
عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں	صیغے اس بازو پہ قوت کہئے
نیمِ عالمیہ کے عجیروں پر ہوا کھ	بلبلو پاس نزاکت کہئے
سرتے کرتا ہے ابھی باگت	ختم ذرا فرقِ اردت کہئے
آج تو اُٹھتی نہیں دیں کیا جواب	ہم پہ بے پشتی کی نیت کہئے

مذربد ترا ز گنہ کا ذکر کیا  
 نعرہ کیجئے یا رسول اللہ کا  
 ہم تمہارے ہو کے کس کے پاس جائیں  
 مَن رَاَنِی قَدْ رَاَ الْحَقَّ جَوَ کَے  
 عالمِ علمِ دو عالم میں حضور  
 آپ سلطانِ جہاں ہم بے نوا  
 تجھ سے کیا کیا لے کرے طیبہ چاند  
 در بدر کب تک پھر سب خستہ خراب  
 ہر برس وہ قافلوں کی دُعا دعا  
 پھر پلٹ کر منہ نہ اک جانب کیا  
 اقربا حُبِ وطن بے ہمتی  
 اب تو آقا منہ دکھانے کا نہیں  
 اپنے ہاتھوں خود لٹکا بیٹھے ہیں گھر  
 کس سے کہئے کیا کیا کیا ہو گیا  
 عرض کا بھی اب تو منہ پڑتا نہیں  
 اپنی اک میٹھی نظر کے شہسے  
 سے خدا بہت کر یہ جان حزیں

بے سبب ہم پر عنایت کیجئے  
 مفلسو سامانِ دولت کیجئے  
 صدقہ شہزادوں کا رحمت کیجئے  
 کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے  
 آپ سے کیا عرض حاجت کیجئے  
 یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجئے  
 ظلمتِ غم کی شکایت کیجئے  
 طیبہ میں مدفنِ عنایت کیجئے  
 آہ سُنئے اور غفلت کیجئے  
 سچت اور دعوائے الفت کیجئے  
 آہ کس کس کی شکایت کیجئے  
 کس طرح رنجِ ندامت کیجئے  
 کس پہ دعوائے بضاعت کیجئے  
 خود ہی اپنے پر ملامت کیجئے  
 کیا علاج دردِ فرقت کیجئے  
 چارہ زہرِ مصیبت کیجئے  
 آپ پر داریں وہ صورت کیجئے



آپ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہربان! ہم کریں جرم آپ رحمت کیجئے  
 جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رخصا  
 یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

دشمن احمد پہ شدت کیجئے	ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیرے مر بات نہ	چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد	ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بید خواگے	یار سوں اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام	جان کا فرہر قیامت کیجئے
آپ درگاہ خدا میں ہیں وجہ	ہاں شفاعت بالوجہ بہت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب	اب شفاعت بالمحبت کیجئے
اذن کب کا مل چکا اب توجہ	ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا خاک نکل جائے حضور	جانب بہ پھر اشارت کیجئے
فسرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب	اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالموں محبوب کا حق سنا ہی	عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضلع حجرات الم نشرح سے پھر	مومنو! تمام محبت کیجئے
بیٹھے اٹھتے حضور پاک سے	التجاء واستعانت کیجئے

یا رسول اللہ! دُعا کی آپ کی | گو شمال اہل بدعت کیجئے  
 غوثِ اعظم آپ سے فریاد کرو | زمرہ پھر یہ پاک ملت کیجئے  
 یا خدا تجھ تک ہے سب مستہی | اولیا کو حکم نصرت کیجئے  
 میرے آقا حضرت اچھے میاں  
 ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
حاضری بارگاہِ بہیں جاہ  
وصل اول رنگِ علی

حضور جانِ نو  
۱۳

فکر نہ اگر آج گھڑی اس سفر کی ہو	جس پر نشانِ جانِ نوح و ظفر کی ہو
گرمی ہے تپ ہے دردِ کلفتِ سخا	تا فکر یہ تو دیکھ عزیمت کہ صحر کی ہو
کس خاکِ پاک کی تو بنی خاکِ پاشنا	حجہ کو قسم جنابِ میا کے سر کی ہو
آبِ حیات روح ہے نہ قہا کی بوند تو	اکیسِ عظم مس دل خاک در کی ہو
ہم کو تو اپنے سلتے میں آرام ہی کرنا	حیلے بہانے والوں کو یہ راہِ ڈر کی ہو
لئے میں مارے جاتے ہیں یو نہیں سنا کئے	سربار دی وہ امن کہ غیرتِ حضر کی ہو
وہ دیکھو جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی	پہروں نہیں کہ نسبت و چہارمِ صفر کی ہو
ماہِ مدیحہ لبی تجلی عطا کرے !	یہ ڈھلتی چاندنی تو پیر و پیر کی ہو
مَنْ زَا تَرْتُنْ بَتِي وَجَبْتَ لَدُنْكَ عَتِي	اُنہر دُرود جن سے نویدانِ بشر کی ہو

ماہِ مدیحہ نمبر ساک کا ہے۔ نعتِ یزید ہے مندر قمریہ جیت لہٹنے سے ہو  
یہ ہے ریاک بات کہ ہے یہ کہ تنہا دج جو ہوئے۔ تو بھی بات۔



اُس کے طفیل حج بھی خدائے کراہیئے اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہر  
 کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہفت کہہ کر  
 کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک طفل روشن انہیں کے عکس سے سچی حجر کی ہر  
 ہوتے کہاں خلیل دہنا کعبہ دمنی لولاک والے صاحبی سب ترے گھر کی ہر  
 مولیٰ علی نے داری تری نیند پر نماز اور وہ بھی عصر سب جو اعلیٰ خطر کی ہے  
 صدیق بلکہ غار میں جان اس پر دے چکے اور حفظ جاں تو جان فروض عز کی ہر

۱۔ نہفت کیس جانے کے دوسرے سے کچھ ہندسے میں سنگ اس کے یہ سنگ کا پتھر جو مغربی صوبہ ہے وہ  
 انکھ کی پتلی سے مشابہ ہے یہ کبر مغربی صوبہ میں ہے بنایا اللہ نے اس مغرب سے تہی میں پر ہا ہے  
 جہاں قرآن ہوتی ہے اور تین بڑے شیعوں کو خطر نے سے مایہ جاتے ہیں یہ دونوں باقی بھی اس مقام میں ست  
 خلیل اللہ میر صوفیہ دسم ہیں۔ یہ خیر ہے وہی میں منزل جب پر فی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبر رکھ  
 مولیٰ کر اللہ تعالیٰ منہ کے روبرو سراقہ رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ نے نماز پڑھی تھی تاکہ سے دیکھتے  
 رہے کہ وقت جاتا ہے مگر صرف اس خیال سے کہ روبرو رکھوں تو شاید حضور پڑھ لیں صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خواب مبارک میں خلیل آئے جبرائیل کہ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ یہ خبر یعنی شرف نماز صبر صوفیہ  
 کہ سب نماز سے افضل و اعلیٰ ہے ۱۲۔ اسکا اشارہ سینکد حرف ہے یعنی صبر یعنی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نے فارغ ہو کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند پر اپنی جادہ قرآن کریم کو فارغ ہو کر کے سوراخ میں  
 اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیئے ایک سوراخ باقی رہا ایسی پاؤں کا انگوٹھا رکھ لیا اللہ حضور  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جابا حضور نے لکھ کر روبرو سراقہ رکھ کر آرام فرمایا اس قدر میں ایک سانپ شہد  
 زیارت اقدس رہتا تھا اپنا سر صبرین کے پاؤں پر ۱۳۔ انھوں نے اس قیل سے کہ جان مانے محبوب کی نیند  
 میں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں رہ گیا آخر اس نے یاد میں کات یا ہر سال نماز ہر محلہ کرتا۔ انھوں سے شہادت  
 پانچ ۱۴۔ اللہ تعالیٰ اعظم بیخافر ہنر روشنی تر میں رو کا رکھ سب فرزند سے زیادہ ہم ہے صبرین نے  
 خواب اقدس کے متوال اس کا بھی خیال نہ کیا۔

ذکر خدا جو اُن سے جدا چاہو نہ ہو | واللہ ذکر حق نہیں کنی ستر کی ہے  
 بے اُن کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے | حاشا غلط فطیہ ہو س بے بستر کی ہے  
 مقصود یہ میں آدم و لوح و خلیل سے | تخم کرم میں ساری کرامت خمر کی ہے  
 اُن کی نبوت اُن کی ابوت ہر سب کو عام | ام ابشر عروس انہیں کے لبر کی ہے  
 ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں سیرِ نخل | اُس گل کی یاد میں یہ صد بوالبشر کی ہے  
 پہلے ہو اُن کی یاد کر پائے جدا منسا | یہ کہتی ہے اذان جو پچھلے پہر کی ہے

نہ ہنود کے جوگی اور یہود و نصاریٰ کے رعب بھی اپنے غم میں یاد خدا کرتے تھے مگر وہ مصنف صلی اللہ علیہ وسلم سے ملک ہو کر ہنذا جہنمی ہوئے اسلئے انہوں نے تصریح فرماتے ہیں کہ دنیا میں اور آخرت میں نہ ہر  
 میں اللہ جل میں جسم میں اور روح میں جو نعمت جو برکت جو قبول روزِ ظل ہے ابداً وہ کہ جسے مل اور ملتی  
 ہے اور ملے گی اس سبب میں واسطہ و قاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضور کے ہاتھ سے  
 ملیں اور ملتی ہیں اور ملیں گی خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما انا قاسم واللہ  
 بالمعنی دینے والا ہے اور بانٹنے والا میں اس کا مفصل بیان مصنف کے رسالہ سلطنت المسیح  
 فی ملکوت کلورنی میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کے چاروں  
 میں کاسب کہ انیس کے فہرے پیدا ہوا اسی سے حضور کا نام پاک ابوالارواح ہے تو آدم علیہ السلام  
 واسطہ، اگرچہ صورت میں حضور کے باپ ہیں مگر حقیقت میں وہ بھی حضور کے بیٹے ہیں تو ام ابشر  
 یعنی حضرت حوا حضور ہی کے پسر آدم کی عروس علیہم الصلوٰۃ والسلام ۱۲ گے آدم علیہ الصلوٰۃ

دنیا مزار جہاں میں غفور میں	ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہر
ان پر درود جن کو حجر تک میں سلام	ان پر سلام جن کو تحت شجر کی ہے
ان پر درود جن کو کس بیکساں کہیں	ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے
جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام	یہ بارگاہ مالک جن و بشر کی ہے
شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام	خوبی انہیں کی جوت سحر شمس و قمر کی ہے
سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام	تملیک انہیں کے نام تو برج و بر کی ہے
سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام	کلھے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے
غرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام	ملجایہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے
شور و سحر سلام کو حاضر ہیں السلام	راحت انہیں کے قدموں میں غریب و مری
خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام	مرم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے
سب خفا کے تر سلام کو حاضر ہیں السلام	یہ جلوہ گاہ مالک خفا و خشک ترکا
سب کز و فر سلام کو حاضر ہیں السلام	ٹوپی یہیں تو خاک ہر کز و فر کی ہے
اہل نظر سلام کو حاضر ہیں السلام	یہ گرد ہی تو سرمہ سب اہل نظر کی ہے

۱۰ جنور بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ہے جس کی طرف نورت میں اشارہ ہے  
 ۱۱ پاؤں سے پنہ ہوئی مثل کانا مہر ہے ۔



نسو بہا کے بگئے گلے گنٹے ٹھہر  
 تیری رضا حلیفہ حکام ذی الجلال  
 یہ پیاری پیاری کیا رہی تری شاہانہ کی  
 جنت میں آگے نار میں جاتا نہیں کوئی  
 مومن ہوں مومنوں پر روف رحیم جو  
 دامن کا واسطہ مجھے اس صوبے پچا  
 ماں دیووں بھائی بیٹے بھتیجے عزیز دوست  
 جن جن مرادوں کیلئے احباب نے کہا  
 فضل خدا سے غیب شہادت ہوا نہیں

نے تھا کہ فیضانِ نبی صلیہ وہ دوست ہی میں جیتے دوستی کا صنف ہوگی و نہ تو نور و نہ راہم کے بیچ میں  
 جو زیہ سے اس کی نسبت اور نہ فرقہ اگر وصفا صمدیہ صبحہ جنت کی کاریوں میں سے ایک کیا رہی ہے  
 اندر و محل کے گرم پر جبر و سحر کے یک ملے ہے یہی مجمعِ حدیث سے ثبات ہے کہ یہ تھا جنت کی  
 کیا رہی ہے اللہ اندر محل نے کھن پہے گرم سے نہ جو کو یہاں جگر دی یہاں کاری پر مٹی نصیب کی  
 تو جہانہ تھاں جنت میں داخل ہوئے اور جنت میں جا کر پھر کرنی ناری نہیں جاتا تو ایسا ہے کلب ہنہ کا  
 در کھیں گے انشا اللہ تعالیٰ پہلے صردی تیت باہو میں روئے یہ جہ کیون تمسح ہے یہاں وہاں مل نہ  
 تنہا کہ حرف شدہ ہے میں ساں کو بھڑک و خمر کے یہ معنی کہ جہرک نہیں ہرگز ڈال غنی میں غنی شمر  
 و ہر دہر و ہر تیکن و ترکیب میں دونوں ملدی رہتہ دی سے مراد وہ میں متاوردی غیر متلو ہادیث  
 ہی میں حد متاوردی و سکر اللہ اثر تو فی کا بہرہ تھا نہ تھاں منہ و

کہنا نہ کہنے والے تھے جب تو اظہار  
 ان پر کتاب اُترتی نیانا نکل تیشی  
 نگے رہی عطا وہ بعد طلب تو کیا  
 بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں  
 احباب اس سے بڑھ کے تو شاید پائیں عرض  
 دندل کا نعت خواں ہوں پایاب ہوگی آب  
 دشت حرم میں رہنے دے صیاد اگر تجھے  
 یارب رضا نہ احمد پارینہ ہو کے جا  
 توفیق دے رنگے نہ پیدا ہو مخمے بد  
 مولیٰ کو قول قابل و بر خفک و ترک ہر  
 تفصیل جس میں ماعتز و حائز کی ہر  
 عادت یہاں امید سے بھی پیشتر کی ہر  
 ملنگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہر  
 تکرار عرض عرض یہ طرز دیگر کی ہے  
 ندی گلے گلے مے آب گہر کی ہے  
 مٹی عزیز بلبل بے بال و پر کی ہے  
 یہ بارگاہ تیرے حبیب لڑک کی ہے  
 تبدیل کر جو خصلت بد پیشتر کی ہر

آپکھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا  
 مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے نہ

۱۔ حدیث میں ہے رسول منہ مل نہ تہل علیہ ولم فراتے میں ان اللہ قد دفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی  
 ما حولہ کاین فیہا الی یوم القیامۃ کا نا انظر الی کفی ہذا جیک اند تہل و نہ میرے سامنے دنیا، ثل تو  
 میں تا ہر دنیا کو دور پر کہ، یہی قیامت تک ہونے والا ہے سب کو یہ دیکھتا ہوں جیسا اپنا میں ہنسیل کو ۱۰  
 محاشا یہ کہ آیر کر یہ نورنا عین کتاب قبیلہ مکمل شہد بہنہ تو پرتا قرآن ہر چہز کاوشن بیان جسٹا  
 جو گزر گیا اظہر جو یاتیں اشارہ و بحدیث فیہ بنسین قبکمر و خرمین بعد کہ قرآن میں تم سے احوں صم  
 سحر کھیلوں سب کے احوال کس سب خبر ہے۔ ۱۰ گویا ریزہ میں جیسا سل گزشتہ اشارہ بھر دین ہاں احمد پدینک  
 بزم ہستم صفت بنفین حلائے مشدہ اللہ سب سے نریاں احسان کرنے و ملا ۱۰

حاضری درگاہ ابد کی پناہ

وصل دوم رنگ حشقی

۱۳

۱۴

۱۵

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے  
کھیتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے  
ڈالیں ہری ہری ہیں تو بایں بھری ہری  
ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر دم کی ہے  
ہم گرد کب پھرتے تھے کل نکل در آج وہ  
کاکت جیس کی سجدہ در سے چھڑاؤ گے  
ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ کو  
برسا کر جانے والوں یہ گھر کروں نثار

کلیاں کھیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے  
چھیتی ہوئی جگر میں صد اکس گجر کی ہے  
کشت مل پر می ہے یہ بارش کدھر کی ہے  
سو پناہ کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے  
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے  
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمن عجز کی ہے  
جھا لے بس ہے میں یہ حسرت کدھر کی ہے  
ابر کر مے عرض یہ میز آب زر کی ہے

لے ال بختیں امید مند رہو نصرت و شہادۃ بجا ثبت ہو کر خورنہ تبہ ان بگاہ و زت  
گورن سیکھ سادک گدھنیک یہ ہریشی ہے مسکن و موت تنکے نیک کبر سنکے موت  
نیک بیک کبر سنکے دیو شکریہ کیرن ہونا صوفی اساتذہ محمد علیہ یزید نہ کھنہ



آنغوش شوقی کھوے ہر جگہ نے حلیہ  
 ہاں ہاں رہ مدیہ ہر فاضل ذرا تو جاگ  
 واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان انا  
 گھڑیاں گنی ہیں برسوں کی یہ بگڑی پھری  
 اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک  
 معراج کا سماں ہے کہاں پیچھے زائر و  
 عشاق روضہ سجدہ میں سوئے حرم خجکے  
 وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کہ ہر  
 اور پاؤں رکھنے والے یہ جلیثم و سرکی  
 ہے راہ جانفزا مے مولیٰ کے در کی  
 مرد کے پھر یہ ملے سے سینے سے سر کی  
 حسرت ملکہ کو جہاں وضع سر کی  
 کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی  
 اللہ جاننا ہے کہ نیت کہ ہر کی

لے زمر جاہلیت میں قروض نے بلند کبر سنو کہ تھک گئے کعبہ کا استہضائے میں شل کیوں ہو  
 چھری اٹھائی دھڑن اٹھائی کبر سنو کہ تھک گئے کعبہ کا استہضائے میں شل کیوں ہو  
 دونوں طرف سے جانے لگا رہا رکھ ہے اس ٹھوڑے کعبہ میں کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں  
 دکن کے سورت زبان ہند میں بھونیک وسیع شکر کعبہ کا استہضائے میں شل کیوں ہو  
 میں ماستان روضہ کا اپنا کہ تھک گئے کعبہ کا استہضائے میں شل کیوں ہو  
 اور کبر سنو قبل از یاد تو تیس سو کبر سنو کی دھڑن میں کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں  
 گویا اگلا صفت ہے جو اپنے حقیقت کی طرف کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں  
 کعبہ کی خوشی کا شکل ہے جو اپنے حقیقت کی طرف کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں  
 اس قدر پر نیت بسو رخت خواہش ہے دوسرے سنو دکن کا استہضائے میں شل کیوں ہو  
 ہم ہے کعبہ کی خوشی کا شکل ہے جو اپنے حقیقت کی طرف کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں  
 یہ کعبہ کی خوشی کا شکل ہے جو اپنے حقیقت کی طرف کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں  
 حقیقت کعبہ کی خوشی کا شکل ہے جو اپنے حقیقت کی طرف کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں  
 کہ حقیقت کعبہ کی خوشی کا شکل ہے جو اپنے حقیقت کی طرف کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں  
 کہ حقیقت کعبہ کی خوشی کا شکل ہے جو اپنے حقیقت کی طرف کعبہ کی خوشی کا شکل ہے نہ سبب علم میں

یہ گھریہ وہ ہے اُس کا جو گھر دیکر پاک ہے  
 محبوب رب عرش ہے اس سبر قبتہ میں  
 چھائے ملالک میں لگاتا ہے درد  
 سجدین کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں  
 ستر بزار صبح میں ستر بزار شام  
 جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے  
 تر پا کر سی بدل کے پھر آنا کہاں نصیب  
 مژدہ بوجہ کھڑکی میں چیمہ گھر کی ہر  
 پہلو میں جلوہ گاہ عقیقہ و عمر کی ہے  
 بدلے میں پہرے بدل میں بارشِ مہد کی  
 جبر مٹ کئے ہیں تائے عملی فکر کی ہے  
 یوں بند کی زلف و رخ آنکھوں پہر کی  
 رخصت ہی بارگاہ سے بسا سجد کی  
 بے حکم کب مجال پر جسے کوہ کی ہر

نہ بیخود و غافل ہو رہی ابھی کا گھر جانے اٹھ کر دن ہے کہ اندر دل کھل دہم دگو و فیض معنہ  
 تمام ہر وقت لکھتے تھلا میں دسم اس میں تشریف فرما ہیں نہ قیق یعنی نہ اندر یہ حسین ہم سینہ صبر  
 رخصت تالی منہ مزہ پند پر ستر ہزار فرشتے ہر وقت ہاضم کو صلوہ و سلام میں کرتے ہیں ہر  
 خود مع آتے ہیں ہر گھر پہنچے ہیں صبر کے وقت یہ بدینے بستے میں ستر ہزار دس ہفتے ہیں ہر صبح  
 رہتے ہیں پرستی قیامت تک بدل ہلکے جو ایک آنے وہ دہا ہر تالی گئے کہ منحوس ہر ہر کو پیل  
 کہ ہر کسی کے شرفِ نوا ہے اگر تبدیلی ہوئے تو کدو ہر مرد با جاتے بدیاں یعنی تبدیل ہے خدا  
 ہے بعد اب ہر مہر سو ہر طرف اشار کیا اندر میں ذر میں تو یوں کہ ہر شرف تالی سے ہر گتہ  
 بعد و شریف ہے کہ سجدین دو بیابا سجد ہر ہر شرف تالی ہر گتہ ہر تالی ان کا یک در ہر تالی  
 میں ہر ہر تالی ہر سجدین سے ہر صفت و شرف ہر تالی میں ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی  
 و سلم ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی ہر تالی

لے دئے بیگنی تمنا کہ اب اُمید  
یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروں کی آجائے  
مضمونوں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بیا  
زندہ رہیں تو حاضری بارگہ نصیب  
مغاس اور ایسے دسے پھرے بے غنی ہوتے  
جا پا پتکیہ خاک نہالی ہے دل نہال  
ہیں چتر و تخت سایہ دیوار و خاک در  
اس پاک کو میں خاک بسر سرخاک میں  
کیوں تاجدار خواب میں دیکھی کسی یہ فتنے  
جادر کشوں میں چہرے نکھے میں لوک کے

دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہر  
اور بارگاہِ مرحمتِ عام ترک کی ہے  
عاصی پڑے رہیں تو صلہ عمر بھر کی ہر  
مرجائیں تو حیاتِ ابد عیش گھر کی ہے  
چاندی ہر اک طرح تو یہاں گدے گر کی ہر  
ہاں بینوا و خوب یہ صورت گزر کی ہر  
شاہوں کو کب نصیب یہ دھج کر و فر کی ہر  
سمجھے میں کچھ یہی حقیقت بشر کی ہے  
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے  
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہر

شاہ شام کو مریم نے دے تھا محمد بن ہرثم اک سید گتھی کشام ہو وہ ہم مرہی جو صبح کو مر  
میرزا لے تھے انیس شبہ صبح کو نہ بندھ ہو تھی کہ صبح ہو وہ پہاڑوں جو یک با صبح ہو چکے ہیں انیس  
دن کو دیکھ شام کی سید ہند شب کو دیکھ صبح کی کہ وہ دو با آنا نہ ہو گا نہ بس رہیں گزر خوب بسر ہوتا ہے  
میرزا ہر گز نہ ہے کہ ہر گز نہ تخت جامع کش مظلوم سرکھلا میں سلطانِ دم ہر مہندہ نمراد غیر  
ساجین مہم کے پھر بنہا کشور میں لکھی ہو کہ وہ لکھتے ہیں نہ کتاب رہتہ نہ خدمت ہی فنا



طیب میں سر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند  
 عاصی بھی ہیں جیتے یہ طیبہ ہے زابد  
 شانِ جمالِ طیبہ جاناں ہے نفعِ محض  
 کعبہ پر ہے شکِ اٹھمن آراؤ لہن مگر  
 کعبہ لہن ہے تربتِ اطہر نئی دہن  
 دونوں بنیں بھلی انیلی بنی مگر  
 خسرو وصل یہ ہے سیم پوش پھر وہ  
 اما و شما تو کب کر خلیلِ جلیل کو  
 اپنا شرف دے لے ہے باقی رہا قبول  
 جو چاہے اُن سے مانگ کر دونوں جہاں کی  
 رو کی غلام دن جیسی باندیاں ٹھیں

سیدھی سڑک یہ فہر شفاعت نگر کی ہر  
 مکہ نہیں کہ جانچ جہاں غیر و شر کی ہے  
 وسعتِ جلالِ مکہ میں سود و ضرر کی ہے  
 ساری بہار دُہنوں میں دولہا کے گھر کی ہے  
 یہ رشکِ آفتاب وہ غیرتِ فخر کی ہے  
 جو پی کے پاس ہر وہ سہاگن کنوڑ کی ہے  
 چمکی دوپٹوں سے ہر جو حالتِ جگر کی ہے  
 کل دیکھنا کہ اُن سے متناظر کی ہے  
 یہ جانیں اُن کے ہاتھ میں کنبی اثر کی ہے  
 نہ ناخریدہ ایک کنیز اُن کے گھر کی ہے  
 گنتی کنیز زادوں میں شام و سحر کی ہے

نہ بیخ میں فریاد نہ مستعدِ حاکم نہ بیوتِ بلدیہ نیست  
 نہ شمعِ من بیوتِ مقام می  
 جس کو شکستہ بغیرِ مہر تو میرزا جو اس میں مرے گا  
 جس کو شکستہ بغیرِ مہر تو میرزا جو اس میں مرے گا  
 برہانِ ہند کے معنی میر سوز و غم بیوتِ حسین  
 میر سوز و غم بیوتِ حسین  
 میں فریاد کہ مددِ قیامت ام فخرِ مہر سوز و غم  
 میں فریاد کہ مددِ قیامت ام فخرِ مہر سوز و غم



باب عطا تو یہ ہے جو بیکار ادھر ادھر  
 آباد ایک در ہے ترا اور ترے سوا  
 لب واپس آنکھیں بند ہو چلی ہیں مہول  
 گھیرا ہر میل نے دلی پہچاند کی  
 قسمت میں لاکھ بیج ہوں سو بل بزار کج  
 ایسے بندے نصیب کئے مغفلیں گھلیں  
 جنت نہ دیں نہ دیں تری ریت بو خیر  
 شرم نہ دیں نہ دیں تو کہ بات لاف  
 میں نہ مانہ زاد کہ نہ ہوں صورت لکھی ہوئی  
 ملک کا ہاتھ اٹھتے ہی دام کی دین تھی  
 سلی وہ دیکھ یاد شفاعت کہ دے ہوا  
 یہ ابر و رضا ترے دامانِ تر کی ہے

۱۔ اولیاء کرم کی جامع میں حضور ہی کا، بخا میں ہیں حضور ہی کی نقل بردار میں سے دعا و بیاد جملے اور واسطہ دعا  
 ہے حق کو انبیاء میں حضور کے کہ اصل وہ عطا ہے فیض میں حضور ہی کہ سب ہیں نہ ہر ایک بکرانہ کی صنعت ہے جتنے  
 کیا ہے رفق ہر کی مغرب خیر و برکت حضور اس میں غنہ علیہ السلام یہ نصرت ہو، یقیناً معلوم ہے کہ جسے حضور کی  
 مددیت غیرت ہو کہ جسے جس سے کہ ہوتی ہے ہر حال کی حالت جتنے نہیں ہوں میں غنہ ہر گز اپنے جھوکے سا گنہ بل  
 شہد خبر کی طرف تو نہیں کرتے، تاکہ کسی کے ہاں کو خجک کہ نہ ہاں میں ہوتی رہا، ہر گز اس سے تیرے اس دور  
 ہر گز نہ شفاعت کی قسم بل والہ نہ ہو۔



معراج نظم نذر گدا بختور سلطان الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و الثناء

## دہمیت شادی امرا

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے  
نئے نرالے طرب کے سامان عرب کے بہان کیلئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک

ملک ملک اپنی اپنی نے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھو

ادھر سے انوار ہنستے آتے ادھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

یہ چھوڑ پڑتی تھی ان کے مُنہ کی کر عرش تک چاندنی تھی جھلکی

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگمگ نہیب آئینے تھے

نئی دُلبہن کی پھین میں کعبہ ٹکڑے سنورا سنور کے ٹکڑے

جگر کے صدفے مکر کے اک بل میں رنگ لاکھوں بنا کر تھے

نظر میں دو لہا کے بیارے جلوے حیرانے مخراب سر جھکائے  
 سیاہ پرچے کے منہ پر آنچل تجلی ذاتِ بخت کے تھے  
 خوشی کے بادل اُمنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے  
 وہ لغزِ نعت کا سماں تھا حرم کو خود و جد آ رہے تھے  
 یہ جھوٹا میزابِ زر کا بھومر کہ آ رہا ہے کان پر ڈھلک کر  
 پھو ہار برسی تو موتی جھڑ کر عظیم کی گود میں بھرے تھے  
 دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں کے  
 غلافِ مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال تانے بسا رہے تھے  
 پیاروں کا وہ حسن تزیینیں وہ ادبھی جو لی وہ تازگیس  
 صبا سے سبز میں لہریں آئیں دوپٹے دھالی چھٹکے تھے  
 نہل کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رواں کا پہنا  
 کہ موجیں پھریاں تھیں دھار لچکا جاتا باں کے قفل مکے تھے  
 پیرِ ناپر داغِ ملکبھا تھا اٹھا دیا مندرش چاندنی کا  
 بجوم تارنگ سے کوسوں قدم قدم فرخِ بائیے تھے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں  
 ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں پہنچے تھے  
 خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم  
 جب اُن کو جہنم میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا لے تھے  
 اتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ یہ نور کا بیٹ رہا تھا پاڑا  
 کہ چاند سورج چل چل کر جہیں کی خیرات مانگتے تھے  
 وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جو بن ٹپک رہا  
 نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹو دے تاروں نے بھرتے تھے  
 بچا جو تلودوں کا اُن کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگین  
 جنہوں نے دولہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزار بن گئے تھے  
 خبر یہ تحویل مہر کی تھی کہ رُت سُبہانی گھڑی پھرے گی  
 وہاں کی پوشاک زیب تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے  
 تجلی حق کا سہرا سر پہ صلوٰۃ و تسلیم کی بچا اور  
 دور وہ قدسی پرے جاکر گھڑے سلامی کی واسطے تھے



جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشنِ لپٹ کر قدموں سے لیتے اُترن  
 مگر کیا کریں نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے  
 ابھی نہ گئے تھے پشتِ زمیں تک سرِ ہوائِ مغفرت کی شلک  
 صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانِ جہنم تھے

عجب نہ تھا رخسارِ کاہلِ غزلِ دم خورِ دہ کا بھر کن  
 شعا عینِ بکے اُڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہاڑ تھے  
 ہجومِ اُمید ہے گھٹا، مرادیں دے کر انہیں ہٹ د  
 ادب کی باگیں لئے بڑھاؤ ملشک میں یہ خلفاء تھے

اٹھی جو گردِ رہِ منورِ وہ نورِ برسا کر راستے بھر  
 گھر سے تھے بادل بھرے تھے جل تھل اُمنڈ کے جنگلِ بلبلِ جگہ  
 ستم کیا کیسی مت کٹی تھی قمرِ وہ خاک اُن کے رہ گزر کی  
 اٹھا نہ لایا کر ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے

بُراق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے  
 مہکتے گلبن مہکتے گلشن ہرے بھرے اہلبار ہے تھے

نمازِ اعلیٰ میں تھا یہی سرِ عیاں ہوں معنیِ اول آخر  
 کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے  
 یہ اُن کی آمد کا دبدبہ تھا فکار ہر شے کا ہو رہا تھا  
 نجوم و افلاک جام و مینا اُجالتے تھے کھنگالتے تھے  
 نقاب اُٹے وہ مہرِ انور جلالِ رخسارِ گرمیوں پر  
 فلک کو بیست سے تپ چڑھی تھی پختے انجم کے اُبلے تھے  
 یہ جوششِ نور کا اثر تھا کہ آبِ گوہر کمر کھاتا  
 مغلّے رہے پھسل پھسل کرتا ہے قدموں پہ نوٹتے تھے  
 بڑھایا لہر کے بحرِ وحدت کہ دُحل گیا نام، یک کثرت  
 فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرشِ وکُرسی دو بیٹے تھے  
 وہ ظلِ رحمت وہ رُخ کے جلوے کتابِ چھپتے نہ کھلتے تھے  
 سُنہری زرِ نفیث اودی اُطلس یہ تھا نہ سب صوبِ چھاؤں تھے

چلا وہ سرو چھاں خراں نہ رُک سکا سدرہ سے بھی دانا  
 پلٹ چھپکتی رہی وہ کب کے سبائینِ واں سے گزر چکے تھے

جھک سی ایک قد سیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی چرخہ پائی  
 سواری دُولہا کی دور پہنچی برائے میں ہوش ہی گئے تھے  
 جھکے تھے روح انامی کے بازو چٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو  
 رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہِ حسرت کے دلوے تھے  
 روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے کبھی بھوکا پھر  
 خرد کے جھل میں پھول چمکا دبر دبر پڑ جل رہے تھے  
 جلدیس جو مرغ عقل اُڑے تھے عجب بُرے عاؤں گئے پڑتے  
 وہ سدہ ہی پر رہے تھے جھک کر چڑھا اقدام تیرا گئے تھے  
 قوی تھے مرغانِ دہم کے براٹے تو اُڑنے کو درد م بھر  
 اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تھوکتے تھے  
 سنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہے مبارک ہوں تاجِ دارے  
 وہی قدم خیر سے پھرائے جو پہلے تاجِ شرف تھے  
 یہ سُن کے بیخود پکارا اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا  
 پھر اُن کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن بھر تھے



جھکاتے مجھے کو عرشِ اعلیٰ گئے تھے سجدے میں بزمِ باہ  
 یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گردِ قربان ہو رہے تھے  
 منیا میں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلرائیں  
 حضورِ خورشید کیا چمکتے چراغِ منہ اپنا دیکھتے تھے  
 یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلے حضرت  
 مبارکی خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے  
 بڑھائے تھے قریب ہو احمد قریب آمدِ رب مجھ  
 نثارِ جہاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا منہ تھے  
 تبارک اللہ شانِ تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی  
 کہیں تو وہ حوشِ لہری تیری کہیں تقاضے وصال کتنے  
 خرد سے بہدور سرِ نمک کے نگاہ سے گزرے گز بنولے  
 بڑے ہیں یاں خود جہت کو لہے کے بنات کہ مر گئے تھے  
 سراغِ این دشتی کہاں تھا نشانِ کیفِ والی کہاں تھا  
 نہ کوئی راہی نہ کوئی ساقی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے

ادھر سے سبیم تقاضے آنا! ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا  
جلال و معیت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

بڑھے تو لیکن جھکتے ڈرتے جیاسے جھکتے ادب سے رکتے  
جو قرب انھیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل لگاتے تھے  
پیران کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقتہً نسل تھا ادھر کا  
تتمزلوں میں ترقی ان سزا دہی تدتے کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بکرا توج بھر بومیں ابھرا  
دن کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے انگرٹھاٹے تھے  
کسے لے لگاٹ کا کنارہ کدھ سے گز کہتے تھے  
بھرا جو خل نظر ہزار وہ اپنی آنکھوں سے غما چھپے تھے

اٹھے جو تھرٹنے کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر  
وہاں تو جا ہی نہیں دہلی کی نہ اکبر وہ بی شقے ارے تھے  
وہ باغ کچھ ایسا رنگ ریا کہ غنچہ و گل کا ذوق اٹھایا  
گرہ میں کلیوں کے باغ پھولے گلوں کے تھے لکے ہوئے تھے

محیط در مرکز میں فرق مشکل وہ ہے نہ فاصل خطوط واصل  
 کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چلر میں دائرے ہیں  
 جناب اٹھنے میں لاکھوں پردہ بر ایک پردے میں لاکھوں جلے  
 عجب کھڑی تھی کہ وصل و نفرت جنم کے بچھے گئے تھے  
 زبانیں سوکھی دکھ کے وہیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں  
 بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے  
 وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر  
 اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی بات گئے تھے  
 کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو  
 محیط کی چال سے تو پوچھو کہ مرے آئے کہ مر گئے تھے  
 ادھر سے تھیں نذر شہ نمازیں ادھر سے انعام  
 سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پر نور میں پڑے تھے  
 زبان کو انتظار گفتن تو گوش کو حسرت شنیدن  
 یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سنتی تھی سن چکے تھے



وہ برج بظاہر کا ماہ پارا بہشت کی سیر کو سدھارا  
 چمک پہ تھا ظلم کا ستارا کہ اس قمر کے قدم گئے تھے  
 سرور مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مدعرب کی  
 جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو بھول تھے سب کنول بنے تھے  
 طرب کی نازش کہ ہاں لچکے ادب وہ بدش کہ ہل دیکھے  
 یہ حوش ضدین تھا کہ پودے کشاکش آہ کے تلے تھے  
 خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منز میں جلوہ کمر کے  
 ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آئے تھے  
 نبی رحمت فیض امت مرصا پہ لٹہ ہو عنا یت  
 اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے داں بٹے تھے  
 شنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا  
 نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیہ تھے

آتے رہے انبیاء کما قیل لہم وَالْخَاتَمُ خُفِّکُمْ کہ خاتم ہوئے تم  
 یعنی جو ہوا دستہ تنزیل تمام آخر میں ہوئی مہر اکملت لکم  
 شب لجنہ و شارب ہے رخ روشن گیسو و شب قدر و برات مومن  
 مڑگاں کی صفیں چار ہیں دو بروہیں وَالْفَجْرُ کے پہلو میں کیا پل عشر  
 اللہ کی سر تالیف تمام شان میں یہ ان سا نہیں انسان وہ انسان میں یہ  
 قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں ایمان یہ کہتا ہے مری جان میں یہ  
 بوسہ گر اصحاب وہ مہر سامی وہ شانہ چپ میں اس کی عنبر فامی  
 یہ طرفہ کہ ہے کعبہ جان و دل میں سنگ اسود نصیب کمن شامی  
 کعبے اگر تربت شہ فاضل ہے کیوں بائیں طرف اس کے لئے منزل ہے  
 اس فکر میں جو دل کی طرف حیاں گیا سمجھا کہ وہ جسم ہے یہ مرقد دل ہے  
 تم جو رہا ہو تو قسمت کی مصیبت مل جائے کیونکر کہوں ساعت سے قیامت مل جائے  
 لٹاٹھاؤ رخ روشن سے نقاب مولیٰ مری آئی ہوئی شامت مل جائے  
 یاں شبہ شبیہ کا کرنا کیسا بے مثل کی تمثال سنورنا کیسا  
 ان کا متعلق ہے ترقی پہ مدام تصویر کا پھر کیسے اترنا کیسا  
 یہ شبہ کی تو واضح کا تقاضا ہی نہیں تصویر کھینچے ان کو گوارا ہی نہیں  
 معنی میں یہ مان کہ کرم کیا مانے کھینچنا تو یہاں کسی سے ٹھہرا ہی نہیں

## حصہ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَا یَا یٰنَہَا مَعَا فِی اَدْرِ کَا سَاوَنَا وَلَہَا  
 کہ بر یاد ستم کو نہ رہ سنا زیم محبت  
 بیا بارید حبت شیخ نجمی برو باب  
 کہ عشق آساں نمود و نہ نہ نہ نہ نہ  
 دہائی گرچہ اخفا میکند بغض نبی سبک  
 نہاس کے ماتہ اس کے نزدیک نہ نہ نہ  
 تو بہت گاہ مک ہند قامت رانی شاید  
 جس فریدی دارد کہ بر بندید عملیہا  
 صلای مجسم در گوش آمد میں بیابشنو  
 جس ستانہ میگوید کہ بر بندید عملیہا  
 گردان روازیں محفل رہا رہا سنت و  
 کہ ساک بخیر نمود ز رہا و سیم منت رہا  
 دریں جلوت بیا ذراہ خلوت تاخدا بیا  
 مانی عاشق من تھوکی و نہ نہ نہ نہ نہ  
 در آواز دے دو چرخ محفل ملہ  
 غرق بر عشق احمدیم ز فرحت نمودا کی دندھان سبکسارن ساہبا

رقصا مست جامہ عشق سے غریباز میخوبہ

اَلَا یَا یٰنَہَا سَاوَنَا کَا سَاوَنَا

صبح طیب میں ہوئی بٹابے بار کور کا | صدقہ لینے نور کا آیات تار کور کا  
 باغ طیب میں مہانا بھوان بھوان کور کا | مست ہو میں سببیں برحق میں شرف کور کا  
 بار حوی کے چاند کا بحر ہے سجدہ نور کا | بارہ بر حویں کے جھکا ایک کستار کور کا



اُن کے قصرِ قدرت سے خلد ایک کمرہ نور کا  
 عرش بھی فردوس بھی اس شاہِ والا نور کا  
 آئی بدعت چھائی ظلمت رنگِ بدلا نور کا  
 تیرے ہی ماتھے رملے جان سہرا نور کا  
 میں گدا تو بادشاہ بھرے پیالا نور کا  
 تیرے ہی جانب سے پانچوں وقت سجدہ نور کا  
 پشت پر ڈھلکا سہرا نور سے شملہ نور کا  
 تاج والے دیکھ کر تیرے اعمام نور کا  
 مینی پُر نور پر رخشاں ہے بلکہ نور کا  
 مصحفِ عارض پہ ہر خط شفیعہ نور کا  
 آبِ نہ بنتا ہے عارض پر پسینا نور کا  
 پیچ کر تلبہ سے تدا ہونے کو لمحہ نور کا  
 ہیبتِ عارض سے تھرتاتا ہے شعلہ نور کا  
 شمعِ دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاہ نور کا  
 میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا  
 تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا  
 تو ہے سایہ نور کا ہر عضو سکر نور کا  
 سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا  
 یہ دشمنِ بوج وہ مشکوٰۃ اعلیٰ نور کا  
 ماہِ سنت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا  
 بخت جاگتا نور کا چمکا ستارا نور کا  
 نورِ دین دونا ترانے ڈال صدقہ نور کا  
 رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا  
 دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا  
 سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا  
 ہے لوارِ الحمد پر اُستما پھریرا نور کا  
 لوسس یہ کار و مبارک ہو قبالہ نور کا  
 مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا  
 گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا  
 کفشِ پای پر گر کے بنجا تلبہ گیتا نور کا  
 تیری صورت کیلئے آیا ہے سُررہ نور کا  
 ہے گلے میں آج تک کو راہی کرتا نور کا  
 نور نے پایا ترے سجدے سے سیمان نور کا  
 اسایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

کیا بتانا نام خدا اس کا دھلا نور کا سر پہ سہل نور کا بر میں شہانہ نور کا  
 بزم وحدت میں مزا ہو گا دو بار نور کا لئے غمخ طور سے جاتا ہے اگر نور کا  
 وصف رخ میں گاتی میں حوریں ترانہ نور کا قدرتی بینوں میں کیا بختا ہے لہر نور کا  
 یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آہ نور کا غیر تامل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا  
 دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھلا نور کا من رٹی کیسا ؟ یہ آئینہ دکھایا نور کا  
 صبح کردی کفر کی پختا تھا مزدہ نور کا شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دم نور کا  
 پڑتی ہے نوری بھرن اٹھا ہر دریا نور کا سر جھکا اے کشت کفر آتا ہے ابلا نور کا  
 ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا طبع نور کا  
 نسخ ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا تاجور نے کر لیا کچھ مسدا نور کا  
 جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا  
 بھیک لے سرکار سے لاجلہ کا سر نور کا مادہ فہیم میں بٹتا ہے ہمیں نور کا  
 دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا ہر مکہ نے یاں کے قدروں کو چمکے نور کا  
 یاں بھی داغ سجدہ طیب ہے مٹا نور کا لے کر کیا تیرے ہی ہاتھ ہے ٹیکا نور کا  
 شمع ساں ایک ایک پروانہ بر س باور کا نور حق سے لوگائے دل میں رشتہ نور کا  
 انجمن والے ہیں نہ بزم حلقہ نور کا چاند پر تاروں کے ٹھڑٹ سے ہر بار نور کا  
 تیرے نسل پاک میں ہے پتہ پتہ نور کا تو ہے میں نور تیسرا سب گھرانا نور کا  
 نور کی سرکار سے پایہ درشتا نور کا جو مبارک نام کو ذوالنورین جوڑا نور کا



کس کے پڑے نے کیا آئینہ اندھا نور کا  
 اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تیر کا نور کا  
 قبر انور کہئے یا فقہِ معلیٰ نور کا  
 آنکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہر انور کا  
 نزع میں ہونے کا خاک در پہ خید انور کا  
 تابِ مہرِ شمس سے چونکے نہ کشتہ نور کا  
 وضع واضح میں تری صورت ہر معنی نور کا  
 انبیا اجزا میں تو بالکل ہے جملہ نور کا  
 یہ جو ہر دم پہ ہے اطلاقِ آتا نور کا  
 سر کیسے نکمیں حرمِ حق کے وہ مشکب غزل  
 تابِ حسنِ کرم سے بھل جائیں گے دل کو  
 ذرے مہرِ قدر تک تیرے توسط سے گئے  
 سبزہ گردوں جھکا تھا بہرِ یابوسِ براق  
 تابِ سیم سے چونکہ صیا کر چاند انھیں قہر  
 دیدِ نقشِ سیم کو کلی سات پردوں سے نگاہ  
 عکسِ سیم نے چاند سوچ کو لگائے چار چاند  
 چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے ہمدیں  
 مانگتا پھر تلبہ آنکھیں ہر نگینہ نور کا  
 مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا نور کا  
 چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سابقہ نور کا  
 تائب بے حکم پر مارے پرندہ نور کا  
 مر کے ٹوڑھے کی عرویں جاں دوپٹا نور کا  
 بوندیاں رحمت کی دینے آئیں جھینٹا نور کا  
 یوں مجزا اچا میں جس کو کب دیں کلہ نور کا  
 اس علاقے سے ہے ن پر نام پتہ نور کا  
 بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا  
 سبے فضائل مکان تک جن کا رہنا نور کا  
 نو بہاریں بندیں گے گرمی کا جھلکا نور کا  
 حدِ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا  
 پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا  
 جنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلا داور کا  
 پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا  
 پروگیا سیم و زبر گردوں پہ سکے نور کا  
 کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا



سینہ تک مشابہ اک وصال سے پاؤں تک | حسن سبطین ان کے جاموں میں برنیا نور کا  
 وہ شکل پاک ہے دونوں کے منے سے عیا | اخط تو اضم میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا  
 ہر گیسوہ و منی ابرو آنکھیں عاصت | کھلیں ان کا ہے چہرہ نور کا  
 اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور کا

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصبہ نور کا

امتان و سیار بکار یہا	شافع حشر و غمگسار یہا
دور از کوئے صاحب کوثر	چشم دارد چہ افکار یہا
در فراق تو یا رسول اللہ!	سینہ دارد چہ بیقرار یہا
ظلمت آباد گور روشن شد	داغ دل راست نور بار یہا
چو کند نفس پرده در مولے	چوں توتی گرم پرده دار یہا
سگبے نبی و یکسبے گمے	من و اما حشر جاں نثار یہا
مَرْوَفٌ بِمُطِيقِ رَبِّكَ تَزْمِنِي	حق نمودت چہ پاسداریا
دارم اے گل بیل زلف خیز	سحر و شام آہ و زاریا

تازہ لطف تو بر رضا ہر دم

مرہم کہنہ دل فگار یہا

ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث | ترا قطرہ یکم سائل ہے یا غوث

کوئی سانک ہی یاد اصل ہی یاغوث  
 قد بے سایہ ظل کبسر یا ہے  
 تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب  
 دل عشق درخ حسن آئینہ ہیں  
 تری شمع دل آرا کی تپ و تاب  
 ترا مہنوں ترا صحرا ترا نجد  
 یہ تری چنپسی رنگت حسین  
 گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے  
 اکال اس کا ادھار ابرار کا ہو  
 اشارہ میں کیا جس نے فرچاک  
 جسے عرشِ دوم کہتے ہیں افلاک  
 تو اپنے وقت کا صدیق اکبر  
 وہ کیا مرسل آئیں خود حضور میں  
 جسے ملنگ نہ پائیں جاہ والے  
 فیوض عالم اقی سے تجھ پر  
 جو قرون سیر میں عارف نہ پائیں  
 ملک مشغول ہیں اس کی شناس  
 وہ تیرا ذکر و شاعر ہی یاغوث

وہ کچھ بھی ہوا ترا سائل ہی یاغوث  
 تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہی یاغوث  
 قلم در میں خرم تا حاصل ہے یاغوث  
 اور ان دونوں میں ترا ظل ہی یاغوث  
 گل و بیل کی آب و گل ہی یاغوث  
 تری لیسلی ترا محمل ہی یاغوث  
 حسن کے چاند صبح دل ہی یاغوث  
 گل سو خلد کا حاصل ہی یاغوث  
 جسے تیرا آتش حاصل ہی یاغوث  
 تو اس مہ کا مہ کامل ہی یاغوث  
 وہ تیری کرسی منزل ہی یاغوث  
 غنی و حیدر و عادل ہی یاغوث  
 وہ تیری وعظ کی محفل ہی یاغوث  
 وہ بے مانگے تجھے حاصل ہی یاغوث  
 عیاں مہی و استقبال ہی یاغوث  
 وہ تیری پہلی ہی منزل ہی یاغوث  
 وہ تیرا ذکر و شاعر ہی یاغوث

نہ کیوں ہو تیری منزل عرش ثانی | کہ عرش حق تری منزل ہے یا غوث  
 وہیں سے ملے ہیں ساتوں سمندر | جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث  
 ملائک کے لشکر کے جن کے حلقے | تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث  
 بخارا و عراق و حیت و اجمیر | تری نوح سمع ہر محفل سے یا غوث  
 جو تیرا نام لے ادا کرے پیاسے | تصور جم کرے شائفل ہے یا غوث  
 جو سرے کر ترا سودا خریدے | خدا کے عقل وہ عاقل ہے یا غوث  
 کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا  
 رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث | طفیل کا لقب واصل ہے یا غوث  
 تصرف تیرے کتب کا سبق ہے | تصرف پر ترا عامل ہے یا غوث  
 تری سیرالی اللہ ہی ہے فی اللہ | کہ گھر سے چلتے ہی وصل ہے یا غوث  
 تو نور اول و آخر ہے مولے | تو خیر عامل و اجل ہے یا غوث  
 ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے میں پیر | تو شیخ عالم و سائل ہے یا غوث  
 کتاب ہر دل آئنا ہے معرفت | تیرے دفتر ہی سے ناقل ہے یا غوث  
 فتوح الغیب اگر روشن نہ دیا | فتوحات و خصوص قیل ہے یا غوث



ترا منسوب ہے مرفوع اس حیا  
 تے کامی مشقت سے بری ہیں  
 احمد سے احمد اور احمد سے تجھ کو  
 تری عزت تری رفعت ترا فضل  
 تے جلوے کے آگے منطقہ سے  
 سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی  
 طلائے مہر ہے کمال باہر  
 تو برزخ ہے برنگ لون منت  
 نبی سے اخذ اور امت پہ فائز  
 نتیجہ حدِ اوسط گر کے اور !  
 اکا طوبی لکڑ ہے وہ کہ جن کا  
 عجم کیسا عرب حل کیا حرم میں  
 ہے شرح اسم القادر ترانام  
 جبین جبہ فرسائی کا صندل  
 بجالایا وہ امر مسارعوا کو  
 تری قدرت تو فطریات سے ہے  
 تصرف والے سب مظہر میں تیرے  
 اضافت رفعت کی عامل ہے یا غوث  
 کہ برزخ نصیب سے فاعل ہے یا غوث  
 کن اور سب کن کن حاصل ہے یا غوث  
 بفضلہ فضل و فاضل ہے یا غوث  
 مرہ و خور پر خط باطل ہے یا غوث  
 قمر کایوں فلک مائل ہے یا غوث  
 کہ خارج مرکزِ حامل ہے یا غوث  
 دو جانب متصل واصل ہے یا غوث  
 ادھر قابل ادھر فاعل ہے یا غوث  
 یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یا غوث  
 شبانہ روز و ردِ دل ہے یا غوث  
 جہی ہر جا تری محفل ہے یا غوث  
 یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث  
 تری دیوار کی کہگل ہے یا غوث  
 تری جانب جو مستعمل ہے یا غوث  
 کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث  
 تو ہی اس پر دے میں فاعل ہے یا غوث

رہنا کے کام اور رک جائیں شا  
ترا سائل ہے تو باذل ہر یا غوث

## وہلِ سوم تفصیل حضورِ در غم ہر بند و مقہور

بدل یا فرد جو کاما ہے یا غوث	نئے ہی در نے شکرِ بر یا غوث
جو تیری یاد سے ذابل ہے یا غوث	وہ ذکرِ اللہ سے غافل ہے یا غوث
انا التیاف سے جا بجا ہے یا غوث	جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث
سخن میں اصفیا تو مغنر معنی	بدن میں ادب تو دل ہے یا غوث
اگر وہ جسمِ عرفاں میں تو تو آنکھ	اگر وہ آنکھ میں تو تل ہے یا غوث
الوہیت نبوت کے سوائے	تمام انصاف کا قائل ہے یا غوث
نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت	کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد نے نہ پائی	نبوت ہی سے تو عطل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت	بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
مزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں	وہ طبقہ مجلّاٰ فضل ہے یا غوث
رہا میدان و شہرستان عرفا	ترا رہنا تری محفل ہے یا غوث
یہ چشتی سہروردی نقشبندی	ہر گ تیری طرف آئل ہے یا غوث
تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی	ترا میلہ تری محفل ہے یا غوث

انھیں تو قادری بیعت ہے تجدید وہ ہاں خاالی جو مستبدل ہر یا غوث  
 قمر پر جیسے خور کالیوں ترا قرض سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث  
 غلط کرم تو واہب ہے نہ تعرض تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث  
 کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ کہ تلو تاج اہل دل ہے یا غوث  
 مشیخ میں کسی کی جمع یہ تفصیل حکم اولیٰ باہل ہر یا غوث  
 جہاں دشوار ہو وہم مساوات یہ جرات کس قدر ہاں ہے یا غوث  
 ترے خدام کے آگے ہے اک بات جو اور اقطاب کو مشکل ہر یا غوث  
 اُسے ادبار جو مُذْبِر ہے تجھ سے در ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث  
 خدا کے دے ہے مطرود و مخذول جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث  
 ستم کوری و ہابی رافضی کی کہ بند و تک ترا قائل ہے یا غوث  
 وہ کیا جانے گا فضل مرتضیٰ کو جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث  
 رضا کے سامنے کی تاب کس میں  
 فلک دار اُس پہ تیرا ظل ہر یا غوث

## وصل چہارم استعانت از سرکار غوث ربیع اللہ علیہ السلام

طلب کا مُنہ دیکھتا ہوں یا غوث مگر تیرے اکرم کا مل ہے یا غوث  
 دو دانی یا بھی الذین دو دانی | اے اسلام پر نازل ہے یا غوث



وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزی کفر  
 عَنْ زُمَّاتٍ لَا عِنْدَ الْقِتَالِ  
 ترے سوسے سو یا بخت دیں جاگ  
 خدایا خدا آوے سہارا  
 جلاوے دیں جلاوے کفر والی  
 ترا وقت اور پڑے یوں دین پر  
 رہی ہاں شامت اعمال یہ بھی  
 غیور اپنی غیرت کا تصدق  
 خدایا مرسم خاک قدم دے  
 نہ دیکھوں شکل شکل تیرے آگے  
 وہ گمراہ شتہ شرک خفی نے  
 کئے ترساؤ گبرا قطاب و ابدال  
 تو قوت دے میں تنہا کام بسیار  
 عدو بدین مذہب دالے حاسد  
 حسد دے ان کے سینے پاک کرے  
 قتائے دق ہی خوں استخوان گشت  
 دیا بھر کو انھیں محسوس چھوڑا  
 کہ سر میتخ دل پر سل ہے یا غوث  
 مرد کو آدم بس نمل ہے یا غوث  
 جگا چھپنے پہ دن نائل ہے یا غوث  
 ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث  
 کہ تو نجی ہے نوت تامل ہے یا غوث  
 نہ تو عاجز نہ تو غفل ہے یا غوث  
 جو تو چاہے بھی زائل ہے یا غوث  
 وہی کہ جو ترے قابل ہے یا غوث  
 جگر زخمی ہر دل گھائل ہے یا غوث  
 کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث  
 پھنسا زتار میں یہ دل ہے یا غوث  
 یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث  
 بدن کمزور دل کابل ہے یا غوث  
 تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث  
 کہ بتدق سے بھی یہ سل ہے یا غوث  
 یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث  
 مرا کیا جرم حق نامل ہے یا غوث

خدائے یس لڑائی وہ ہے معطر  
 عطاء میں مقتدر غفار کی میں  
 تے بابا کا پھر حیرا کرم ہے  
 بھرن والے ترا جھالا تو جھالا  
 ثنا مقصود ہے عرض غرض کیا  
 غرض کا آپ لو کا نسل ہر یا غوث

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا

تری رحمت اگر شامل ہر یا غوث

کہے کے بدرالدرجے تم پہ کروں درود  
 شاخ روز جزا تم پہ کروں درود  
 جان و دل اصفیا تم پہ کروں درود  
 لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا  
 اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بجلا  
 طور پہ جو شمع تھا چاند تھا سا عیر کا  
 دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کت پا چاند سا  
 ذات ہوئی انتخاب حضرت مجھے لا جواب  
 غایت و علت سبب بہر جہاں تم ہو برب  
 تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا نشا  
 طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروں درود  
 دافع جملہ بلا تم پہ کروں درود  
 آب دگل انبیا تم پہ کروں درود  
 کوشک عرش دولی تم پہ کروں درود  
 جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروں درود  
 نیر فاراں ہوا تم پہ کروں درود  
 سینہ پہ رکھ دوںدا تم پہ کروں درود  
 نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروں درود  
 تم سے بنا تم بنا تم پہ کروں درود  
 اصل سے بے ظل بندھا تم پہ کروں درود

مغز ہو تم اور پوست اور میں باہر کے دست  
 کیا میں جو بید میں لوٹ تم تو ہو غیث در غوث  
 تم ہو حنیف و منیف کیا ہے وہ دشمن خصیث  
 وہ شب معرج راج وہ صف محشر کا تلج  
 لَعْتَ قَلَحَ الْقَلَحِ رُحْتَ فَرَّاحَ الْمَرَّاحِ  
 جان و جہان مسج داد کہ دل ہے جریح  
 اُف وہ سنگلاخ آہ یہ پاشاخ شلخ  
 تم ہے کھلا باب جو دم ہے سب کا جب  
 خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ  
 گرہ میں بید تصور تم ہو عفو و غفور  
 مہر خدا نور نور دل ہے یہ دن ہے دور  
 تم ہو شہید و بصیر اوزیں گنہ پر دلیر  
 چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر  
 تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور  
 بے مز و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز  
 آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہر اس  
 طارم اعلیٰ کا عرش جس کتب پاک ہے فرش

تم ہو درون سرا تم پہ کروڑوں درود  
 چھینٹے میں ہو گا بھلا تم پہ کروڑوں درود  
 تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود  
 کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود  
 عَذْلِيْعُوْدُ الْعَنَّا تم پہ کروڑوں درود  
 بنفیس چھپیں دم چلا تم پہ کروڑوں درود  
 اے مے خسل کشا تم پہ کروڑوں درود  
 تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود  
 اگے جوشہ کی رضا تم پہ کروڑوں درود  
 بخشد و جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود  
 شب میں کرو چاندنا تم پہ کروڑوں درود  
 کھول دو چشم حیا تم پہ کروڑوں درود  
 دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروڑوں درود  
 لہجہ ہے وہ ایش ہوا تم پہ کروڑوں درود  
 ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود  
 بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود  
 آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود



کہنے کو ہیں علم و خاص ایک تمہیں ہو خدا بند سے کر زور با تم یہ کرو روں درود  
 تم ہو شفا کے مرض خلق خدا خود غرض خلق کی حاجت بھی کیا تم یہ کرو روں درود  
 آہ وہ راہ صراط بندوں کی کتنی بساط المدد لے رہنا تم یہ کرو روں درود  
 بے ادب و بد لحاظ کرنے کا کچھ حفاظ عفو یہ بھولا رہا تم یہ کرو روں درود  
 لوتہ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہر روز جمع آنندھیوں سے حشراتِ ظہا تم یہ کرو روں درود  
 سینہ کہ ہر داغ داغ کہد و کرے باغ باغ طیب سے اگر صبا تم یہ کرو روں درود  
 گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف لاکے تیر تیخ لا تم یہ کرو روں درود  
 تم نے بزرگ فلق جیب جہاں کے شوق نور کا ترکا کیا تم یہ کرو روں درود  
 نوبت در میں نلک خادم در میں ملک تم ہو جہاں بادشاہ تم یہ کرو روں درود  
 خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل خلق تمہاری گدا تم یہ کرو روں درود  
 طیب کے ماہ تمام مجملہ رسل کے امام نوشہرہ ملک خدا تم یہ کرو روں درود  
 تم سے جہاں کا نظام تم یہ کرو روں سلا تم یہ کرو روں شنا تم یہ کرو روں درود  
 تم ہو جواد و کریم - تم ہو رزق رحیم بھیک ہو داتا عطا تم یہ کرو روں درود  
 خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاکم ہو تم تم سے ملا جو ملا تم یہ کرو روں درود  
 نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم تم سے بس افزوں خدا تم یہ کرو روں درود  
 شانی و نانی ہو تم کانی و دانی ہو تم لورہ کو کر دو داتا تم یہ کرو روں درود  
 جائیں نہ جب تک غلام خلدی دستِ محرم ملک تو ہے آپ کا تم یہ کرو روں درود

ملحق ہو تمہیں منظر حق ہو تمہیں ! تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروں درود  
 رزق نارساں تکیہ گر بیکساں باد شہر ماورا تم پہ کروں درود  
 سے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروں درود  
 طرف عدلے دین ایک طرف حاسدین بند ہے تنہا شہا تم پہ کروں درود  
 سا کہوں یکس ہوں میں کیوں کہوں سب کس نہیں تم ہو میں تم پہ خدا تم پہ کروں درود  
 ہے نئے کین ہینگے ہوں کوڑی کے تین کون ہمیں پالتا تم پہ کروں درود  
 نہ دے کے کیس گھاٹ نہ گھر کے کیس ایسے تمہیں پالتا تم پہ کروں درود  
 دوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے خستہ پلاؤ ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروں درود  
 سے کہ ہوں روک لو غوطے لگے ہاتھ دو ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروں درود  
 خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا تم پہ کروں درود  
 کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ تم کہو دامن میں آ تم پہ کروں درود  
 وعدہ کو تباہ حاسدوں کو رو براہ اصل ولا کا بھلا تم پہ کروں درود  
 نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سرور اتم پہ کروں درود  
 غم غضب کے کئے اس پہ ہر سرکار سے بستدوں کو چشم رضا تم پہ کروں درود  
 عطا کیجئے اس میں ضیاء کیجئے جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروں درود

کام دہ لے لیجئے تم کو جو رضی کرے  
 ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروں درود

زینت ماہ تاباں آفریند زبوتے تو گلستاں آفریند  
 د از بہر تو صرف ایمانیانند کہ خود بہر تو ایماں آفریند  
 صبار است از بویت بہر سو چناں اکثاں خیراں آفریند  
 برائے جلوہ یک گلبن ناز ہزاراں باغ و گستاں آفریند  
 زہر تو مشائے برگرفتہ دزاں مہر سلیمان آفریند  
 چو انگشت تو شد جولاں گہ برق قمر را بہر قرباں آفریند  
 ز لعل تو شمع جالغزایت زکال آب حیواں آفریند  
 نہ غیب کبریا جان آفرین نہ خود مثل تو جلاں آفریند  
 پئے نظارۂ محبوب لاہوت جینت آئینہ ساں آفریند  
 بنا کردند تا قصیر رسالت ترا شمع شیتاں آفریند  
 زہر و چرخ بہر خواں خودت اعجب قرص و شکداں آفریند  
 رحمت تا بہار تازہ گل کرد  
 رضایت را غزلخواں آفریند

## وَدُّ لَیْفَہَا کَا دَوِیِّہَا

مَسْجَدَی الْحَبِّ کَا مَسَاتِ فَوْجِہَا مَقَلْتُ لِخَمَرِی نَحْوِہَا  
 داد عشق جام وصل کبریا پس بگفتم بلوہ ام راسوہ



الصلوات فضل خواران حضور	شاہ بر جود دست و دہا در دور
بخش کردن گرنه عزم خسروی است	آخرا این نوشیده خواندن بہر صیت
سَعَتْ وَ هَشَتْ لِنَجْوَى سِنِي كَوْسٍ	فِيهِمْ تُسْكِرُنِي بَلِيَّتِ الْمَوَالِ
شد دواں در جا بہا سویم رواں	والہ سکرم شدم در سرد رواں
فکر تو از ذکر و فکر اکبر بود	شکر کوچوں حکم خود بری رود
سوتے بزلتے مر دواں رواں	بادہ خود شربت بیاتے سرد رواں
فَقُلْتُ إِسَامِيرُ الْأَقْطَابِ لَكُنُوا	يَعَالِي وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِ
گفتم اے قطباں بعون شان من	جملہ در آمد ستاں مردان من
جمع خواندی تا قوی دلباشوند	ہم ز عون حال خود دادی کند
ورنہ تا بام حضور تو صعود	عاش شد تاب دیارے کہ بود
وَهَلُّوا وَ اشْرَبُوا أَنْتُمْ جَنُودِي	فَسَاقِي الْقَوَدِ بِالْوَأْفِي مَلَالِ
ہمت آرید و خورید اے لشکر	ساقیم دادہ نبالب از کرم
لشکر حق جاہم تو لبریزی ست	ہر لبالب را چکیدن دپے ست
تا بجا ہم آید انشاء العظیم	آن نصیب الارض من کلہم کلیم
شربتتم فضلتی من بعد سکری	وَلَا سِلْتُمْ عَلَوِي وَ انْصَالِ
من خدم مرشار و سورم میچشید	نعت تا قرب و علویم کے کشید
فضل حوالہ شہد من گیلے	ارے آنم گو کہ خواہم قطرہ لائے

یلے جو دشہم گفت ملائے | مے طلب لاشنوی اینجان لائے  
 مقامکم اعلیٰ جمعاً و لکن | مقلدے فوقکم مازال عال  
 جاتے تاں بالا و لے حبایم بود | فوق تاں از روزِ اَوّل تا ابد  
 جات بالا تمرز و ہم جاتہا | جاتہا خود ہست بہر پاتہا  
 پاتہا چو بود کہ سرطایر پات | پات ہم کے چوں فرود آئی ز جات



اُنکے حضورِ التَّقَرُّیبِ وَحْدِی | یَصْرِفُنِی وَحْشِی ذُو الْجَلَالِ  
 یکہ در تشریم خدا گر داندم | حال و کانی آن جلیل و احدم  
 ایکہ می گردانمت آن یک نہر | حال ما گرداں ز شرطِ سوئے خیر  
 تاج قریش شادناں بر سر نہ | شئی لله قرب خود مارا بدہ  
 انا البیڑی اَشْهَبَ كُلِّ شَیْخٍ | وَمَنْ ذَا لِفِ الرَّجَالِ اَعْطَى مِثَالِ  
 باز اَشْهَبَ و ما شیخاں چوں حمام | کیست در مرداں کہ چوں من یانت کام  
 جذا شہباز طیرستان قدس | اے قمار پنجہ ات مرفان قدس

شادمان بر تیری کو تر بزن | گنگ بر خسته چرخ هم فلک  
 کسائی خلعه بطرائع عزم | و تَوَجَّهْنِي بِتَيْجَانِ الْكَسَالِ  
 من لستم با خوش نگار عزم | بر سرم صد تاج دارائی نهاد  
 یارب این خلعت بپایان تالش | حله پوشایک نظر بر مشیت عود  
 تاج را از فرق خود معراج ده | بر سرم از خاک را بت تاج نه  
 و اَظْلَعْنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ | وَ قَتَلْنِي وَ اَعْطَانِي مُرَوِّا  
 آگیم سرمود بر راز قدیم | عهده داد و جمله کامم آن کریم  
 عهده از تو عهد از تو باز تو | ما بظل نعمت دهم باز تو  
 بیله رخ رخ زمان خریست | سونے باشد شمع حلال نریست  
 و مَلَايَ عَلَى الْأَفْطَابِ جَمًّا | فَحَسْبِي نَافَذٌ فِي كُلِّ حَالٍ  
 و بیم کرده بر اقطاب جهان | پس بهر حال ست حکم من روان  
 ای تریا تا ترے امرت امیر | کجورے بے حکم را در حکم کیر  
 پیش از ان کا فتنے آتش نیاز | نرم نرم از دست لطفت راست ساز  
 فَكَلُوا لَقِيْتُ سِرِّي بِحَسَابٍ | لَصَارَ الْكُلُّ عَوْرًا فِي الزَّوَالِ  
 رزخود کر انگم انمده سحر | جمل گم گردد فرو رفته بفر  
 نفس و شیطان نزع جاں گور نشو | نام خواندن بر سر خنجر عبور  
 ناخدا یا بفت دریا در بیم | دست گیرے بیم ز رازت کم ز بیم



وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالٍ      لَدُلْتُ وَاخْتَفْتُ بَيْنَ الرِّمَالِ  
رازم از جلوه دیم کرد و جبال      پاره پاره گشته پنهان در رمال  
لے ز رازت کوہ کاہ و کاہ دکا      کاہ بیجاں راست ستر راہ کوہ  
اے غم کاہ است جرم کوہ زار      کوہ را کاہ و سپرد کاہ زار  
وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَابٍ      لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّهَا  
پرتو راز افکنم گر برایش سر      سرد و خامش گردد و از رازم سیر  
نیرامن ناچسبم افر و ختم      هم دل زارم در دوشش موختم  
زارمن از زور با خود نوش کن      نایمن از نور خود خاموش کن  
وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتٍ      لَقَلَعَتْ بِقُدْرَتِهَا الْمَوْتِ لَعَالِ  
راز خود بر مرده گرا افکنم      زنده بر حیند باذن ذوالکرم  
لے نگاہت زنده ساز مرد را      پیست پیشت در دل انرد را  
ایں لبانت جلوه با رشید کن      تم بفرما مرده ام رازنده کن  
وَمَا مِنْهَا شَهْوَرٌ أَوْ دَهْوَرٌ      تَمُرٌ وَتَنْقِصٌ إِلَّا أَحَالِي  
نیست شہر نیست دہر را حور      آنیاید مردم پیش از ظهور  
لے در تو مرجع ہر دہر و شہر      بندگانت را چہ ترس از دست ہر  
بر مردم کن از نہرت بخیر      غیر محض من نہ بیم و بیم ضیر  
وَلَخَيْرٌ لِّي بِسَائِيٍّ وَتَجْرِي      أَوْ تَعْلِمُنِي فَأَقْصِرْ عَنِّي جَدَالِي

بملہ گوید با من از حال و صفت  
 او جس اللہ زید اس خدہ راجدال  
 در پندالش کے کجا یا بی امان  
 مرییدی ہم و طیب و اشطیح و حق  
 بندہ ام خوش می سرا میا ک دست  
 ایں سخن را بندہ باید بندہ کو  
 شاد و پاکو باں رود جانم ز تن  
 مرییدی لا تحف الله ریت  
 ریت من حق بندہ از ترے منال  
 اے ترا اللہ رب محبوب اب  
 رب اب پاکت نمود از رب عیب  
 مرییدی لا تحف و اش فانی  
 بندہ ام ترے دراز بد سگال  
 فخر حق با بد گان شر را سرست  
 بندہ ات را دشمنان و اند خس  
 طبر لی فی السماء و الارض  
 تو ہم در خضر و غبر از ند  
 از چہ الم دست کو تر باید دست  
 عرض بیگی در او ماه و سال  
 خود کنیز او زمیں بندہ زمان  
 و انعل ما تشاء فلا مسم قال  
 ہر چہ خواہی کن کہ نسبت بر ترست  
 بندہ کن لے بادشاہ بندہ جو  
 بر مریدی ہم و طیب و اشطیح و حق  
 عطائی رفعة نلت المتال  
 رحم آمد رسید ماسنال  
 طرہ مر بولی و محبوبی عجب  
 از دل پر کش شہا ہر عیب رب  
 عز و مر حاتیل عند القتال  
 سخت عزم و قاکم وقت قتال  
 خانہ زاد ایم ز باب و مادرست  
 یا عز و ملاقاتلا فرادرس  
 و شلوئس السعاده و تذبذبه الى  
 شد نقیب موکم عمت یسعد

یارب ای خدایا مبارک دیر باز  
 بادشاہ شکر سلطانی خویش  
 بِلَادِ اللَّهِ مُلْکُیْ تَحْتَ حُکْمِیْ  
 ملک حق مسلم تہ فرمان من  
 باریک اللہ وسعت سلطان تو  
 تیرہ وقتے خبر وختے سینہ ریش  
 نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا  
 در نگاہم جسد ملک ذوالجلال  
 وہ کہ تومی بیسی دما در گناہ  
 چشم وہ تازین بلا داریم  
 وَكُلُّ وَدَّيٍّ لَّهُ تَدْمِدٌ رَاقِيٌّ  
 بر دل را یک قدم دادند و  
 کام جا نہا تو بگام مصطفیٰ  
 گام برگام گئے مالا مبیس  
 دَرَسَتْ الْعِلْمَ حَتَّى مَرَّتْ تُطْبَأُ  
 درس کردم علم تا قلعے شدم  
 اے سعید بسعد سعیدیں  
 تخت و بخت دلج و بلج و ساز و نا  
 یک نگاہے برگاہے سینہ ریش  
 وَوَقَّتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ مَخَّيْ  
 وقت من شد صاف پیش از جان من  
 شرق تا غرب آن تو قربان تو  
 بردر آمدہ زکوۃ وقت خویش  
 كُنْتُ دَلِيلًا عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ  
 داد خبر دل سان بکلم اتصال  
 آہ آہ از کورے ما آہ آہ  
 رمے تو نیم و بر پا جان دیم  
 عَلَى قَدَمِ الشَّيْءِ بَذَرَ الْكَمَالَ  
 بر قد مہلے نمی بدر العلاء  
 حیف بر خطرات دیو آئیم ما  
 دست وہ بر کش سوئے راہ مبیس  
 وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِ  
 کرد مولائے موالی اسعدم  
 اسعد چرخست بندوای سعیدیں



نے ہمیں سعدی کر شاہ سعد کن  
 بر جالی نے ہوا چرہ مرصیام  
 در تموز روز جیشم روزہ دار  
 کار مردانت صیام ست دقیام  
 مرد کن یا خاک را بہت کن شتاب  
 انا الحسنی و المخلد معامی  
 از حسن نسل من در مخدع مقام  
 سرور نام ہم براہ افتادہ ایم  
 گل براہ یک قدم گل کم بدایم  
 انا الجسیلی فہی الذیبت انہی  
 مولد م جیسلاں و نام محی وی  
 اے ز آیات خدا آیات تو  
 جلوہ دہ از راہت ایں بیت  
 و عند القادر المشہور انہی  
 نام مشہور است عبد القادر م  
 ان جدت چوں نباشد ان تو  
 بر فضلے ناقص افشاں نوال  
 سعد کن ناسعد ما را سعد کن  
 و فی ظلم اللہ الی کمال  
 در شب تیرہ چو گوہر نور بار  
 کام ما در خورد بام و خواب شام  
 ایں بہائم را چٹاں گو کن تراب  
 و آخذ اہی علی عنق الرجال  
 پائے من برگردن جسد کرام  
 پائت را سر بہادہ ایم  
 حبیب اللہ مرد دامن کشاں  
 و اعلاہی علی راس الجبال  
 اہم بر تہاے کوہ میں  
 معجزات مصطفیٰ آیت تو  
 چوں منی محشور زیرایت  
 و جدی صاحب العین الکمال  
 میں ہر فضل ان جسد اکبر م  
 و ارثی اے جان من تر بان تو  
 ایک چشیدن آب از بحر الکمال

خفته دل تا چند تنگ زینتن بر رخش از بحر فضل آبی بزن  
 تشنه کلام پایدایم کرده غش بحر سائل را بگو خود رو بر رخ  
 روبروش اورا بر رخ بیدار ساز ہوش بخش نوش بخش و جاں نواز  
 جاں نواز جاں فدائے نام تو کام جاں دہدایے جہاں دور کا ہوا

ایل دعا از بندہ آمین از ملک

پوزش از بغداد اجابت از فلک

خوشا دلے کہ دہدش دلے آل رسول خوشا سرے کہ کندش فیلے آل رسول  
 گناہ بندہ بخش لے فیلے آل رسول بر آئے آل رسول از بر آئے آل رسول  
 ہزار دُج سعادت بر آرد از صدیے بہلے ہر گہرے بہاے آل رسول  
 سیہ سپید نہ شد گور رشید معرش داد سیہ سپید کہ سازد عطلے آل رسول  
 اِذَا رُوَاذَکِرَ اللّٰہِ مَعَا شَرَّہِ بَیْنِی من و خدائے من آنست ادائے آل رسول  
 خبر و ہدایتک لا الہ الا اللہ فنائے آل رسول بقائے آل رسول  
 ہزار مہر برد در ہوائے او جو مہربا بر دوائے کہ در خند ضیلے آل رسول  
 لغیب پست نشیناں بلند است ایں جا تواضعست در مر تعلقے آل رسول  
 بر آب چرخ بریں بیس سستانہ او گرا بخاک و بیا بر سمائے آل رسول

قباے شہ بکیم سیاہ خود بخود  
 دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نوش  
 ہمیں نہ از سر افسر کہ ہم ز سر برخت  
 بسخر و طعنه سختی ز ندب عارض گل  
 دید ز باغ منے اغنچہ لے نذر بگرد  
 ز چرخ دکان ز شرقی و مغربی آرند  
 جرم بصلہ آتش آچہ گفت را بی را  
 رسول داں شوی از نام ادنی بینی  
 بخند متشنخ خود باج و تلج زنگ و فرنگ  
 اگر شب مست و خطر سخت و رہ نمیدان  
 ز رہ نہند کلاه غرور و عیال  
 خیر جامہ سالوس را کستانی ده  
 مرو بمیکده کاخ سیاہ کا راند  
 مژدہ مجلس فسق و فجور شیداں  
 مرو بدانکہ این دروغ باذان و میج  
 ازاں باخمن پاک سبزه پوشاں  
 شکست خیزد جی و پری بشیخه منور  
 سب کلیم نبا شد گدائے آل رسول  
 بیامریض بدایہ الشغلے آل رسول  
 نشست بر کفرش جائے آل رسول  
 بسنگ صخره وزد اگر صبلے آل رسول  
 دم سوال حیا و غنائے آل رسول  
 بدر دمس بمس کیمیلے آل رسول  
 بہاں بسلسلہ آرد دوائے آل رسول  
 دو حرف معرفہ در اتجائے آل رسول  
 سپید سخت سیاہ سوائے آل رسول  
 ببند چشم و بیا بر تقائے آل رسول  
 بجنود دوائے کفش پائے آل رسول  
 بتابے مہ جیب قبلے آل رسول  
 بیا بخانقہ نور زائے آل رسول  
 بیا باخمن اتقائے آل رسول  
 بیا بجلوہ گردکشائے آل رسول  
 کہ سبز بود در اں بزم جائے آل رسول  
 ز دل میرود اں جلوه جائے آل رسول



شہید عشق نمیرد کہ جان بجاناں داد  
 بگو کہ وائے من دولے مردہ ماندن کن  
 کہ می بروز مرخصان تلخ کام نیاز  
 صبا سلام اسیر ان بسته باں یسان  
 خطا ممکن واکا پرده لیست دوری نیست  
 مگو کہ ریدہ گرمی و غبار دیدہ بخند  
 پیچ در غم عیار گاں ذنب شعار  
 بر آنکہ نکث کند نکث بہر نفس نیست  
 سپاس کن کہ بیاسن سپاس بدیشان  
 نہ سگ بشور و شیرنجاشی کا بد  
 تواضع شہ مسکین نواز را نازم  
 منم امیر جہانگیر کج کمال عیسی  
 اگر مثال خلافت دہ فقیرے را  
 مگر خردہ کہ آن کس نہ اہل اس کارست  
 بیس تفادیت رہ از کجاست تا بجایا  
 تو مردی ایکہ جدائی زیائے آن رسول  
 مثال ہرزہ کہ بہشت وائے آل رسول  
 بعد شہد فزوشن بقلے آل رسول  
 بطاران ہوا و فضائے آل رسول  
 بگوشت خوردانوں صدائے آل رسول  
 بکارست کنوں تو تپائے آل رسول  
 اگر ادب نکنند از بر آئے آل رسول  
 غنی ست حضرت چرخ اعتدائے آل رسول  
 نیاز و ناز نہ دار دشنائے آل رسول  
 نقد بدروضیائے ذکائے آل رسول  
 کہ بچو بندہ کند بوس پائے آل رسول  
 کمیدہ بندہ و مسکین گدائے آل رسول  
 عجب مدار ز فیض و سخائے آل رسول  
 کہ داند اہل نمودن عطائے آل رسول  
 تبارک اللہ و ثنائے آل رسول  
 مرا از نسبت ملک است امید آنکہ بہ حشر  
 نہ اکنتند بیائے رضائے آل رسول

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 مہرِ حرمِ نبوت پہ روشن درود  
 شہسوارِ ارم تا جدارِ حرم  
 شبِ اسری کے دولہا پہ دائم درود  
 عرش کی زیبتِ زینت پہ عرشِ درود  
 نورِ مینِ لطافت پہ الطفتِ درود  
 سر و نازِ قدمِ مغسلاً ز حکم  
 نقطہٴ سب و وحدت پہ یکتا درود  
 صاحبِ رحمتِ شمس و شوقِ القمر  
 جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا  
 عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ فکین  
 اہلِ مہر و وہیب و تبحر و جو  
 فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود  
 شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود  
 بے سہیم و قسیم و عدل و میل  
 مہرِ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود  
 شاہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود  
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام  
 گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام  
 نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام  
 نوشہٴ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام  
 فرش کی طیبِ تربت پہ لاکھوں سلام  
 زیبتِ زینِ لطافت پہ لاکھوں سلام  
 یکہ تا زِ فضیلت پہ لاکھوں سلام  
 مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام  
 نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام  
 اس منزلیں سیادت پہ لاکھوں سلام  
 اس کی قابریاست پہ لاکھوں سلام  
 قائم کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام  
 ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام  
 فتقِ از بارِ قدرت پہ لاکھوں سلام  
 جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام  
 عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام  
 شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

کتنے ہر یکس دے نوا پر درود  
 پر تو اسم ذات احد پر درود  
 خلق کے دلورس سب کے فریاد رس  
 مجھ سے یکس کی دولت پہ لاکھوں درود  
 فصیح بزم ذوق ہو میں گم کن انا  
 انتہائے دولی ابتدائے یکی  
 کثرت بعد قلت پہ اکثر درود  
 رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود  
 ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود  
 فرحت جان مومن پہ بے حد درود  
 سبب ہر سبب منتہائے طلب  
 مصدر مظہریت پہ اظہر درود  
 جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں  
 قد بے سایہ کے سایہ مرحمت  
 طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں  
 وصف جس کا ہے آئینہ حق نما  
 جس کے آگے سرسرواں خم زمیں  
 جز ہر رفت طاقت پہ لاکھوں سلام  
 مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام  
 کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام  
 مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام  
 شرح متن ہوتیت پہ لاکھوں سلام  
 جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام  
 عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام  
 حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام  
 ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام  
 غیظ قلب ضلالت پہ لاکھوں سلام  
 علت جسد علت پہ لاکھوں سلام  
 مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام  
 اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام  
 ظل مہر و درافت پہ لاکھوں سلام  
 اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام  
 اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام  
 اس سر تلج رفعت پہ لاکھوں سلام



رَم کی گھٹا گیسوئے مشک سا  
 لَمَّة الْقَدْرِ میں مَطْلَعُ الْفَجْرِ حق  
 ت لختِ دل ہر جگر چاک سے  
 و نزدیک کے سننے والے وہ کان  
 ہر میں موجِ نورِ جلال  
 کے ماننے شفاعت کا سہارا ہا  
 کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی  
 آنکھوں پہ وہ سایہ انگنِ مژہ  
 سباری مژگاں پہ برسے درود  
 اُن قَدْرائی مقصدِ مَلَطَفِ  
 طرقت اٹھ گئی دم میں دم آگیا  
 آنکھوں کی شرم و حیا پر درود  
 کے آگے چراغِ قمرِ جہلمدائے  
 کے خد کی سہولت پہ بجد درود  
 سے تار یک دل جگمگانے لگے  
 سے مُنہ پہ تاباں دیشاں درود  
 نیم باغِ حق یعنی رُخ کا عسرق  
 اُس کی سحرِ براقیت پہ لاکھوں سلام  
 اُس کی استقامت پہ لاکھوں سلام  
 شاذ کر نبکی حالت پہ لاکھوں سلام  
 کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام  
 اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام  
 اُس حسینِ سعادت پہ لاکھوں سلام  
 اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام  
 ظلہِ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 سلکِ دُتہ شفاعت پہ لاکھوں سلام  
 نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام  
 اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام  
 اوپھی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام  
 اُن عذاروں کی خلعت پہ لاکھوں سلام  
 اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام  
 اُس چمک والی رگت پہ لاکھوں سلام  
 نمک آگس صباحت پہ لاکھوں سلام  
 اُس کی سحرِ براقیت پہ لاکھوں سلام

خط کی گرد دہن وہ دل آرا بھین  
 ریش خوش معتدل مریم لعل دل  
 پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں  
 وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا  
 جس کے پانی سے شاداب جان جناب  
 جس سے کھاری کنوئیں خیرہ جان بنے  
 وہ زباں جس کو سب کن کی کبھی کہیں  
 اُس کی پیاری فصاحت پہ بحد درود  
 اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود  
 وہ دعا جس کا جوئے بہار قبول  
 جن کے گتھے سے لچھے جھڑیں نور کے  
 جنکی تسکیں سے رد ہوئے ہنس پڑیں  
 جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں  
 دوش بردوش ہر جن سے شان شرف  
 جسے اسود کعبہ جان و دل  
 روئے آئینہ علم پشت حضور  
 ہاتھ جس سمت اٹھا غصہ کر دیا  
 سبز نہر رحمت پہ لاکھوں  
 سالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں  
 اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں  
 چشمہ عسل و حکمت پہ لاکھوں  
 اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں  
 اُس زناں حلاوت پہ لاکھوں  
 اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں  
 اُس کی دل کش بلا غتب پہ لاکھوں  
 اُس کی خطبے کی بیست پہ لاکھوں  
 اُس نسیم اجابت پہ لاکھوں  
 اُن ستاروں کی شہت پہ لاکھوں  
 اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں  
 اُس گلے کی لفافہ پہ لاکھوں  
 ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں  
 یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں  
 لیشی قصہ ملت پہ لاکھوں  
 موج بحر ساحت پہ لاکھوں

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں  
 کہ ہے دین و ایمان کے دونوں ستون  
 جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم  
 نوکِ چشمے لبِ رائیں دریا بہیں  
 عیدِ مشکِ کشانی کے چمکے ہلال  
 رفیعِ ذکرِ جلالیت پہ ارفحِ درود  
 دلِ سمجھ سے درابے مگر ایوں کہوں  
 گلِ جہاں ملک اور کی رومی غذا  
 جو کہ عزمِ شفاعت پہ گنجِ کربند می  
 انبیاءِ کرام زانواں کے حضور  
 ساقِ صلِ قدم شاخِ نخلِ کرم  
 کھائی قرآن نے خاکِ گزری قسم  
 جس مہمانِ گھڑی چمکا طیب کا چاند  
 پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود  
 زرعِ شاداب و ہر ضرع پر شیرے  
 بجائیوں کے لئے ترکِ پستانِ کریم  
 مہدِ ولایت کی تہمت پہ باورِ زود  
 اللہ اللہ وہ بچنے کی چیم  
 اٹھتے ٹوٹوں کی نشوونما پر درود  
 ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام  
 سامعینِ رسالت پہ لاکھوں سلام  
 اُس کعبِ بحرِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 انجلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام  
 ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام  
 شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام  
 خنجرِ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام  
 اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام  
 اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام  
 زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام  
 شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام  
 اُس کعبِ پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام  
 اس دلِ اذِ ذرِ ساعت پہ لاکھوں سلام  
 یادِ کلہ قیامت پہ لاکھوں سلام  
 برکاتِ ضیاعت پہ لاکھوں سلام  
 درودِ مہینوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام  
 اُترجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام  
 اس خدِ بھائی قدرت پہ لاکھوں سلام  
 کھاتے غنچوں کی کجبت پہ لاکھوں سلام



فضل بیدار کشی پر ہمیشہ درود  
 بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود  
 بھیننی بھیننی مہک پر مہکتی درود  
 میٹھی میٹھی عبارت بدہ خیریں درود  
 بیدگی بیدگی روشنی پر کر درود  
 روز گرم و شب سرد و تار میں  
 جس کے گھرے میں ہیں انبیاء و ملک  
 اندرے شیشے جہلا جہل دیکھنے لگے  
 لطف بیداری شب پیسے حد درود  
 خندہ صبح عشرت پر نوری درود  
 نرمی خوئے لینت پر دائم درود  
 جکے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں  
 کس کو دیکھایہ موسیٰ سے پوچھے کوئی  
 گرد مرہ دست انجم میں رخشان طال  
 شور بکیر سے تھر تھراتی زمیں  
 لہر ہائے دلیسراں سے بن گونجتے  
 وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا  
 اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں  
 الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود

کھینٹنے سے کراہمت پہ لاکھوں سلام  
 بے تکلف ملاحمت پہ لاکھوں سلام  
 پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام  
 اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام  
 سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام  
 کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام  
 اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام  
 جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام  
 عالم خواب راحت پہ لاکھوں سلام  
 گریہ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام  
 گرمی شان سطوت پہ لاکھوں سلام  
 اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام  
 اکھ والوں کی بہت پہ لاکھوں سلام  
 بدر کی دلع ظلمت پہ لاکھوں سلام  
 جنبش حبش نصرت پہ لاکھوں سلام  
 غرش کوس جرات پہ لاکھوں سلام  
 مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام  
 شیر غزا ان سطوت پہ لاکھوں سلام  
 ان کی سر خود خصلت پہ لاکھوں سلام

اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی درو  
 اُن کے مولیٰ کے ان پر کروں درود  
 پارہائے صحت غنیمتے قدس  
 آبِ تطہیر سے جس میں پوئے جمے  
 خون خیر الرسل سے جس کا خمیر  
 اُس بتول جگر پارہ مصطفیٰ  
 جس کا آنچل نہ دیکھا مہر ہے  
 سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ  
 دکن مجتبیٰ سیدہ اسخیا  
 اوج مہریدی موج بحرِ ندی  
 شہد خوار احاب زبان نبی  
 اہل شہید بلا شاہ کلکوں قبہ  
 درجِ نجف مہر برجِ شرف  
 اہل اسلام کی مادرانِ شفیق  
 جلوگیتان بیت الشرف پر درو  
 بیجا پہل ماں کبوت امن و امان  
 عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی  
 منزل من قصب لا قصب لا قصب  
 بنت صدیق آرام جان نبی  
 اُن کے ہر وقت و حال پہ لاکھوں سلام  
 اُن کے صحابہ و عترت پہ لاکھوں سلام  
 اہلیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام  
 اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام  
 اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام  
 حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام  
 اُس روائے نزاہت پہ لاکھوں سلام  
 جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام  
 راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام  
 روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام  
 چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام  
 بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام  
 رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام  
 بالوانِ طلبہ رشت پہ لاکھوں سلام  
 پروگیتانِ عفت پہ لاکھوں سلام  
 حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام  
 اُس سرے سلامت پہ لاکھوں سلام  
 ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام  
 اُس حرمِ برائت پہ لاکھوں سلام



یعنی ہے سورہ نور جن کی گواہ  
 جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں  
 شمع تابان کا شانہ اجتہاد  
 جاں نثاران پیر واحد پرورد  
 وہ دسویں جن کو جنت کا مژدہ ملا  
 خاص اس سابق سیر قریب خدا  
 سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفا  
 یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل  
 اصدق الصادقین سید المتقین  
 وہ عمر جس کے اعدا پر شیر اسفر  
 فارق حق و باطل امام الہدی  
 ترجمان مہی بمس زبان ہی  
 زاہد مسجد احمدی پر درود  
 در مشور و تر آن کی سلک بھی  
 یعنی عثمان صاحب فیض بے  
 مرتضیٰ شیر حق! شمع الاجتماعیں  
 اصل نسل صفاء جبہ وصل خدا  
 اذلیں دافع اہل رفس و خروج  
 شیر شمشیر زن شاہ خیر شکن  
 ان کی پر تو صورت پہ لاکھوں سلام  
 اس ہر اوق کی عصمت پہ لاکھوں سلام  
 مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام  
 حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام  
 اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام  
 اوحاد کا ملیت پہ لاکھوں سلام  
 عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام  
 ثانی اشیرین ہجرت پہ لاکھوں سلام  
 چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام  
 اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام  
 تیغ مسلواں شدت پہ لاکھوں سلام  
 جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام  
 دولت خیش عشرت پہ لاکھوں سلام  
 زوج دولور عفت پہ لاکھوں سلام  
 حذ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام  
 ساتی شیر و ضربت پہ لاکھوں سلام  
 باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام  
 چارمی کن ملت پہ لاکھوں سلام  
 پر تو دست قدس پہ لاکھوں سلام



مابجی رخص و تفصیل نصب و خروج  
 مومنین پیش فتح و پس فتح سب  
 جس مسلمان نے دیکھا انہیں اک نظر  
 جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی  
 باقی ساقیان شراب ظہور  
 اور جتنے ہیں شہزادے اس شام کے  
 ان کی بالاس شرافت پہ اعلیٰ درجہ  
 شافعی مالک احمد امام حنیف  
 کاملان طریقت پہ کامل درجہ  
 غوث اعظم امانت و النقی  
 قطب و ابدال و ارشاد و خدائے  
 مردخیل طریقت پہ مجدد درود  
 جس کی مجلس ہوئی گردن اوینا  
 شاہ برکات و برکات پیشیاں  
 سید آل محمد امام الرشید  
 حضرت حمزہ شیر خدا و رسول  
 نام و کام و تن و جان و حال و حال  
 نور جاں عطر مجموعہ آل رسول  
 زب سجاد و سجاد توری نہاد

حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام  
 اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام  
 اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام  
 ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام  
 زین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام  
 ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام  
 ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام  
 چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام  
 حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام  
 جلوة شان قدرت پہ لاکھوں سلام  
 محی دین و ملت پہ لاکھوں سلام  
 فردا اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام  
 اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام  
 نوہار طریقت پہ لاکھوں سلام  
 کل روض ریاضت پہ لاکھوں سلام  
 زینت قادریت پہ لاکھوں سلام  
 سب میرا چہرے کی صورت پہ لاکھوں سلام  
 میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام  
 احمد نوہ طینت پہ لاکھوں سلام

بے غناہ و حساب کتاب | تا ابد اہل سنت پر لاکھوں سلام  
 تیرے ان دوستوں کے طفیل اس خدا | بندۂ تنگ خلقت پر لاکھوں سلام  
 میرے استاد سال ہاپ بھائی بہی | اہل دل و عشرت پر لاکھوں سلام  
 ایک میرا ہی رحمت پر دعویٰ نہیں | شاہ کی ساری امت پر لاکھوں سلام  
 کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو | ہمیں سب انکی شرکت لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا  
 مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام

یہ قطبہ حضرت علیہ السلام کی مکمل لوح مدنی ہے۔

جو خود اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمائی

نہ مرا لوسن ز تحیان نہ مرا نیش ز طعن  
 نہ مرا گوش بیداری نہ مرا ہوش ز دہمی  
 منم و گنج خمولے کہ گنج در روی  
 جز من چند کلبے و دوات قلم

اے شافعُ ترا منالکے پیارے در دنیا  
 اے مسندِ عرشِ بریں سے غلامتِ روح میں  
 اے مریم زخمِ جگر یا قوت لب و لہجہ  
 اے جانِ من جہانِ من ہم در ہم درانی من  
 اے مقتدا جمعِ بدیٰ تو خدا ظلمتِ زوا  
 میں کرم زینِ عزم ماہِ قدیم آنجہ ہم  
 آئینہ بلعیران تو خمس و قمر حیران تو  
 گلِ مست شد الہوئے تو بیلِ فدائے دے تو  
 بادِ صبا جو یان تو باغِ خدا از آن تو  
 یعقوب گریانت شد الہیہ حیرانت شد  
 حضرت گویاں العطش موی بکین گندیش  
 در بحرِ تو سوزاں دلم پارہ جگر از رخ و غم  
 بہر خدا مریم بنہ از کارِ من بکشاگرہ  
 مولیٰ زیا افتادہ ام دارم شہا چہیم کرم  
 شکر بدہ گو یک سخن تلخ است بر من جان من  
 بارِ نقاب از رخ فکین بہرِ رفلکے خستہ جاں

جانِ دل و روح رو میں یعنی فرعونِ حال  
 مہرِ فلک ماہِ زمیں فدا جہاں زیبِ جہاں  
 غیرتِ دہِ خمس و قمرِ فلک گلِ بیانِ جہاں  
 دینِ من و ایمانِ من ماسن طمانِ امتاں  
 مہرِ ت فدا ماہیت گدا نودت جہا از ایں  
 والا ختمِ مالی ہم زیرِ قدم صد لاکھا  
 سیارہ قربان تو غمخت فدا پروانہ ساں  
 سنبلِ شاربوئے تو طوطی بیادت لغز خواں  
 بالا بلگردان تو شاخِ چمن سر و چہاں  
 صالحِ صدی خوانت شد الہیہ یک تاز لاکھا  
 یعقوب شد مینا پیش دریا دت الہیہ جان  
 صد داغِ سینہ از لہم چشمِ دل دیارواں  
 فریادِ رس دادے بدو دتے بمانا کدکاں  
 مہرِ عرب ماہِ عجم رحمتے بحالِ بندگاں





اے بدست تو عثمان کن ممکن کن لا ممکن | دے حکمت عرش و ماتحت الثریٰ امداد کن  
 میرا قلب لہدیٰ جلبا لندی سلب آؤ | غمزد اعز الردا المحمدی امداد کن  
 سرور اکہف الوری تن را دو اجا نرا شفا | اے نسیم دامنیت عیسیٰ اقامداد کن  
 اے برائے ہر دل منشوش و چشم پر غبار | خاک کویت کیمیا و توتیا امداد کن  
 جان بجاں جان جہاں جہاں جہاں رہاں بجا | بلکہ جانہا خاک نعینت شہا امداد کن  
 من علیہا فان آقا آنچہ بر دے زمیں است | در توفانی در تو گم بر توف امداد کن  
 کل شیء ہاک الا وجه اے آنا خلق | در تو مستہلک تو در ذات خدا امداد کن  
 سہل کارے بہشت تہیل بر محل از آنکہ | برج خواہی میکند فوراً ترا امداد کن  
 دار ہاں از من مرا بے من خود خواں مرا | مدعا بخشا دے بے مدعا امداد کن

فغان بجان غمگین بر آستانہ الاتکین اللہ

المرخصی کو اللہ رحمۃ اللہ امداد کن

مرتضیٰ شیر خدا مرحب کشا خیر کشا | سرور شکر کشا مشک کشا امداد کن  
 حیدر اثر دوز در اضر غام ہائل منظر | شہر عرفاں را در اردشمن د امداد کن  
 ضیفا غیظ و غماز لعل دلتن را را غما | پہلو ان حق امیر لافتن امداد کن  
 اے خدا راتخ و اے امام احمد را سپر | یا علی یا ابوالحسن یا ابوالعلی امداد کن  
 یا یا اللہ یا قوی یا زور بازو بے نبی | من ز پا افتادم اے دست خدا امداد کن  
 اے نگار را ز دار قصر اللہ انتجا | اے بہار لالہ زار انکس امداد کن



اے تننت راجامہ پر زربلہ بار بھیا  
 اے رخت راغازہ تپہیر واذہا بنجس  
 اے بھیات وحریر امین زخمس زہریر  
 اے بھضت رخت رخت رخت رخت رخت  
 یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمریر  
 اے وقا ہم رہم امت زخمیر مستطیر  
 اے تننت دریاہ مولیٰ خاک وبت عرش پاک  
 اے شب ہجرت بیکے مصطفیٰ رخت خواب  
 اے کفر و نصیب رخت و فضل خراج  
 ضمیر بزم دتخ رزم و کوہ عزم و کان حرم  
 اے سرت راجامہ پر زربلہ بار بھیا  
 اے لببت راما یہ فصل القضا امین  
 اے ترافرد و کس مشتاق لقا امین  
 فخر ایں نصرت بیک نصرت مرا امین  
 یا ہیج القلب فی یوم الاس امین  
 بحر نم میجویم از کیف سروقا امین  
 بو تراب اے خاکیاں را میثوا امین  
 اے دم خدات فدائے مصطفیٰ امین  
 اے علوی سنت و دین ہی امین  
 اے کذا دے فسزوں ترانہ کذا امین

## نفیر دل تفتگان کرب و بلا بردر حسین

### سید الشہداء علی جد علیہ الصلوٰۃ والسلام

یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا  
 اے حسین اے مصطفیٰ رخت جاں نورین  
 اے حسن خلق حسن خلق احمد نسخہ  
 بان حسن ایمان حسن ایمان ایشان حسن  
 یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا  
 اے حسین اے مصطفیٰ رخت جاں نورین  
 اے حسن خلق حسن خلق احمد نسخہ  
 بان حسن ایمان حسن ایمان ایشان حسن  
 یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا  
 اے حسین اے مصطفیٰ رخت جاں نورین  
 اے حسن خلق حسن خلق احمد نسخہ  
 بان حسن ایمان حسن ایمان ایشان حسن



اے گلویں گزلبان مصطفیٰ را بوسہ گاہ  
 اے تن تو کہ سوار شہسوارِ عرشِ نیاز  
 اے دل و جان ہانڈے تشنہ کا میہلے تو  
 اے کہ سوزِ تن خان مان آبرائش زوے  
 اے چہ بحر و تشنگی کو تر لب و این تشنگی  
 ابر گوہر گریمہار دہسہ گوہر گریمہار  
 کہ لب تیغ لعین را حسرتا امداد کن  
 کہ چناناں پامال خیلِ اشقیاء امداد کن  
 اے لبیت شرحِ رہینا بالقضا امداد کن  
 کہ نبوے گریہ ارض و سما امداد کن  
 خاک بر فرقِ فرات از لب مرا امداد کن  
 ابر گوہر گریمہار دہسہ گوہر گریمہار

## قریبانی مدح نگار بذكر بقیۃ النبا الطہار و دیگر

### اولیائے کبار تا حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان الغفا

باقی اسیاد یا سجاد یا شاہ جواد  
 اے بقید ظلم و صد قیدی ز بند غم کشا  
 باقرا یا عالم سادات یا بحر العلوم  
 جعفر صادق بحق ناطق بحق واثق توثی  
 شانِ علی کا کہ علی جان سلم السلام  
 اے ترازیں از عبادت و ز تو زین عابدان  
 منہن صامن رضا بر من نگاہ از رضا  
 یا شریعہ معرفت مارا رہ سوتے معروفہ  
 یا جنید اے بادشاہِ چند عرفاں لمدد  
 خج عبدالوہد را ہم سوتے واحد نما  
 خضر ارشاد آدم آلِ عباس امداد کن  
 اے تربیداد و کان داد امداد کن  
 از علوم خود مدفع جہل امداد کن  
 بہر حق مارا طریق حق نما امداد کن  
 موسیٰ کاظم جہاں ناظم مرا امداد کن  
 بہر ایں بے زینت از زین و صفای امداد کن  
 ختم را شایانم و گویم بر حق امداد کن  
 یا سرے من از سقط و دزد و سر امداد کن  
 شبلیہ اے شبلی شیر کبیر امداد کن  
 بفرح را بالفح طوطی سیال امداد کن

بوالحسن ہیکار یا عالم حسن کربے سیا | اے علی اے شاہ عالی مرتضیٰ امداد کن  
 سرور مخزن سیمت الشاہ خالد القرب | بوسید اسعد اسعد الوہی امداد کن  
 اے ترابیرے چو عبدالقادر جلی مزید | برسگان در کبش لطفی نما امداد کن  
 وہ چہ شیر خمر زہ راہ تست از نخت سعید | دخت ضیغم لیث شیر زہر امداد کن

بامیدنت ابر جان خود بالیدن و زمان فراغت

بلخاک مالیدن و بدگاہ بیکس پناہ غوثیت نالیدن

یلے خوش آدم در کوئے بغداد آدم | رقصم و جوشد زیر مہر مہم امداد کن  
 طرفہ ترسازے زخم بر لب زدہ مہربان | خیز و از مہر تار جیب من امداد کن  
 بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پلکش | ورنہ بخشہ پیش خمر کریم امداد کن

مطلع دوم مشرق مہر مدحت از افق سپہر قان سرایت

آہ یا غوثاہ یا عیثاہ یا امداد کن | یا حیوۃ الہود یا روح المنا امداد کن  
 یا ولی الاولیا ابن نبی الانبیا | اے کو پایت بر رقبہ اولیا امداد کن  
 دست بخش حضرت عماد زین دست | از تو دستے خواہد این بیدست امداد کن  
 مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فلق | فاضلان و اصلاں را مقتدا امداد کن  
 دشتیاں بر بندہ از ہر سو جہم آردہم | یا عز و قائلہ عند الوعد امداد کن  
 بہر لاخوت طہیم نجات ممانجات | بہر لایم یجز لون غمبازہ امداد کن



اے بامصارِ کریم دو قرن پیشین دھرم | تو بملک اولیا چوں ایلیا امداد کن  
 عزتایا حرز نایا کنت نایا فوز نا | لیثنایا غیش نایا غوث امداد کن  
 شاہِ دینِ عمر سنن ماہِ زمین مہر من | گاہ کیں بہرِ فتن برقی فنا امداد کن  
 طیب لاخلق و حق مشتاق و صانع یفرق | نیر الا شراق و لماع التنا امداد کن  
 مہربان تیر من ادمن از من اگر تیر من | چند گویم سید ابد و العدی امداد کن

قلیہ خاطر یذکر عاطر یقیہ اکابر و نجاب معاب  
 برکات ماطر قدس العادرا سیار ہم الطامر

یا ابن ہذا المرتجی یا عبد رزاق الوری | تاکر باشد رزق مستحق تمام امداد کن  
 یا باصلاحِ صلاحِ دین و اصلاحِ کون | فاسد مگلزار در جوش ہوا امداد کن  
 جان نصیری یا محی الدین فائز و تھم | اے علی سے شہر یار مرتضیٰ امداد کن  
 سید موسیٰ کلیم طورِ عرفاں لمدد | اے حسن اے تاجدارِ مجتبیٰ امداد کن  
 شتی جو ہر زحیلاں سید احمد الاماں | بے بہا گوہر بہا والدین بہا امداد کن  
 بندہ را فرود نفس انداخت در ناہوا | یا برائیم ابرا آتش گل کنا امداد کن  
 اے محمد اے بھکاری اے گدائے مصطفیٰ | ماگدایانِ درشت اے باسخا امداد کن  
 النجا اے زینۃ جاوید اے کامی حیا | اے جمالِ اولیا یوسف لقا امداد کن  
 یا محمد یا علم و آخر ز دست غفلتم | اے کہ بر مکتے تو در ذکرِ خدا امداد کن  
 اے بنامت خیرہ جاں خدایا تہ کالی | احمد انو غیس لباس شیریں امداد کن  
 شاہِ فضل الشیاد و افضل یا فضل | اچتم در فضل تو بست اس بینوا امداد کن



# سلسلہ سخن تاشاخ معلائی بروائی رسیدن و پرورد آقایان خود برسم گدائی علی اللہی کشیدن

شاہ برکات علی ابوالبرکات علی سلطان جود  
 عشقی اے مقتول عشق اے غزبہایت عین  
 بخود او با خدا آل محمد مصطفیٰ  
 اے حریم طیبہ توحید را کوہ احد  
 اے سراپا چشم گشته در شہود عین نور  
 یا ابو الفضل آل احمد حضرت اچھے ملی  
 وحی برجد تو لا یا قل ابو الفضل آید است  
 گو نہ ہجرت کردم از اثم دغی از دم بقر  
 اے کہ مہمی و کرامتہائے تو مثل نجوم  
 می سرت کردم دے دیگر ز شرق غرق تاب  
 تاجدار حضرت مار ہرہ یا آل رسول  
 اے خیر والا عظیم الا عظیم المرتبت  
 فائز جود از غمے زانیم مرا سیر اسان  
 اے عجب فیضی ترا مشہود از غیب شہود  
 بارک اللہ اے مبارک باد شاہ امداد کن  
 اے زجاں بگزشتہ جاناں و ملامد کن  
 سید احق و اجدایا مقتدا امداد کن  
 یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن  
 زان سبب کردند نامت عینیا امداد کن  
 شاہ خمسا لدین ضیاء الاصفاء امداد کن  
 بندہ بے برگ و تاب فضل و غنا امداد کن  
 آخر ایں در را نیم مسکین گدا امداد کن  
 اے عجب ہم بہر وہم انجم نما امداد کن  
 آقا باد رشب دا جم بیبا امداد کن  
 اے خدا خواہ و جدا از ما امداد کن  
 اے پئے الا ذنج تیغ لا امداد کن  
 تو گل جود از غمے جانم لزا امداد کن  
 دیدہ از خود بستی دیدی خدا امداد کن

## خلاصہ فکر و عرض خاص

بعدہ ام وَا لا مَرَامُکَ اُنچہ داتی کریں | من نیگویم مرا بگزار یا امداد کن  
 خانہ زادانِ کریمیاں گربشت میزنید | ایں من و انیک سرم دتے مرا امداد کن  
 دست من بگرفتی و برتست پاش بجز | یا تو داتی یا ہماں دست تو یا امداد کن  
 گردنخ میروم آخسر ہی گویند خلق | کاں رسولی میرو دغیرت برا امداد کن  
 عار باشد بر شہاں و اگر ضالح شود | یکے سن دردشت یا حامی لھی امداد کن  
 یا الہی ذیل ایں شیراں گرفتہ بندہ را | از سگانِ شاں شمار دوارمسا امداد کن  
 بے وسائل آمدن سوائے تو نظر تو نیست | زان بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن  
 مظہر عون ان دایجا مغر حنی بیش نیست | یعنی اے رب نبی دا اولیا امداد کن  
 نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود بیج نیست  
 یا اللہ الحق الیق المستحق امداد کن

## مصطفیٰ خیر الوری ہو

مصطفیٰ خیر الوری ہو	مصطفیٰ خیر الوری ہو
اپنے اچھوں کا تصدق	اپنے اچھوں کا تصدق
کس کے پیر ہو کر رہیں ہم	کس کے پیر ہو کر رہیں ہم
بدبختیں تم ان کی خاطر	بدبختیں تم ان کی خاطر
بد کریں سردم برائی	بد کریں سردم برائی
ہم وہی ناشستہ روزی	ہم وہی ناشستہ روزی
ہم وہی شایانِ روہی	ہم وہی شایانِ روہی
ہم وہی بے شرم بدہی	ہم وہی بے شرم بدہی
ہم وہی تنگ جفا بین	ہم وہی تنگ جفا بین
ہم وہی قابلِ سزا کے	ہم وہی قابلِ سزا کے
چرخ بدے دھر بدے	چرخ بدے دھر بدے
اب نہیں ہوں سو حاشا	اب نہیں ہوں سو حاشا
عمر بھر تو یاد رکھا	عمر بھر تو یاد رکھا
وقتِ پیدائش بھولے	وقتِ پیدائش بھولے
یہی مولیٰ غمِ کردوں	یہی مولیٰ غمِ کردوں
وہ موجود تم پر گراں ہے	وہ موجود تم پر گراں ہے
سرد در برد و سرا ہو	
ہم بدوں کو بھی نبا ہو	
گرتھیں ہم کو نہ چاہو	
رات بھر رو د کرا ہو	
تم کہو ان کا بھلا ہو	
تم وہی بکسرِ عطا ہو	
تم وہی شانِ سخا ہو	
تم وہی کانِ حیا ہو	
تم وہی جانِ وفا ہو	
تم وہی رحمِ خدا ہو	
تم بدلنے سے درا ہو	
ایسی بھولوں سے جدا ہو	
وقت پر کیا بھولنا ہو	
کیفِ خیر کیوں قضا ہو	
بھول اگر جاؤ کیا ہو	
وہ جو ہرگز نہ چاہو	



دشمنوں کا دل بُرا ہو	وہ ہو جس کا نام لیتے
رات دن وقف دعا ہو	وہ ہو جس کے رو کی خاطر
خانہ آباد آگ کا ہو	مرثیہ بر باد بندے
غم کے اس قبر کا ہو	شاد ہوا بلیس ملعون
جان و دل تم پر فدا ہو	تم کو ہو واللہ تم کو
غم عدد کو جانگزا ہو	تم کو غم سے حق بچاؤ
بیکسوں کے غمزا ہو	تم سے غم کو کیا تعلق
تم مدام اس کو سرا ہو	حق درود میں تم پہ بھیجے
وہ دہی چلے جو چاہو	وہ عطا دے تم عطا لو
تا ابد یہ سلسلہ ہو	بر تو اوپا شد تو دما

کیوں رضا مشکل سے دینے  
جب نبی مشکاکشا ہو

ملک خاص کبریا ہو  
کوئی کیلئے کر کیا ہو  
کنز مکتوم از لیل  
سب کے اول سب کا آخر  
ختم دیئے سب نبی تم  
پاک کرنے کو وضو تھے  
سب بشارت کی آؤں تھے  
سب تمہاری ہی خبر تھے  
قرب حق کی منزلیں تھے  
قبل ذکر شمار کیا جب  
طویموئی چرخ عیسی  
سب جہت کے دہریں  
سب مکمل تم لا مکمل میں  
سب تہائے درکستے  
سب تہائے آگے شرف  
سب کی جو تم تک سرائی  
وہ کھس رہے کا پیکا  
وہ در دولت پہ آئے

مالک ہر ماسوا ہو  
عقل عالم سے درا ہو  
دور مکنون خدا ہو  
ابتدا ہو انتہا ہو  
اصل مقصود پہنچے ہو  
تم نماز جانفزا ہو  
تم آذان کا مدعا ہو  
تم مؤخر مہبت دا ہو  
تم سفر کا منتہا ہو  
رتبہ سالی آپ کا ہو  
کیا مسادتی دے ہو  
شش جہت کے تم در ہو  
تن میں تم جان صفا ہو  
ایک تم راہ خدا ہو  
تم حضور کبریا ہو  
بارگاہ تک تم رسا ہو  
سر جھکاؤ کجکلا ہو  
جھولیاں پھیلاؤ شاہو

## در منقبت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

السلام اے احمدت صبر و بردار آمدہ  
 جعفری کومی پر د صبح و ساقی سیل  
 بنت احمد رونق کا شانہ و بانوئے تو  
 ہر دو دکان نبی گھبائے تو زان گل میں  
 می چمیدی گلبنا در باغ اسلم و ہنوز  
 نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ بادہ  
 ماہ تاباں کو متاب و مہر رخشاں کو خوش  
 حل شکل کن برائے من در رحمت کشا  
 مرہبائے قاتل مرحب امیر الانجلیس  
 سینہ ام را مشرقستان کن بنور معرفت  
 کے رسد مولیٰ بہر تابناکت بجم شام  
 نامی را بنظر تو سوئے جہنم رہ نمود  
 من زرق میزا ہم اے خود شید حق آل مہر تو  
 بہر استر عباد بہر مہتاب و ایک زریحہ  
 تشنہ کام خود رضائے خستہ را ہم جرہ  
 شکر آن نعمت کہ نامت شاہ کو فرآمدہ



## در منقبت حضرت اچھے میاں نصرت علیہ

اے برو خود امام اہل ایقان آمدہ  
 جان انس و جان جان جانان آمدہ  
 تانت تو سرو ناز جو مبار معرفت  
 بدے تو خورشید عالم تاب ایمان آمدہ  
 موئے زلف عنبریت قوت روح بدی  
 رنگ رویت غارہ دین مسلمان آمدہ  
 رنگ اندلس از یاد خاک بوسہ دست  
 تابناک از جلوه ات مراتب احسان آمدہ  
 صد لطائف میکشاید یک نگاہ لطف تو  
 دست آل احمد واحد شلیح المذنبین  
 ہر صد اشد باغ قدس ز غمیلہ صفت تو  
 ہر گل گل آل احمد رنگ تمزہ بر درخت  
 گلبن نورستہ ات را سبزہ چرخ کہن  
 یکشیم نالہ یا آل احمد الغیث  
 دریناہ سایہ دامنات اے ابرکرم  
 دنگلکے آبد پاتے لبشہر جو د کو  
 تازہ فر پاتے بر آور دے میجا بردت  
 زہر نوش جام غم در حسرت فیہ شفا  
 بہر آن رگس ادا کلبر چہ ال رسول  
 اہر لوی دریں ظلمات منج و تنگی  
 کہش از دل خمار الے کہ درجا آہ  
 رہنما نم ہوئے تو اسباب حیاں آہ  
 اے زماں چشمہ کو فر لب سیراب تو  
 بہ دریا کت رخسار با جان سوناں آمدہ

اے زماں چشمہ کو فر لب سیراب تو  
 بہ دریا کت رخسار با جان سوناں آمدہ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مسکاں تمہارے لئے  
 چین و چٹاں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے  
 دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں جہاں تمہارے لئے  
 ہم آئے یہاں تمہارے لئے انھیں بھی وہاں تمہارے لئے  
 فرشتے خدام رسول ختم تمام امم غلام کرم  
 وجود و عدم حدوت و قدیم جہاں میں جہاں تمہارے لئے  
 کلیم دخی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی  
 عتیق و وصی حنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے  
 اعلیٰ کی کل امامت کل سیادت کل امارت کل  
 حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے  
 تمہاری جگہ تمہاری دیک تمہاری جگہ تمہاری دھک  
 زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشان تمہارے لئے  
 وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے جہاں یہ بزم نکھوں  
 یہ ہر تن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے  
 ظہور نہاں قیام جہاں رکوع جہاں سجود شہساں  
 نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و ثمر یہ باغ و ثمر  
 یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے  
 یہ فیض دیئے وہ وجود کئے کہ نام لئے زمانہ جتے  
 جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اگر میاں تمہارے لئے  
 سحاب کرم روانہ کئے کہ آبِ نغم زمانہ پئے  
 جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے پر سترِ بدایں تمہارے لئے  
 ثنا کا نشان و نورِ فشاں کہ مہر و شاں با ہمہ شاں  
 بسا یہ کشاں مواکبِ فشاں یہ نام و انشاں تمہارے لئے  
 عطا ئے ارب جلائے کرب فیوضِ عجب بغیر طلب  
 یہ رحمت رب ہے کس کے سبب برت جہاں تمہارے لئے  
 ذل و فنا عیوب مہیا قلوب صفا خطوب روا  
 یہ خوب عطا کر دے زدیئے دل و جاں تمہارے لئے  
 نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملکہ در پہ بستہ کمر  
 نہ جہنم و سر کہ قلبِ جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے  
 نہ روحِ امیں نہ عرشِ میں نہ لوحِ میں کوئی غمی کہیں  
 خبر ہی نہیں جو مزیں ملیں ازل کی نیاں تمہارے لئے  
 جہاں میں چمن بہار میں سمن سمن میں بھین بھین میں زلفِ بہار  
 مزارِ محسن پہاڑیے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے



لہلال وہاں جلال شہاں جمال حساں میں تم ہو عیاں  
 کرسائے بہاں میں روز فکاں قل آئینہ ساں تمہا کے لئے  
 یہ طور کجا سپہر تو کیا کر عرشِ فلا بھی دور رہا  
 جہت سے ورا، صال ملا یہ رفعت شاں تمہا کے لئے  
 غلیل و تہی مسیح و صفی سمی سے کہی کہیں بھی بنی  
 سببِ نبی کر خاق چری کہلائے کہاں تمہا کے لئے  
 انور خدا سماں یہ بندہ یہ سدرہ اشادہ عرشِ نکا  
 صفوف سامنے سجھو کیا ہولی جوازاں تمہا کے لئے  
 مہرِ محبتیں کر کئی تیں بھوڑیں لتیں در لبی کتیں  
 تصور کریں اودیاں سے بھریں تصور حلاں تمہا کے لئے  
 فنا ہنرت بلقا پیرت زہر دو جہت بگر دُست  
 ہے مرکزیت تمہا رہی مہفت گردونوں کماں تمہا کے لئے  
 اشلح سے چا نہ چیر دیا چھے ہوئے خود کو پیر لیا  
 گئے سمجئے دن و عمر کیا یہ تاب و توان تمہا کے لئے  
 صبارہ چلے کر باغِ پلے و بھول کھلے کہ دن ہوں بھلے  
 المے سے فنا میں کھلے رنما کی زباں تمہا کے لئے

نظر کہ زمین سے دور ہمارے مدھمن چمن بھی نکھار ہے  
 مجب اُس کے گل کی بہا ہے کہ بہار بلبل زار ہے  
 نہ دل بشر ہی نگار ہے کہ ملک بھی اُس کا شکار ہے  
 یہ جہاں کہ شرود ہزار ہے جسے دیکھو اہل کا ہزار ہے  
 نہیں سرکہ سجدہ کناں نہ ہونہ زباں کہ زمزمہ خوان ہو  
 نہ وہ دل کہ اُس پہ تپاں نہ ہو وہ سینہ جس کو گراز ہے  
 وہ ہر پھینک پھینک وہاں ہیک کے بسا ہے عرش ہوزنیک  
 وہ بھاری بھاری وہاں ہیک کے وہاں کی شب بھی نکا  
 کوئی لہو پھولا کہاں کھلے رنگ ہر جو منتقل حق سے  
 نہ ہلکا نہ ہر رخ کرے کہ چپک چپک کی تو ہمارے  
 یہ سخن سو سنو دیا کہ ہر منتفہ سنبھل ہو سترن  
 گل دشر و لالہ بھر چمن کی ایک جنت ہزار ہے  
 یہ عیاں تک وہ گل چمک رہاں چمک رہاں چمک  
 یہ ہیک چمک رہاں چمک رہاں چمک رہاں چمک رہاں  
 وہی جلاہ شہر شہر ہے وہی اہل عالم دو ہر ہے  
 وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاؤں وہی دہا ہے  
 وہ نہ تالو بلخ میں کچھ دھتا دھتا ہو توئی ہو مسفا  
 وہ عیاں ہاں سے ہے بھلائی کی بھلائی کی باغ

یہ لوب کہ بلبل بے نوا کہنی کھل کے کرنے سکے لڑا  
 رہ صبا کو تیز روش روانہ چھلکتی تہیروں کی دھماکہ  
 بہ ادب جھکا لو سر و ناک میں نام لوں گل و باغ کا  
 گل تر محمد مصطفیٰ اعلیٰ علیہ السلام چمن اُن کا لپک دیا رکے  
 وہی آنکھ اُن کا جو مونہ تیکے وہی لب کہ محو ہوں نعش کے  
 وہی سر جو اُن کے لئے ٹھکے وہی دل جو اُن پہ نہا رہو  
 یہ کسی کا حُسن ہی جلوہ گر کہ تپاں میں خودیوں کے دل جگر  
 نہیں چاک جیب گل و سحر کہ قمر بھی سینہ ٹکرا رہے  
 وہی نذرِ شر میں زربنگو جو ہوا ان کے عشق میں زرد ہو  
 گلِ خلد اس سے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہنگ  
 جسے تیری صفت نعال سے ملے دو فائے نوال سے  
 وہ بنا کہ اُس کے اگال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے  
 وہ اٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹا رہیں سب کی تعلیاں  
 دل و جاں کو بخشیں تسلیاں ترانہ بار و دھار ہے  
 رسل و ملک پہ دُرود ہو وہی جانے اُن کے شمار کو  
 مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو قطعِ روز شمار ہے  
 نہ حجابِ چرخ و مسج پر نہ کلیم و طور نہاں مگر  
 جو گیلے عرش سے بھی اُدھر وہ عرب کا ناز سوار ہے



وہ تری تجلی کو دل نشیں کر جھلک رہے ہیں فلک نے میں  
 ترے صدقے میرے مر نہیں مری رات کیوں بھی تار  
 مری ظلمتیں میں ستم مگر تیرا نہ مہر کہ مہر گر  
 اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شبِ داج ابھی تو نہا ہے  
 گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا  
 مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شہا یا کر  
 تیرے دین پاک کی رو ضیا کہ چمک اٹھی رہ اصطفیٰ  
 جو نہ ملے آپ سفر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے  
 کوئی جان بسے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹکے ہی  
 نہیں اُس کے جلوے میں یکر ہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے  
 وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہیدہ ذبیح کا  
 وہ شہید لیلِ نجد تھا وہ ذبیح تیغِ خسیا رہے  
 یہ ہے دیں کی تقویت اُس کے گھر ہے مستقیم صراطِ شر  
 جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خرتوز باں پہ چوڑا چار ہے  
 وہ حبیبِ پیا! تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر  
 اے تجھ کو گلے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہو  
 وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدد کے سینہ میں غار ہو  
 کسے چارہ جوئی کا دار ہے کہ یہ وار وارے یار ہے

## جمالِ مصطفائی

ایمان ہے قالِ مصطفائی | قرآن ہے حالِ مصطفائی  
اللہ کی سلطنت کا دولہا | نقشِ تمثالِ مصطفائی  
کل ہے بالائزِ سل سے اسے | اجلال و جلالِ مصطفائی  
اے بارے تو مجھے بچا لے | پیارے اقبالِ مصطفائی  
مرل شتاقِ حق میں اور حق | مشتاق وصالِ مصطفائی  
خواہان وصالِ کبیر یا ہے | یوہان جمالِ مصطفائی  
محبوبِ محب کی ملک ہے اک | کوہِ میں مالِ مصطفائی  
اللہ نہ چھوڑے دستِ دل سے | دامانِ خیالِ مصطفائی  
میں تیرے سپردِ سب امیدیں | اے جو وہ نالِ مصطفائی  
روشن کر قبرِ بیکسوں کی | اے شمع جمالِ مصطفائی  
اندھیرے بے ترسے مرا نگہ | اے شمع جمالِ مصطفائی  
خجکِ شبِ غم بار بار ہی ہے | اے شمع جمالِ مصطفائی  
آنکھوں میں پیمائشِ دل میں آج | اے شمع جمالِ مصطفائی  
میری شبِ تار دن سنا ہے | اے شمع جمالِ مصطفائی  
پیمائشِ غیب بہ خیال | اے شمع جمالِ مصطفائی  
قزاق میں سر پہ راہِ دست | اے شمع جمالِ مصطفائی  
چھایا آنکھوں سے اندھیرا | اے شمع جمالِ مصطفائی

دل مرد ہے اپنی لو لگا دے | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 گنگو رکھتا میں غم کی چھائی | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 فریاد دہاتی ہے سیاہی | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 میرے دلِ مردہ کو جلا دے | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 آنکھیں تیری راہ تک ہی ہیں | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 دکھ میں ہیں اندھیری رات والے | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 تاریک ہے رات غمزدوں کی | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 بود و نون جہاں میں مونہ اجالا | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 تاریکی گور سے بچانا | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 پُر نور ہے تجھ سے بزمِ عالم | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 لاشہ ادھر بھی کوئی پھیرا | اے شمع جمالِ مصطفائی  
 تقدیر چک اٹھے رضا کی  
 اے شمع جمالِ مصطفائی



## چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے

ذرتے جگر کر تری پیزاروں کے	تاجِ سر بننے میں مستیاروں کے
ہم سے چوروں پہ جو فرما میں کرم	خلعتِ نر بنیں پشتاروں کے
میرے آقا کا دہ درست جس پر	مانقے گھس جاتے ہیں سرداروں کے
میرے لیے تیرے صدقے جاذب	طہ بے طور ہیں ہمسازوں کے
مجرمو چشمِ تبتسم رکھو	پھیلاں بک جاتے ہیں انگاروں کے
تیرے اہلک کے تصدقِ پیاسے	بند کسے میں گرفتاروں کے
جان و دل تیرے قدم پر داسے	کیا نیسے ہیں تے یاروں کے
مصدق و عدل کرم و محبت میں	چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے
بہرِ تسلیم غلے میسداں میں	سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ بول رہتا

بول بالے مری سرکاروں کے

## پھر تجھ کو کیا

مرسوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا | دل تھا سا جد بند یا پھر تجھ کو کیا  
 بیٹھے اُنھتے مدد کے واسطے | یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا  
 یا غرض سے چھٹکے محض ذکر کو | نام پاک اُن کا یا پھر تجھ کو کیا  
 بخودی میں سجدہ دریا طواف | جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا  
 اُن کو تملیک ملک ملک | مالک عالم کہا پھر تجھ کو کیا  
 اُن کے نام پاک پر دل جان مال | تجد یا سب تجد یا پھر تجھ کو کیا  
 یغباد کے کہے کے ہم کو شام نے | اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا  
 دیو کے بند واسے کب جو خطا | تو نہ اُن کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا  
 لا یعودون آگے ہو گا بھی نہیں | تو انکے ہے دانا پھر تجھ کو کیا  
 دشت گرد و پیش میں کا ادب | مگر ساتھ یا سوا پھر تجھ کو کیا  
 جدی مرتبت ہے کہ کہیں تعظیم کی | یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا  
 دیو تجھ سے نہ شہر پھر ہم کیا کریں | ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا  
 دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض | ہم میں جو عبد المصطفیٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں

خلد میں پیپا رضا پھر تجھ کو کیا

## تجے حمد ہے خدایا

وہی سب ہے جس نے تجھ کو برحق کر دیا  
 تیس عالم برایا تیس قسم عطا  
 حکمران ملک مریم وہ نعمت فیر کا دم  
 سب بولے سہ شائے جہاں کے تھلے  
 تہذیب و تمدن یہ ہے تجھ کو منصب  
 والی اللہ نہ فیکر و عرفی سب کے منصب  
 سے اللہ کے بندوں کی ہر محول کو جو تہذیب  
 میں سے عداوت عدل کا پتا چلا یہ مشکل  
 کچھ خند مزید ہے کچھ گریہ ملک شب ہے  
 کچھ تنگ پر پڑا ہے سر جریخ زیر پاس ہے  
 کچھ تپک کہ تخت کچھ وہ تپک کہ بادشہ  
 کچھ وہ چپک کہ میل کچھ وہ ہلک کہ خود گل  
 کچھ نمل کے لہاں کچھ مرگ تو کا خزان  
 کچھ گم کچھ حید ہے کچھ سو گرتیاں ہے  
 یہ قصودات باطل تر عین کے کیا ہیں مشکل  
 جس بیک مانگنے کو تراستد بتایا  
 تیس رافع بویا، تیس شافع عطا  
 سبک نشن اعظم مگر آفت کا بلیا  
 بھی جس نے چن لئے سبب کا بلیا  
 جو تیرا ہی ہے مہر و تہ کشش آیا  
 کہ تیس کو تھے یوں سب کو فخر پائیا  
 مرے پاس تھا بھی تو بھی کیا ہوا خدایا  
 وہ دروغ کے مقابل وہ میں فقر تو کیا  
 کچھ غم کچھ مرچ ہے سب کے ہی آیا  
 کچھ پیشہ دگر ہے سر بندگی بکایا  
 کچھ وہ بیوم تاخت کوئی بننے پر چلایا  
 کچھ وہ ملک کہ بالکل جن جک کھلایا  
 وہ عین مرگ قرین وہ ہوا کہ زبستی  
 کچھ عین غم ہے کچھ عین کیم رستیا  
 ترک قدرتیں میں کالی نہیں راستہ کھولایا  
 تجھے حمد ہے خدایا  
 کئی تمہا کوں آیا  
 وہی سب عطا  
 تجھ کے ایک بلیا  
 کر دقت عطا  
 بڑا شافع عطا  
 نہ کوئی گیا نہ آیا  
 یہ ہو چکے پائیا  
 عین کچھ بلیا  
 تو قدم میں خوش آیا  
 بڑا خوش ہو گیا  
 گل قدم بلیا  
 کچھ وہ عین بلیا  
 سہ کام ہونے لگیا  
 میں نہیں شفیقا



بکار خویش حیرانم افشنی یا رسول الله  
 دارم جز تو بجانم ندانم جز تو مادای  
 شهابیکس نواز کن جیسا چاره سزای کن  
 ز رفتم راه بنایان تا دم در حیرت عسایان

پریشانم پریشانم افشنی یا رسول الله  
 توئی خود ساز و سازم افشنی یا رسول الله  
 مریض در دوا میانم افشنی یا رسول الله  
 بیایه جیل رحمتم افشنی یا رسول الله

گنبد سر بلا بارد و دم درد هوز دارد  
 اگر رانی در خوانی غلامم انت سلطان  
 بجفت رحمتم پرورد و ز قلمیر منم کمتر  
 گنبد جانم آتش زدنی مت شعله می خیزد  
 چو حرم نخل چال سوزد بهایم را خزان  
 چو بختر فتنه ننگیز و بلایه ای ما خیزد  
 پدر را نفرته آید لیس را وحشت افزاید  
 عزیزان گشته در راز من همه یاران لغو مان  
 گدای آملای سلها با مید کم نا نا  
 اگر میرانیم از در بمن بنما درے دیگر  
 گرفتارم ربانی ده میحامومیانی ده

نه داند جز تو در سام افشنی یا رسول الله  
 در چیزه نمیدانم افشنی یا رسول الله  
 سگ درگاه سلطنتم افشنی یا رسول الله  
 مددای آب حیوانم افشنی یا رسول الله  
 نه زیند و برگ ایانم افشنی یا رسول الله  
 بخویم از تو در مانم افشنی یا رسول الله  
 تو گیری زیر دامنم افشنی یا رسول الله  
 درین وحشت ترا خوانم افشنی یا رسول الله  
 تهمی دامن مگردانم افشنی یا رسول الله  
 کجی نامم کرا خوانم افشنی یا رسول الله  
 شکستم رنگ سیانم افشنی یا رسول الله

رضایت سائل بے پر توئی سلطان لا تنهر  
 شهابهرے ازین خوانم افشنی یا رسول الله

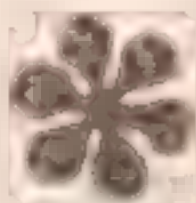
لحد میں عشق رخِ شہ کا داغ لیکے چلے | اندھیری رات سنی تھی چراغ لیکے چلے  
 ترے غلاموں کا نقش قدم ہر راہ خدا | وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے  
 جتناں بٹ گئی محتبان چار یار کی قیاسر | جو اپنے سینے میں یہ چار بارغ لے کے چلے  
 گئے زیارت درمک صد آوازِ پست | اندھ کے شکستہ چہرے دل کا داغ لیکے چلے  
 مدینہ جہان جتناں وجہاں بے ڈھنگ لیں | تبہیں بیہوش جنم موت نہ نہ سہکتے  
 ترے سحاب سخن سے نہ دم نہ فہم بھی کم | منع بہر بلاغت بد داغ لے کے چلے  
 حضور طیب سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہو | کہ جھوٹے حیلہ و مکر و فرار لے کے چلے  
 تمہاں سے وصف جہاں و کمال میں جبریل | میں ہے کہ مجھ کو بے گناہ مسافر لے کے چلے  
 گدہ تنگ ہے مرید رشید شیخان سے | کہ جس کے وسعت علمی کا لہجہ لے کے چلے  
 ہر ایک پختہ کا یاغ لے کے چلے | یہ ایک بچہ پنخ کا یاغ لے کے چلے  
 سگر خدا پہ خود حب و دروغ کا غویا | یہ کس نہیں کی سامی کا داغ لے کے چلے  
 وقوع کذب کے معنی درست نہ ہو | بٹنے کی پھوٹے عجب سے بارغ لے کے چلے  
 جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے | لائے رب پہ سفہ بہت کا داغ لے کے چلے  
 پڑی ہر اندھے کو عادت کہ شوبہ ہی رکھائے | شیر باق نہ آتی تو زاع لے کے چلے  
 خبیث بہ خبیثہ خبیثہ ہر خبیث | کہ ساتھ جنس کو بان و کلنگ لے کے چلے  
 جو دین کو فوں کوئے بیٹھے ان کو یکساں | کہ داغ لے لے چلے یاغ لے کے چلے

رخساکسی سگ طیب سے بیادوں بھی بڑے

تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

# غزلِ قطعہ بند

انجیلا پر بھی اجل آتی ہے	مگر ایسی کہ فقط آتی ہے
پھر اس کی آن کے بعد ان کی حیات	مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے تندرہ ان کا	جسم پر نور بھی روحانی ہے
اوروں کی روح ہوتی ہی بھیف	ان کے جسم کی کب ثبات ہے
پاؤں جس خاک پر رکھ دیں وہی	روح ہے پاک ہے نورانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہر نکاح	اس کا ترک بٹے جو فانی ہے
- میں ختی ابدی ان کو رضا	صدق وعدہ کی قضا مانی ہے



اصل حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ و درغز برطوی مکتبہ فکر  
مصنّفین کی کتب ارزاں نرخوں پر خریدنے کے لئے نور می بک ڈپو  
امین پور بازار فیصل آباد سے رجوع کریں



مُعَدَّ  
زَنَظْ

مُعَدَّ

وَأَنْتَ خَلَقْتَ الْبَشَرِ وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ  
وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ

مُعَدَّ

وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ  
وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ

مُعَدَّ

وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ  
وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ

مُعَدَّ

وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ  
وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ وَأَنْتَ الْبَارِئُ الْبَاقِ

## رباعی

ربی اربی الرحباء عبد القادر اذ عودنا العطاء عبد القادر  
الدار وسیعة وذوالدار کریم بوزنا حیث بار عبد القادر

## روایت الباء

در حشر که جناب عبد القادر چون نشر کنی کتاب عبد القادر  
از قادیان بوجود آید حساب مدی شمر از حساب عبد القادر

## رباعی

اللہ التدریب عبد القادر دارد و الاشد حب عبد القادر  
از وصف خدای تو نیست دایم طوبی لک ای محبت عبد القادر

## روایت التاء

ای عاجز تو قدرت عبد القادر محتاج درت دولت عبد القادر  
از حرمت ای تقوت دولت بختا بر عاجزید حاجت عبد القادر

## رباعی

تتمیزیل مکمل است عبد القادر تمحیل منزل است عبد القادر  
کس نیست جز آورد و کند این که خود ختم و خور اول است عبد القادر

## رباعی

بما اتعلمو است عبد القادر مستور ستو جو است عبد القادر  
بجو میگوئیس آنچه دانی که در است از جنین و گفتن از است عبد القادر

## رباعی مستزاد

دی گفت علم که هست بخت که گفت من است بدست که بدست بخت گفت  
دین گفت حیات من در علم این جیست لذات من که است بدست که گفت

## رباعی

حق حقیقتات عبد القادر هم که بودیم در علم که است بدست که گفت  
عجز آنکه بجز قلوب زبید هم که بودیم بدست که گفت بدست که گفت

## ردیف التاء

دین را اصل حدیث عبد القادر اهل دین را منیت عبد القادر  
او را میطلق عن الهوی این شریح قرآن احمد حدیث عبد القادر

## ردیف الجیم

آی رفعت بخش تاج عبد القادر پر نور کن سراج عبد القادر  
آن تاج و سراج باز بر کن یارب بستان ز شهبان خراج عبد القادر

## ردیف الحاء

پاک ست ز پاک طرح عبد القادر و جی ست بری ز جرح عبد القادر  
جرش که تواند ز ملک قدرت احمد من ست و شرح عبد القادر

الحاقاد النور من الضام شائع قلاد نورا و هی خیر من کما کون یون هیکل

نه سینا نور و جلاله قلاد من کلاد قلاد یخلق من قلاد قلاد قلاد

که با طاهر ذرات احمدی بل طاهر من زمانه عبد القادر من زمانه



## رباعی

اے عام کن صلح عبد القادر انعام کن فلاح عبد القادر  
من سر تا پا جناح گشتم فریاد اے سرتا پا مجاہد عبد القادر  
ردیف الخاء

اے ظلی الاشیخ عبد القادر اے بندہ پناہ شیخ عبد القادر  
محتاج دگر ایم و توفیق حاج کیم شیخ عبد القادر  
رباعی

ماہ عربی اے شیخ عبد القادر نوے زریں اے رش عبد القادر  
امروز زدی دی ز پستی خوشتری بدرے عجیبی اے رش عبد القادر  
ردیف الدال

دیں زاد کہ زاد زاد عبد القادر دین داد کہ داد عبد القادر  
ایں براں چہ کنم نذر سنگسز باد و مرا جہاں باد کہ باد عبد القادر  
ردیف الذال

سلطان بہاں معاذ عبد القادر تن ملجاؤ جہاں ملاؤ عبد القادر  
صحن آرد امانی دامن بارد بام آنرا کہ بدعیاذ عبد القادر  
ردیف الراء

پُر آب بود کوثر عبد القادر خوش تاب بود گوہر عبد القادر  
در قلمت و ظماء آب و تاب دیم اے حشر بیا برد عبد القادر

## رباعی

یارب نیم از درخور عبد قادر دل داده مرا از عبد القادر

ایں تنگ مریی از نرفته باد رفتن مرده از خاطر عبد قادر

اے دافع ظلم انصر عبد القادر اے دافع ظلم خضر عبد القادر

دور از تو جہاں برگ نمدیک یا برکش ز درون کشور عبد القادر

حسن کن نوار بدر عبد القادر بس کن ز سر اصد عبد القادر

خود قدرت قدر نامقدر زنده جوی مقدار قدر عبد القادر

## روایت الزاء

اے فضل تو برگ ساز عبد القادر فیض تو چین طراز عبد القادر

آن کن کر صد قمری ببال پی در سایه سرو ناز عبد القادر

## روایت السین

در داز در مجلس عبد القادر دورست سگ بیکر عبد القادر

حال ایں و بوس آنکه چو میر میر سردر قدم اقدس عبد القادر

## رباعی مستزاد

گفتم آنی ندی بد قعد، شرمیها جان و نمری بد قعد برده ای

ز بار کفن بیعت زینت زینت زینت زینت زینت زینت

## روایت الشمین

بالاست بلند فرش عبد قادر بر قدر بلند فرش عبد القادر

آن بدش عیش بد مر باره فرش تابنده میں بفرش عبد القادر

## رباعیات

گسترده بعرش فرش عبدالقادر آوردہ بفرش عرش عبدالقادر  
 این کرد که کرد کرد شایع کرد فرزند بالا و فرود عرش عبدالقادر  
 عرش شرف مست فرش عبدالقادر فرش شرف مست عرش عبدالقادر  
 یعنی تا سر پیلے فرش نمود سر باشد فرش عرش عبدالقادر

## روایت الصاد

فن گرچه نه شد بر نفس عبدالقادر <sup>زین</sup> جاں دارد مہراز نفس عبدالقادر  
 گزاشتم این نسبت کامل چه خوش است <sup>زین</sup> کال بندہ رضائے نفس عبدالقادر

## رباعی

بالکسر منم مخلص عبدالقادر سر بہ قدم مخلص عبدالقادر  
 بر کسر جور حم آرد فتحش پر عجب بالفتح شوم مخلص عبدالقادر  
 رولیت الصاد

تکلیف گلے از ریاض عبدالقادر تا دین نئے از ریاض عبدالقادر  
 نور دل ما ز فانی که شب معصیت سطرے بود از ریاض عبدالقادر

## روایت الطاء

لینجاد جبہ نشاط عبدالقادر آنجا شمع صراط عبدالقادر  
 بکشادہ دور دادہ باد بنہادہ بحر دروازہ صلا نشاط عبدالقادر

## روایت الطاء



نوبان چو گل بو عطر عبدالقادر اعیان رسل بو عطر عبدالقادر  
 پروانه صفت جمع که نمود صله تا شمع جزو گل بو عطر عبدالقادر  
 ردیف الغنین

عمر راتبه خور ز شمع عبدالقادر مهر آفت بر ز شمع عبدالقادر  
 ایمانه سر و خسته تن ز چیت دودست مگر ز شمع عبدالقادر  
 رباعی

امام ز شمع عبدالقادر مبری بگر ز شمع عبدالقادر  
 کایچه ز در بنیم مرده بینم نسیم نظر ز شمع عبدالقادر  
 رباعی

بر وحدت اندایع عبدالقادر یک شاهد و صایع عبدالقادر  
 انجم و معانی ز رسالت باشد اینک گویم صایع عبدالقادر  
 رباعی مستفاد

وحدت نسیم صایع عبدالقادر و در اصل تله هم صایع عبدالقادر چو گل  
 یعنی بکس نیست دار تا بچایا توید مرا یک یک صایع عبدالقادر تله  
 ردیف الغنین

ع ۲ نور چراغ عبدالقادر حے نوسه زلف عبدالقادر  
 هم آید شمسیت و هم مایه غلده یارب چه خوش ستایغ عبدالقادر

## ردیف الفاء

لنا عطاء عطاون عبد القادر رافا رافا روف عبد القادر  
لے آنکہ بدست است تھروں ہاؤ احرون عنا الصروف عبد القادر

## ردیف القاف

آخر نخل مالک عبد القادر مملوک مکین مالک عبد القادر  
مپند کر گویند بایں نسبت بند کال بندہ قلال مالک عبد القادر

## ردیف اللام

نامہ ز سلف عدیل عبد القادر نایز بخلف بدیل عبد القادر  
جنتش گرا ز املی قریح نی گونی عبد القادر میشل عبد القادر

## رباعی

خرست و توئی کفیل عبد القادر بابت بہ فہ جلیل عبد القادر  
ددار دادر عدل آمد مجسم زرد آزد آدکیل عبد القادر

## ردیف المیم

یارب بجمال زیم عبد القادر یارب بنو الی امام عبد القادر  
مکر یقصود لغمر ماکاریدل بشکر بکار امام عبد القادر

## رباعی

ہر صبح رہمت مرام عبد القادر  
 بگزر روز سپید و سیر قادریاں  
 از حرمت صبح و شام عبد القادر  
 عبد القادر کریم عبد القادر  
 رحمت رب و رحمت علم رب رحمت رحمت عبد القادر  
 در جود کمالی عبد القادر  
 صد بحر برکت عبد القادر  
 دو از تو سنگ تشنه است این سیر  
 یک نال دلی عبد القادر  
 صد ای صفت علم عبد القادر  
 فاروق غم عبد القادر  
 مانند غنی کریم عبد القادر  
 در زلف علی علیم عبد القادر  
 روایت الخول،

دستے زدم اے ضامن عبد القادر  
 دامن جاں با من عبد القادر  
 یارب چو خود این دامن گسترده  
 گسترده پچیں دامن عبد القادر  
 رباعی

یارب قرعے زخوائے عبد القادر  
 دامن سے بتان عبد القادر  
 ایں نسبت پس کہ عاجز اوسم  
 رحمت بر عبد القادر  
 رباعی

جود دست ہارث شان عبد القادر  
 بود دست و بود از ان عبد القادر  
 جنتی بگرد پیر منت  
 منت عبد القادر



## ردیف الواو

خواباں خوبندے چو عبد القادر شیرنیاں قندے چو عبد القادر  
محبوبان یکدگر بافراتش حسن چند و صد چندے چو عبد القادر  
رباعی

خواہی کا ہی ملو عبد القادر نامی سامی سمو عبد القادر  
ہمہ دار کہ با خدائے خودی جگہی مُت غیظکے مدو عبد القادر  
رباعی

مہ فرش کتاں درو عبد القادر خورشید و ساں درو عبد القادر  
آشفہ مہ و شیفہ میگرد دہر در جلوہ ماہ نو عبد القادر

## ردیف الہاء

ہمہ لک اے آلہ عبد القادر اے مالک و بادشاہ عبد القادر  
اے خاک براہ تو سر جملہ سراں کن خاک مرا براہ عبد القادر  
رباعی

بیجان و بجانم شیر عبد القادر کس جز تو ندانم شیر عبد القادر  
بدل و دم و بد کردم و بدیگی تو نیکست گمانم شیر عبد القادر

## رباعی

بهر سرمد تجلیه عبد القادر هم تجلیه را تجلیه عبد القادر  
بر ملن متن احدیت احمد شرح است و بر آن منیه عبد القادر

## رباعی

از عارضه نیست و چه عبد القادر ذاتی است و المے و چه عبد القادر  
هر کس شوره محبوب بوجه صفتی عبد القادر بوجه عبد القادر

## رباعی

خور نور سست از ره عبد القادر هم اذن طلوع از شرم عبد القادر  
ماه است گمانی در مهر و اینجا مهر است گمانی عبد القادر

## رباعی مستزاد

بر اوج ترقی شده بگویند تا هم خدا خیر منزل ندهد بقلند تا سماند بی  
بالجمله قرآن شاد و شاد و بجزویم بهشت تا سماند بقلند تا سماند بی

## ردیف الیاء

ای قادر و ای خدای عبد القادر قدرت ده در شبکے عبد القادر  
بر عاجری مالتز حمت کن ر قمل قنارے عبد القادر  
جاں بخش مرا بپلے عبد القادر جا بخش تیر بولے عبد القادر  
از صد حرفه از شسته از برینا ایهم ایلم برلے عبد القادر

## رباعی

عین آمدہ ابتداء عبد القادر از دست امیر ایام  
از دست اذین مرادش کن روشن کن صین و صین عبد القادر

## رباعی

عید یکسانت عبد القادر در بارود و در عین عبد القادر  
عبد ابہ لست از پریم بگام شد قادر یابی بیای عبد القادر

## رباعی

دل حروف مزل سحر عبد القادر حاجت داند عطا عبد القادر  
پیشش ہم از خلق کز و بگو عبد القادر مراد عبد القادر

## رباعی مستزاد

اختار در میان صدق شب گویا از تجسس نملق میں ساں شرب  
یعنی تہ جیلان شہاں بس کہ موت در صفت قریب ہست زہن غم و غم و غم





ملے کشتہ بنلا نجا چہ لندی در نیاز | کارہ یافتہ را آخر یہاں انستاں تولی  
 ولیم کامل بہر آن صیاد خود ہم می کشا | یا ہمیں مشت پہاڑ بلائے جاں تولی  
 ہانہا کشتہ بجان تو کر بے مانا سستی | یارب آن گل خود گل باشد کہ بلبل ساں تولی  
 مگر میگرم نزلے من کہ رویت دریدام | تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رو گریاں تولی  
 یا مگر خود را بروئے خویش عافیت کردہ | یا حسیں تر دیدہ از خود کہ صید آن تولی

## گرہ ز ربط آمیز بسوئے صبح ذوق انگیز

یا بہا نام پر تو سے از شمع جیناں بر تو تافت | کاہنچین از تابش دتہ ہر دو باساں تولی  
 آتشے کاندہ پناہش حسن عشق آسودہ | ہر دورا ایمان کہ شاہ ماجاں مایاں تولی  
 حسن رگش عشق بولیش ہر دور بولیش | ایں مرا سبجاں تولی دواں نغمہ زن جاناں تولی  
 عشق در تازش کہ تا جانان رسانیم ترا | حسن در بالمش کہ خود شاخی ز محبوب بالی  
 عشق گفتش سید بر خیز دیو بر خاک نہ | حسن گفت از عرش مجور پر تو بیزدای تولی  
 الالائعات الے الخفایاں مع تقریر جامعیتہ الحسن والعشق

سرور لہاں لہر و احیر انم اندکارتو | حقیقہ در تو فزوں ہلا سونہاں تولی  
 سوزی فروزی گلدی بزم ہاں مشنکی | شب بیلا ستادہ گریاں ہلا دل بریاں تولی  
 گرد تو پر داندہ : رومے تو کجاں ہر طرف | روٹم شد کنہہ روح فرزاں تولی  
 فدکم ست الے خاکہ صبح سر کن طلوع | شکوت بخشہ گر طوطی مدحت خواں تولی

## اول مطلع المدح

بجراں میر میراں اے شہ جیلاں توئی آنس جان قدسیاں غوث الس جاناں توئی

### زیب مطلع

مر توئی سرور توئی سر را سر و ساماں توئی	جان توئی جاناں توئی جانرا قمر لبر جاناں توئی
مل ذات کبریا و عکس حسن مصطفیٰ	مقصطفے خورشید آن خورشید المعال توئی
سین رانی قدرای الحق گریختوئی می سوز	زالکرمہ طیبہ را آئینہ تاباں توئی
بارک اللہ نو بہار لاله زار مصطفیٰ	دو چہ رنگ منت اینک رنگ خندہ رضوان توئی
یشد از قد تو سر و دیار دازوئے تو گل	خوش گلستانے کہ ہاشمی طرہ سر و ستاں توئی
حک گویند اولیا را بہت قدرت ازالہ	باز گردانند تیر از نیم راہ ایناں توئی
ز تو میریم و ز نیم و عیش جاوید انیم	جان ستاں جاناں بخش جاناں پرورد توئی
ہنہ جلنے دادہ جلنے چوں تو در بر یانیم	وہ کہ ماں چنداں گرانیم و جنیں از زین توئی
ما لم اُمتی چہ تعلیم عجیبت کردہ است	ادش اللہ مد حکومت میر و غائب دل توئی

### فی ترقیاتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبلہ کا بہان و دل پاک ز لوث آف گل	رخت بالا بردہ از مقصورہ ارکان توئی
شہسوار سن چہ می تازی کہ در گام تخت	پاک بیروں تاحہ زین ساکن گرداں توئی

تاہمی بخشودہ از عرش بالا بودہ | آن قوی پر باز شہب صاحب طیران توئی  
 سالہا شد زیر ہمیز سب اسباب کال | تا عنان دردست گسریاں سوتے امکن توئی



فی کوندر ضی الله تعالی عنه بحالید رک

ایں چه شکل است ای که داری تو که نه برستی | صورتی بگرفته بر اندازد آواں توانی  
یا مگر آئینه از غیب این سو کرده رشتی | عکس میجو شد نمایان در نظر زینسان توانی  
یا مگر نوعی دیگر را بهم بشهر ناسیه اندای | شد از نساں گریه نساں توانی

فی جوامع متدخی الله تعالی عنه لکالات الظلمه البالین

شرح از رویت چکه عرفان ز پهلوت دیدم | هم سهار این گل و هم ابر آن باران توانی  
پرده برگیر از رخت لاله که شرح ملتی | شرح پوشش بجای که رمز باطن قرآن توانی  
هم توانی قطب جنوبی هم توانی قطب شمالی | نه غلط کردم محیط عالم عرفان توانی  
ثابت و سیاره هم در دستش عرش عظمی | ابل تکبیر ابل بل بلون جملہ اسماں توانی

فی ارضه رضی الله تعالی عنه عن الانبياء والخلفاء ونبیایه لردم

مصطفی سلطان عالمی و در کلاو | انانهم ذو القدر بال دست و شای توانی  
اقتدار کن مکن حق مصطفی را داد و است | از بر تخت مصطفی بر گریه توانی  
دور آخر نشو تو بر ملکب ابراهیم شد | دور ال بمنشین موسی عمران توانی  
هم خلیل خوان رفیق و هم فیج تیغ عشق | نوح کشتی نریبان خضر گریبان توانی  
موسوی طور جلال و عیسی و چرخ کمال | یوسف مصر جمال یوب صبر ستار توانی  
تاج صدف لقی بسر مشا و جبال گراستی | تیغ ذوال بقضه داو گریبان توانی  
هم دو تو بر جان و تن داری و هم سرفش | هم تو ز انورانی و هم تیسرین عالم توانی

فی تفسیر حدیثی در بیان حال انفسیاء

اولا اگر کسی باشد که در کمال  
و احوال و احوال و احوال و احوال  
فصل و منه فی حدیثی من التلخیصات

و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان  
و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان  
و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان  
و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان  
و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان

فصل و منه فی حدیثی من التلخیصات  
از این حدیثی که در بیان  
و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان  
و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان  
و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان  
و کما فی قوله و قد بان له  
از این حدیثی که در بیان

## فی تقریر عیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصفیاء در جہد و تو شاہانہ عشرت میکنی  
 بمبداں را سوز و ساز و سوزایشان کم مینا  
 خوش خور و خوش پوش و خوش نئی کردی چشم بند  
 کامرائی کن بکام دوستای من قدرت  
 شادری لے نو عروس شادمانی شادری  
 بلکه لا والہ کاینہا ہم نہ از خود کردہ  
 ترک نسبت گنہ از من لفظ محی الدین مجاہد  
 ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہت اولیا  
 نوش بادت زانکہ خود شلین بر سلاہ توئی  
 گلرخاں از لب زبید زیبایں بتاں توئی  
 شاہ اقلیم تن و سلطان ملک جہاں توئی  
 چشم حاسد کہ ربا دانوشہ ذلیشاں توئی  
 چوں بکمال اللہ در مشکوئے ایں سلطان توئی  
 رفت فرمان اینچنین و تابع فرماں توئی  
 زانکہ دردین مضاجع ہم دین ہم ایماں توئی  
 فارغ از وصف فلاں و حجت یہماں توئی

### تمہید عرض الحاجۃ

بے نوا یاں را نوائے ذکر عیشت کردہ ام  
 چارہ کن اے عطالے ابن کریم ابن البرکیم  
 با ہمیں دست دوتا و دان کو کماہ دستنگ  
 کوہ دامن ندیدہ وقت آنکہ پر جزاں آمد  
 زار نالاں را صلائے گوش بر افغاں توئی  
 ظرف میں معلوم و سجد و فرد جوشاں توئی  
 ازہ گیرم دھبہ بنہم بسکہ بے پایاں توئی  
 دست در بازار نفردشند و بر فیضاں توئی

### المطع الرابع فی الاستعداد

روستاب از مابداں چوں مایہ غمراں توئی  
 بندہ آت غنیرت برد گرد در غیرت رود  
 آئیہ رحمت توئی آئینہ رحماں توئی  
 در روضہ چوں بنگرد ہم شاد آں لیاں توئی  
 درد گودرماں کجا ہم ایں حق بیہ آں توئی



## الاستعانت بالاسلام

دین بابائے خودت را از سر نو زنده کن | سید آخرت عمر سید الادیان توئی  
 کافران تو بین اسد ام آشکارا می کنند | آملے عزیز سلیمان کجا پہاں توئی  
 تابیا ید مہدی از ابرو اتح و عیسی از فلک | جلوہ کن خود میسحا کار و مہدی خاں توئی

## انتہای المداح الی کرباب العالی

سیر خوان کرم محروم نگر از دست گداز | من سگ ابرار بہمان و صاحب محال توئی  
 سنگ بیاں نتواند وجودت نہ پابند نیست | ہم سگ گدائی و قادر بر عطلتے آن توئی  
 لیکن میزتی خود مالک بجاں و تنہی | در بہ نعمت می نوازی منت متاں توئی  
 رہ نازے بفرمانا سورتنے من انگشت | بہمت سگ اینقدر دیگر زوال نشان توئی  
 سگ با غم زکوئے تو کجا بیرون دم | چون یقین دانم کہ سگ را نیز و جہاں توئی  
 کشادہ خوں نہادہ سگ گرسنہ شکریم | چیست حرف رفتن و مختار خواں ہزار توئی  
 بد و بدبختیم زمین بوسم قسم لا بہ کنم | چشم در تو بندم و دانم کہ ذوالاحسان توئی  
 شد العزۃ سگ ہندی و در کوئے تو با | آری ابن رحمۃ اللعالمیں ایجاں توئی  
 بر سگ را برد فیض چناں دل می ہند | مر حبان خوش آویشیں سگت مہاں توئی  
 بر لیشاں کرد وقت خلوانت غوغوم | خامش ہل در دراپند چوں دریاں توئی  
 لائے من گر جلوہ قرانی دین ماند بمن | من زمیں بستاں و جایش درم نشان توئی

قادر می بودن رخصت باغ خلداد  
 من تمی گفتم کہ آقا مایہ غفرال توئی

# مشوکی در امثالیه

گریه کن بسلا از رنج و غم	چاک کن اے گل گریہاں از ازم
سُنبلا از بسینه برکش آہ سرد	اے قمر از قمر طعم شوروی زو
ہاں صنوبر خیز و فریادی بکن	طوطیا بجز بلا ترک بر سخن
چہرہ سرخ از اشکِ ثانی ہر کلیست	خونِ قمر اے غواہِ خونِ خند نیست
پارہ شولے سینہ مہ بچو من	داغ شولے کار خونیں کفن
خرمن عیشت بسولے برق تیز	اے زمیں برفرقی نمود خاکے برینہ
آفتابا آتش غم برفسروز	شب سیدے جمع روشنی خوش بسوز
ہمجا برائے بگرد گریہ بجوش	آسمانا جامہ ماتم بہ پوش
خشک شولے قلم از قلم کا	جوش زن اے چشمہ چشم زکا
کن قہیر اے مہدی عالی جناب	برز میں آئینی گردوں قباب
آہ آہ از ضعف اسلام آہ آہ	آہ آہ از نفس خورد کام آہ آہ
مردماں شہوات یادیں ساختند	صد مہراں زینبا انداختند
ہر کفش رفت رہے از ہوا	ترک دیں گفت نمودش اکتفا
ہر کارے ہر کراگفتہ نقال	سر قدم کردہ نمودش امتثال
ہر کراگفت ایچیں کن اے فداں	گشت لبیک پذیرش بجاں
آں یکے گویاں محمد آدمی ست	چوں من و دردی اور ابر ترست
جز رسالت نیست فرقہ در میاں	من برادر خورد با ختم او کلاں

این ندانند ز غمی آن ناسزا  
 که بود مرعل را فضل و شرف  
 آن خرف افتاده باشد بر زمین  
 لعل باشد سبب تاج سرور  
 و آن دم که خلق مذبحی جهد  
 بوسه او کرده پریشان صد مشام  
 او دم مسفوح ز مش در بنی  
 خشک ز فر روح ز آتش سرور  
 شامه از بوسه او رشک جنا  
 مولوی محبت را ز نهفت  
 ابر پاکان قیاس ز خود میگر  
 نه چه گفته ای چنین شبه شنیع  
 دل چه بود جوهری با نرخیست  
 مصطفی نور جناب امر کن  
 دامن اسرار تمام غیب  
 شاه عرشیاں و فرشتیاں  
 صفت دل قامت زیبله او  
 بن اسمعیل بر رویش فدا  
 منت موی در موی بیاور  
 یا خود دست این شمره ختم خدا  
 که بودیم سنگ و سنگ و خرف  
 بس ذلیل و خوار و ناکاره میس  
 زمینت و خوبی گوش دلبران  
 که بفضل مشک از فر میرسد  
 جامه پاک بر مستش تمام  
 مدحت مشک عیب لطیف از می  
 نیمجو بوسه سبیل گیسوئے حور  
 بم معطر زو قبان مهور شا  
 رسته سده خورش بگفت  
 گریه ماند در زوشتن شیر و شیر  
 که بود شلیان آن قدر رفیع  
 مشک چه بود خوان ناف و حش  
 کتاب بر ج علم من لدن  
 بر رخ برین امکان و دجوب  
 جلوه گاه کتاب کن نکا  
 بر دو عالم داله و شیعان  
 از دعا گویا خلیل سبخت  
 هست میس از هوا خوا بان او



بنگانش حور و علمان و ملک	چاکرانش سبز و لوشان و ملک
مهر تابان علم لم یزل	بحر مکنونات اسرار ازل
زتره زان مهر بر موسی دمید	گفت من با ختم بعلم اندر فرید
رشته زان بحر بر خضر اوستاد	تا کلیم اللہ را شد اوستاد
پس درازیں قدر شاه انبیا	لیک مجبورم ز بیم اغنیا
وصف اواز قدرت انساں و راست	حاش بشایدینہم الغیم راست
لذت دیدار شوخ سیم تن	ماہر وئے دلبر غنچه دہن
قتلہ آئینے خراماں گلشنے	رخک گل شیریں ادا نازک تنے
گر بخواہی فہم او مردی کند	کوز عشق و حسن تا آگہ بود
ناکشیدہ منت تیر جفا	لب بفریاد و فغاں تا آشنا
دل نشد خوں نابہ دریاد لے	بر لبش نامد ز ہجران یارے
مرغ عقاش بے پروا لے شود	جز کہ کوئی چوں شکر خیریں بود
گرچہ خود داند اسیر دلربا	از کجا ایں لذت و شکر کجا
زیں مثل شدی از نیش و نوش	لیک من بار دیگر فتم ز ہوش
تا من از تمثیل مے کردم طلب	باز رفتم سوتے تمثیل اے عجب
زیں کرد فردر عجب دامندہ ام	حیرت اندر حیرت اندر حیرتم
ایں سخن آخرہ گرد و از بیلاں	بعد بد پایاں رود او مجھتاں
ہیست پایانش الی یوم التاد	ختم کن واللہ اعلم بالرشاد
خامش شد مہر لب ہاتے بیاں	باز گرداں سوتے آغازش عنان

این چنین صد بافتن اینک گفتند  
 فرقه دیگر ز اسمعیلیان  
 در دل شان قصد تازه فتنها  
 که به شش طبقات زیرین ہیں  
 شش چو آدم شش چو بوی شش سج  
 بعد رانها شش چو حتم الانبیا  
 با محمد هر سج دارد سیرے  
 پاره شد قلبی جگر زین گفتگو  
 الحذر اے دل ز شعل نادگان  
 مصطفیٰ مہرست تاباں باقیقیں  
 مستنیر از تابش یک آفتاب  
 گر چه یک باشد خود آں مہر کی  
 دو ہی بیند یک را حوالاں  
 چشم بج کرده چو بینی ماہ را  
 گوئی از حیرت عجب امریست این  
 راست کردی چشم و شد رفع حجاب  
 راست کن چشم خود از مہر خدائے  
 اے برادر دست در احمد بزن  
 رو تشبث کن بذیل مصطفیٰ  
 بر سر خود خاک ذلت و بختند  
 بسته در تو زمین آن سلطان میا  
 بر لب شان این کلام ناسزا  
 حق فرستاد انبیاء و مرسلین  
 شش خلیل اللہ شش نوح و انجیح  
 مثل احمد در صفات اعمت لا  
 در کمال ظاہری و باطنی  
 احذر وایا ایھا الناس احذرو  
 پائے از زنجیر شرع آزادگان  
 منتشر نورش بہ طبقات زمیں  
 عالمی واللہ اعلم بالصواب  
 احوالش ہفت بیند از کمی  
 الا ماں زیں ہفت بنیاں اللہا  
 ز احوالی بینی دو آں بکے تارہ را  
 خواجہ دوشد ماہ روشن چیست این  
 یک نماید ماہ تاباں یک جواب  
 ہفت ہیں کم باش اے ہرزہ در  
 بر کجی نفس بد دیگر متن  
 احوالی بگداز سو گند خدا

پندار داریم و حاصل شد فریغ | ماعلینایا انی الا السلاخ  
 در دو عالم نیست مثل آن شاه را | در فیلتها در قسرب خدا  
 ماسوی الشریست مثلش از یک | بر تراست از وی خدای نهی  
 انبیائے سابقین اے محترم | شعبا بودند در سبیل و ظلم  
 در میان ظلمت و ظلم و غم | مستنیر از نور هر یک قوم او  
 آفتاب خاتمیت شد بلند | مهر آمد شعبا خامش شدند  
 نور حق از شرق بمثل بتات | مالمی از تابش او کام یافت  
 دقت بر خاست اندر مرجع او | از زبانها شور لا مثل له  
 یک خیر ناپدیدت از عناد | در جهاں این بے بصیر یارب مباد  
 چشمها بودند این ربانیاں | مزرع دل به رویا از فیض شان  
 ابر آمد کشتا سیراب کرد | نخلهای خشک را شاداب کرد  
 حق فرستاد این سحاب با صفا | کے بطور نادیدنی عب و جفا  
 بارش او رحمت رب العلی | شور و رعدش رحمت مہدای انا  
 رحمتش عام است بہر ہکناں | یک فضلش تمام بہر مومناں  
 چون بنی میلش را معترف | کے شوی از بحر فیض مغترف  
 نیست فضلش بہر قوم بے ادب | یخظہ، بشار ہم برقی الغضب  
 چوں بہ بیند آن سحاب بیل بود | غارض ماطر بگویند از غرور  
 بل ہوا استعملوا خزنی عظیم | ارسلت ریح تعذیب الیم  
 فیض شد با غیظ گرم اختلاط | جذا ابدی عجب خوش ارتباط



خرمی کش صبحت رقی غیلہ اور  
 مزرع کش آب و آں بحر جود  
 قل کفریہ نجد شفت الے  
 یحب نریع فناء المعین  
 ابریساز ست یاب کریم  
 قلم و کزب جکیر اندر صدف  
 دخیل کجاست بن شدای سخن  
 صفیہ ہم ندر عشق جو خامشند  
 ابرو و لب سالی مستو نمیت  
 یہ کجا کفی و دلیریت و شقہ  
 و دل شام و شامی و الے آخر  
 رو و شامت و باقی یں مدام  
 نرفت آں و الے یں مستند  
 خوش شد مثل آں علی بناب  
 شفق بر شمس و سحر و یاس  
 متنوع باغیہ و اندیکه فراق  
 و الے یں کردہ یں آدم بنید  
 اللہ مد الے بہولان غنی  
 مصطفی و الے یں چنیں موداد

گفت فرس الشکر مہوئی نہ  
 حق تجہ زیل مبین و صفش نمود  
 ز ما مغلط نہ استایے  
 سے یغیظ الکافرن الظالمین  
 دُرِ خستایاں فرس در قعریم  
 گوہر بخشندہ شد باحد شرف  
 بس کن و بیہودہ دیش خامی کن  
 زانی کشت بہ نہ یہ ہشتند  
 یک نشا کردش بہ ترمیمت  
 قفل بر بہ حفظش بستہ اند  
 رب شاہ قفل امر نصبتوا  
 ختم کن الی اللہ طیف التہم  
 زما روز کے گنبا بود  
 سایہ ستاں معدوم پیش آفتاب  
 سفیان و بدعیان و ستہاں  
 منتہی بالذات و غیرتہ فائق  
 خرق اجملتہ بدیں قول جدیہ  
 تا یکے بیدہی و نقتہ گری  
 ایں قدر ایمن شد مد از اخذ

سابع سبب گویند از عناد	انتها و اخیر انکم یوم التباد
روز محشر چون خطاب آید عزراش	ای نطیقان فلک سکان قعرش
بیچ می بینید در ارض و سما	خلل و شبه بنده امصطفی
یک زباں گویند منی اے کریم	کس عدلش نیست بالشدایم
آینچناں کاندرازل ز ارواح ما	از آلتی غاستبے پایاں بلے
لاجرم آنروز زریں قول و سیم	توبه باظا هر کنند از ترس بیم
معترف آیند بر جرم و خطا	معذرت آرند پیش کسریا
کای خدا از فضل او غافل بدیم	شمس پیش چشم ما جا بل بدیم
رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا رَحْمَکَ کُن	جا بل نه گفته بودیم ایں سخن
پرده ما بر چشم ما افتاده بود	رحم کن بر جا بلان رحم اے دود
نفس ما انداخت مارا در بلا	و اے بر ما دبت نادانی ما
مذر ما در حشر باشد ناپذیر	قاریاں برخواں العریات الندیر
غمت رونبے باشد آن روز االام	باخته موش و حواس قدسیاں
واحد قہار باشد در غضب	يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا فِي الْعَب
زهر باد در باخته افلاکیاں	زنگ از چهره پریده خاکیاں
دگر دره باشند مسعود و لیم	کل فرق کان کالطود العظیم
رب سلم التجائے انبیاء	شور نفسی بر زبان اولیاء
بر لب آمد نام آل روز سیاہ	موی بر تن خاستم یا رب پنا
اعتراف جرم و توبه اے ارب	در چنین روز سیه ناید عجیب

کہیں جہولان از طعن و دور باجم بد نیا سیک در موزہ فتاد  
 شاں بیک جائے زباں گیرد | بچو پائے سوخته نامد قدر  
 تاج مثلیت گہی بر سر نہ بند | کہ خطاب خاقیت می دہند  
 گاہ بالذات ست آں ختم ہما | گاہ بالعرض آمد تخیل خام  
 نو نیازان کتاب اضطراب | ایں چنینی کردند صد بالقلب  
 اندری فن ہر کہ اوستادی بود | کے بچندیں قلبہا قانع شود  
 میرسد از فے بہر فرض نبی | شفق معزولی از پیغمبری  
 کہ قناعت کن گذشتہ از طمع | یہ ہدایت حسب عز من قنع  
 از نبوت و ز نزول حبیب سبیل | قصہ ما بود ست ارشاد النبیل  
 معنی شمس است برگ استرین | موجر عماں شرح لہرین و من  
 آہوئے چین ست و مقصود از سما | مرجہا تا دہل اطہر مرحبا  
 الخرض سیاب و ش در اضطراب | صد تپیدن کردہ ایں قوم عجا  
 چند در کوئے جبل بشتافتند | لیک راہ مخلص کم یافتند  
 من فدائے علم آں یکتا خوم | حبذا دانائے راز مکتبم  
 حبذا ستر و عیاں دانائے من | حبذا رب من و مولائے من  
 کردائیلے بریں فتہ گری | قر نہا پیش از دجوش درنی  
 احمد بنگر کہ ایناں چوں زدند | بہر تو امثال از کفر شرمد  
 او فتادند از ضلالت دیچہ | پے نبردند از غمی سوئے ہے  
 تا بکے گوئی دلا از این دآن | برد ما کن اختتام ایں بیان



ناله کن بهر دفع این فساد	از تیر دل دونه نخرط القناد
لے خدایے مهربان مولایے من	لے انیس غلوت شبیلے من
لے کریم کار ساز بے نیاز	دائم الا حصال شر بنده نواز
لے بیاد ت ناله مرغ سحر	لے که ذکرت مرجم زخم جگر
لے که نامت راحت جان و دلم	لے که فضل تو کفیل مشکلم
هر دو عالم بنده اکر ام تو	صد چو جان من فدای نام تو
ما خطا آریم و تو بخشش کنی	نعمه ای غفور میسر نی
الله زس طرف جرم خطا	الله زان طرف رحم و عطا
زهر ما خوا بیم و تو شکر دی	خیر را دایم شر از مری
تو فرستادی بماروشن کتاب	میکنی با ما با حکامت خطاب
از طفیل آن صراط مستقیم	قوتی اسلام را دملے کریم
بهر اسلای هزاران نیتها	یک مه و صد داغ فریاد اغدا
لے خدا بهر جناب مصطفی	چار یار پاک و آل با صفا
بهر مردان ربهت ملے بیا	مردمان در خواب ایشان در نماز
بهر آب گریه نردامناں	بهر شور و خنده طاعت کنناں
بهر انکب گرم دوران از ننگد	بهر آن ستر و مهوراں ریا
بهر جیب چاک عشق نامراد	بهر خون پاک مردان جهل
پُر کن از مقصد حبی دلمان ما	از تو پذیرفتن زما کردن دعا
میچ می آید ز دست عاجزان	جز دعا لے نیم شبای مستعان



بلکہ کار تبت اجماعت کے صمد	وہیں دعا ہم محض توفیق ت بود
ماکہ بود کم و دعلے ماچہ بود	فضل تودل داوای سب و درو
قرۃ بر روضے خاک افتادہ بود	آفتابے آمد و روشن نمود
مکھی بر رب کرد عبد مستہان	اوست بس بار املا ذو مستعان
کیست مولائی بہ از رب جلیل	حبنا اللہ ربنا نعم الوکیل
چوں بدیں پایہ رسانیم مقنوی	بہ تمامش بر کلام مولوی
تا ختم مسک گویند اہل دین	از اندر شک ستاں کلام مستقیم

چوں فتاد از روزن دل آفتاب  
ختم شد واللہ اعلم بالصواب

## رباعیات لعینہ

بیشہ مرا شاعری نہ دعویٰ مجکو	ہاں شرع کا البتہ ہے جنبہ مجکو
مولیٰ کہ شنایم حکم مولیٰ کا خلاف	لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجکو
ہوں اپنے کلام سے نہایت محفوظ	بجائے ہے اللہ لہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی	یعنی ہے احکام شریعت ملحوظ
مخصوص جہاں دانی دعاں میں ہر	کیا شبہ رضا کی بیثالی میں ہے
ہر شخص کو اک صفت میں ہوتا ہر کمال	بندے کو کمال بے کمالی میں ہر
کس مہنہ سے کہیں ترک عنادل ہوں	شاعر ہوں فصیح بے مائل ہوں
حقا کوئی صنعت نہیں آتی مجکو	اں یہ ہر نقصان میں کامل ہوں



گوشہ میں غم و اندک کا سماں بسے افغان دل زارِ حدِ سخاں بسے  
 رہبر کی رہ نعت میں گرجا جنتِ نقشِ قدم حضرت حناں بسے  
 ہر جا ہے بلندے فلک کا مذکور شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور  
 انسان کو انصاف کا بھی باس ہے گو دور کے ڈھول میں سُہانے مشہور  
 کس درجہ ہر روشن تن محبوب الہ جلد سے عیاں رنگِ بدنِ ہر والہ  
 کپڑے نہیں میلے ہیں اس گل کے رُخا فریاد کو آئی ہے سیاہی گناہ  
 ہے جلوہ گہ نور الہی وہ رُو قوسین کی مانند میں دونوں  
 آنکھیں نہیں سبزہ حرا کے قریب چرتے ہیں فضا کے لامکاں میں  
 معدوم نہ تھا سایہ شاہِ تقلین اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسین  
 تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے آدھے حسن بنے ہیں آدھے حسین  
 دنیا میں ہر آفت سے بچا نامولی عجبے میں نہ کچھ رنج دکھ نامولی  
 بیٹھوں جو در پاک پیر کے حضور ایمان پر اس وقت اٹھا نامولی  
 خالق کے کمال ہیں تحد سے بری مخلوق نے محدود طبیعت پائی  
 بالجلد وجود میں ہر اک ذاتِ مول جس کی ہے ہمیشہ روز افزوں غریب  
 ہوں کر دو تو گردوں کی بنا گر جائے ابرو چمکے تیغِ قصا گر جائے  
 اے صاحبِ قوسین بس اب رُوِ بحر سہمے ہو دوں سے تیر بلا پھر جائے  
 نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا  
 جس سے تجھے نقصان نہیں کر دے مٹا جس میں ترا کچھ خرچ نہیں دے مولیٰ



مطبوعہ غارِ ضیاء دارالانشاء

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

مجلس - ۱۲۰ - ۱۳۲۲

مَدَائِقُ مَجْشَرِشْ

کامیاب - ۵۰ روپے

## رُوح کی دُنیا

۱۳۰۰ - ۱۳۰۱

## نوی پھیلیان

اقل - ۱۰ روپے

## بُہد کی عقیق

429-0-0-0

نی. وی کی تہتہ

فصل پنجم - در بیان احوال

## خطبات علمائے اہلسنت

اؤل - ۸ روپے

## مسائل زکوٰۃ

فہرست - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲

خطبات

أفلا

خطبات علمائے اہلسنت

دوم - ا. ا. ا.

## مسئلات

مفتی محمد رفیع

خطبہ استرگانی

49.0 = 130

بہار شریعت ہندی

اؤل = ۱۰ روپے

مفردات غنیہ

هذه هي . ٥ ٢ ٧

بہار شریعت ہندی

دوم - ۱۵ - ۲۷

فساد از الاشیاء عمت . چارہ یو کے نشین ہو سٹ چھا ضلع بریلی ۱۲۲۰